بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کاسہ عشق

فریحہ اسلام

لہلہاتے سرسبز کھیتوں کے درمیان سے جاتی اس کچی پکی پگڈنڈیوں پر بھاگتے اس نے ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔

سنہری آنکھوں میں چمک آئی تھی۔۔

براؤن بالوں کی بنی چوٹی کو پیچھے کرتے اسنے آنکھیں سکیڑ کر اپنی دوست کو دیکھا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کشف تیز بھاگ کلو قصائی آنے والا ہے۔۔۔"اپنی ساتھی کو آواز دیتے وہ بھاگتے اچانک ہی کھیتوں کی سائیڈ سے نکلتی گندم کی فصل میں گم ہوئی تھی۔۔

"شہوار۔۔۔شہوار۔۔۔"اسکے پیچھے آتی ہانپتی کانپتی کشف نے ارد گرد اسے دیکھنا چاہا تھا۔

"یا اللہ اب یہ کہاں چلے گئی کلو میاں تو اسے چھوڑیں گے نہیں آج۔۔"خود سے کہتے وہ اپنی جان بچانے کو آگے بھاگی تھی۔۔

گاؤں کے کنارے اس خوبصورت ندی کے کنارے رک کر اس نے گہرے سانس بھرے تھے۔۔

"اتنے گھیرے سانس کیوں لے رہی ہے کیا کتا پیچھے لگ گیا تھا؟"

"اہہ۔۔"اچانک سے آتی آواز پر ڈر کر اسنے بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ہاہاہاہا یار بہت ڈرپوک ہو قسم سے۔۔"اسکی ہنسی کی آواز سن اس نے کنارے پر موجود ام کے درخت کے اوپر دیکھا تھا جہاں وہ مضبوط ٹہنی پر بیٹھی کیری سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"شہوار کی بچی ڈرا کر رکھ دیا ابھی ہارٹ اٹیک آجاتا تو؟مصنوعی خفگی سے کہتے وہ پیڑ کی چھاؤں کے پاس رکھے بڑے سے پتھر پر بیٹھی تھی۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ارے چھوڑو آ گیا تمہیں ہارٹ اٹیک۔۔پہلے کبھی آیا ہے جواب آئے گا؟ناک سے مکھی اڑاتے اس نے چٹخارہ بھرا تھا۔

"تیری اماں کو پتا چلانا سارے چٹخارے نکال دے گی انسان کیوں نہیں بنتی ہے تو۔۔"اس کی بات پر اسنے ایسے منہ بنایا تھا جیسے کروا بادام چبا لیا ہو۔۔

"اماں کو تو عادت ہے مجھے ہر بات پر ڈانٹنے کی ہونہہ ارے بندہ یہی سوچ لیتا ہے دو ہفتے کی مہمان ہے بیٹی تھوڑی محبت سے ہی بات کر لیں۔۔"دونوں ہاتھ کمر پر رکھ اس نے کشف کو آنکھیں دیکھائی تھیں۔

"یہ دادی اماں کی طرح کمر پر ہاتھ نا رکھ ایک ہوا کا جھونکا آئے گا اور تو زمیں بوس ہو گی۔۔"

"ارے بنو منہ اچھانا ہونا تو بات اچھی کر لیتے ہیں۔۔"اسے بولتے وہ چھلانگ لگا کر اچانک ہی نیچے کودی تھی۔

"ہائے اللہ شہوار۔۔۔۔۔خدا کا خوف کر کچھ تو سچ میں مارے گی مجھے۔۔"خوف سے اسنے ایک بار پھر اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"قسم خدا کی ایسی نفسیاتی کہیں نہیں دیکھی میں نے تم نا ایک کام کرو اس دل کو کہیں پھینک کر گائے بھینس کا دل لگالو کم از کم مضبوط تو ہو گا ورنہ اس دل کے ساتھ تو تجھے دن میں سو بار دل کا دورہ پڑ جاتا ہے۔۔"شرارت سے کہتے اسنے کیری اسکی جھولی میں ڈالی تھی۔۔

"کہاں چلیں؟"اسے ہاتھ اور کپڑے جھاڑ دیکھ اس نے تعجب سے پوچھا تھا۔

"گھر۔۔"اس نے لاپروائی سے کہا تو اس کی اس شان بے نیازی پر وہ عش عش کر اٹھی۔۔

"واہ ری لڑکی گھر۔۔وہ کو کلو قصائی کا نقصان کر کے آئی ہے اسکی بھرپائی کون کرے گا تیری اماں بھری بیٹھی ہو نگی۔۔"کشف نے اسے ڈرانا چاہا تھا۔

"خود ہی بھرپائی کرینگی میں تو کل جا رہی اپنے گھر اہ۔۔۔میرا گھر۔۔فائنلی اس جہنم سے آزادی"دونوں ہاتھ فضا میں پھیلائے وہ گول گھومی تھی۔

"جب اتنا ناپسند ہے یہاں آنا تو آتی کیوں ہے؟"اسکے پھیلے بازو پر ہاتھ مارتے کشف نے اس سے پوچھا تھا حالانکہ جواب سے وہ ناواقف نہیں تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"یہ زمانہ یہاں کے دستور الگ ہیں میری جان یہاں وہ سب بھی کرنا پڑتا جو کرنا آپ چاہتے ہی نہیں اور یہ لوگ وہ کام آپ کو کرنے نہیں دیتے جو اصل میں آپ کرنا چاہتے ہیں۔" اسکے سر پر ہاتھ مارتے اس نے فلسفہ بگھارا تھا۔

"مجھے یہ باتیں سمجھ نہیں آتی تیری بس تو پاگل ہے فضول ہی بولتی اب چل ورنہ شام ہو جائے گی تو تیرے ساتھ میری بھی شامت آئے گی۔۔" اسکا ہاتھ پکڑتے وہ اسے لئے گھر کی طرف بڑھی تھی۔۔

"اے گاؤں کی ندی مجھے بھول نا جانا تیرے ساتھ میرا یہ جیون بنا بڑا سہانہ تیری یاد ہر پل آئے گی تو دیکھنا یہ معصوم شہوار اب دوبارہ کبھی یہاں نہیں آئے گی۔۔" تیز آواز میں بولتے وہ کشف کو قہقہ لگانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

پچھلے کئی سالوں سے اسکا یہی حال تھا وہ کر بار ندی کو بول کر جاتی تھی اور واپس آکر سب سے پہلے اس ندی پر ہی آتی تھی۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

"یہ یہ سیکھاتے ہیں ہم تمہیں اتنا پیسہ خرچ کر رہے ہم تم پر اس لئے کہ یوں گاؤں میں میری ناک کٹواؤ؟؟" وہ سخت بپھری ہوئی تھی اس نے بیزاری سے انہیں یہاں سے وہاں ٹہلتے ہوئے دیکھا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"تو مت کیا کریں خرچ میں نے آپ سے خرچا تو نہیں مانگا نا اماں۔۔" اسکے جواب دینے پر انہوں نے کھینچ کر چپل اسے ماری تھی مگر افسوس اتنے سالوں میں انکا نشانہ ٹھیک نا ہو سکا تھا۔۔

"کون دے گا اب اس قصائی کو پیسے کوئی بچی نہیں ہے کالج میں داخلہ ہو گیا ہے مگر مجال ہے جو زرا سی عقل آئی ہو جب بھی گاؤں آتی ہے میرے لئے کوئی نا کوئی مصیبت کھڑی کر دیتی ہے۔۔" اسکی کمر پر دھموکا جڑتے وہ اسے غصہ دلا گئی تھیں۔۔

"شوق سے نہیں آتی ہوں زبردستی بھیجا جاتا ہے تاکہ جو تھوڑا بہت ماں ہونے کا فرض ہے وہ ادا ہو سکے آپ کا اور ایک بات اماں مت کیا کرو مجھ پر خرچ مجھے تمہارے پیسے کی ضرورت نہیں ہے میرے لئے میری دادی کی محبت ہی کافی ہے اور بے فکر رہو اب جا رہی ہوں نا آئندہ نہیں آؤنگی اور اب یہ لکھ لو اور رہی اس قصائی کی بات تو ساری مرغیاں اسکی ڈربے میں بند کروا کر آ رہی ہوں میں۔۔" ایک ہی سانس میں کہتے وہ غصے سے واک آؤٹ کر گئی تھی۔۔

"شہوار۔۔" اسے یوں جاتے دیکھ وہ چلائی تھیں مگر وہ بنا سنے ہی چلے گئی تھی اسکے یوں جانے پر انہوں نے سر پکڑا تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کیا ضرورت تھی اسکا موڈ خراب کرنے کی کل چلی جائے گی وہ واپس ضروری تھا اسے یوں اداس کرنا؟" دروازے کے پاس کھڑے شفیع صاحب نے اندر آتے سب دیکھا اور سنا تھا اس لئے بولے بنا نہیں رہ سکے تھے ۔

"آپ کو بھی لگتا ہے میں غلط ہوں؟؟" وہ اپنے شریک حیات کو دیکھ کر پوچھ بیٹھی تھیں انکا ٹوٹا لہجہ شفیع صاحب کو افسوس میں گھیر گیا تھا۔

"شمع بات غلط صحیح کی نہیں ہے بات اسکے جذبات کی ہے وہ اب کوئی چار سال کی بچی نہیں ہے جو تم اسے یوں ڈانٹ کر مار پھٹکار کر قابو کر لو گی تم جانتی ہوں اس نے ایک مشکل وقت سہا ہے چھوٹی عمر میں باپ کو کھونا اور ایک سوتیلے باپ کو قبول کرنا آسان نہیں ہوتا۔۔"

"آپ نے اسے سگی اولاد سے بڑھ کر چاہا ہے شفیع۔۔" ان کے سوتیلا کہنے پر وہ تڑپ اٹھی تھیں۔

"وہ یہ بات سمجھتی ہے مگر شمع اسکے دل میں کیا ہے۔ کیا تم نے کبھی جاننا چاہا ہر چیز پیسے سے پوری نہیں ہوتی ہے اسے تمہارا وقت اور محبت چاہیے تھی جو اسے نہیں مل سکی اور اس میں ہم دونوں کی غلطی ہے۔۔" وہ شائستگی سے انہیں غلطی بتا رہے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"تو پھر کیا کروں میں؟ اسے اسکے ددھیال سے بھی تو الگ نہیں کر سکتی تھی نا میں۔۔"

"بلکل نہیں کر سکتی تھیں کرنا بھی نہیں چاہیے اور فلحال تم کچھ بھی مت کرو اسے ٹائم دو وہ خود ہی سمجھ جائے گی اور پریشان نا ہو کل جا رہی ہے وہ تو اچھے سے الوداع کرو اسے۔۔" انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے وہ ان کی ساری پریشانی ختم کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

"فوزیہ ارے اوو فوزیہ" اپنا پاندان تخت پر رکھتے انہوں نے اپنی بہو کو پکارا تھا جو اس وقت کچن میں موجود تھیں ساس کی پکار کر ہاتھ صاف کرتی وہ جلدی سے باہر آئی تھیں۔

"جی اماں کیا ہوا خیریت؟"

"ارے سلیم کہاں ہے لاڈو کو لینے گیا ہے یا نہیں؟" وہ متفکر سی ان سے پوچھ رہی تھیں جو اپنی ساس کی فکر دیکھ مسکرائی تھیں۔

"لینے چلے گئے ہیں لاڈو کو اور میں نے لاڈو کی پسند کا کھانا بھی بنا دیا ہے بس آپ بے فکر رہیں۔۔" انہیں تسلی دیتے وہ واپس کچن میں آئی تھیں جہاں ان کی صاحبزادی مزے سے بیٹھ کر چپس کھا رہی تھیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"شزا کتنی بار کہا ہے آلو کم کھایا کرو موٹی ہو رہی ہو ویسے ہی۔۔" اسکے سامنے سے پلیٹ ہٹاتے وہ غصہ ہوئی تھیں۔

"اچھا نا ماما نہیں کھاتی خیر ایک بات تو بتائیں اس بار دادی کی محبت شہوار کے لئے کتنے گھنٹوں کی ہو گی؟" اسکے شرارت سے کہنے پر وہ خود بھی ہنس دی تھیں۔

"بری بات ہے شیزا۔۔ء"

"بری کیا بات ماما ہر سال جب بھی وہ گاؤں سے ہو کر آتی ہے پہلے آدھے گھنٹے دادی اس سے لاڈ کرتی ہیں اور پھر آدھے گھنٹے بعد وہ دادی کی ڈانٹ کا شکار ہو کر مچان پر پائی جاتی ہے۔۔"

"دادی پیار کرتی ہیں کبھی ڈانٹتی ہیں اب تم زیادہ باتیں نا بناؤ کچھ کام کر لو۔۔"

"میں نے تو سارے کام کر لئے پورے مہینے بعد میری دوست آ رہی ہے ساری تیاری کر کے بیٹھی ہوں۔۔" سلپ سے چپس کی پلیٹ چھپاتے اس نے کمر کے پیچھے کی تھی۔

"اچھا میں نجم کو دیکھتی ہوں وہ گیا ہے شہوار کے پسندیدہ پیڑے لینے۔۔" اپنی ماں کو ٹوپی کرواتے وہ فوراً سے رفو چکر ہوئی تھی۔۔

"دادی۔۔۔دادی۔۔۔میں آگئی دادی۔۔"اسکی آواز پورے گھر میں گونج اٹھی تھی۔۔

"ارے میری لاڈورانی آگئی۔۔"کلثوم بی جی خوشی میں ڈوبی آواز پر فوزیہ بیگم بھی بھاگ کر باہر آئی تھیں جہاں ان دادی پوتی کی محبت کا سین کا چل رہا تھا۔

"ہائے اللہ دادی کتنا یاد کیا میں نے قسم سے ہر دن ہر گھنٹہ ہر لمحہ۔۔"ان کے گال چٹاچٹ چومتی وہ انہیں خود میں بھینچ گئی تھی۔۔

"چاچی۔۔۔یار یہاں آئیں نا۔۔"دادی سے لاڈ کرتے اسکی نظر فوزیہ بیگم پر پڑی تو اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھایا تھا جو انہوں نے فوراً تھاما تھا۔

وہ ان کے گھر کی رونق تھی اس کے جانے سے گھر بھر میں سناٹا سا ہو جاتا تھا۔

"ہم سے بھی مل لو تلوار کا وار۔۔"اسکے بال کھینچتا وہ نجم تھا اسکا چچازاد۔۔

"ارے میری نجمہ کیسی ہے۔۔"دادی سے الگ ہوتے وہ اسکے گلے میں ہاتھ ڈال کر بولی تھی جو نجمہ نام پر اسے گھور کر رہ گیا تھا۔۔

"میری جان۔۔اسکو چھوڑ وہ جلدی سے شیز اکی جانب لپکی تھی جو بازو وا کئے اسکی منتظر تھی۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میری جان میری شزا پیزا۔۔" اسے گلے سے لگائے اس نے شیزا کو ہلا ڈالا تھا۔

"چلو بھئی یہ ملن بعد میں کرنا شہوار منہ ہاتھ دھولے پتر تیری چاچی نے تیرے پسند کا کھانا بنایا ہے۔" اوکے باس۔۔" وسیم صاحب کے کہنے پر سر پر ہاتھ رکھ کہا تو وہ ہنس دیئے تبھی وہ شزا اور نجم کے ساتھ اندر بڑھی تھی۔

"اماں پاکیزہ خالہ کب آرہی ہیں آپ بتارہی تھیں نا کہ انہیں آنا ہے؟" ان کے پاس بیٹھتے وسیم صاحب نے ان سے ان کی دوست کی بابت دریافت کیا تھا۔

"ارے بول رہی تھی آنے کا مگر کچھ طبعیت بھی ٹھیک نہیں تھی دوسرا بول رہی تھی شاہنواز کی چھٹی بھی نہیں ہے۔۔"

"اچھا اچھا۔۔" ان کی بات پر انہوں نے سر ہلایا تھا۔

"بڑی پریشان ہے شاہنواز کی طرف سے بس اللہ اسکی پریشانی دور کرے۔۔ آمین۔" انہوں نے صدق دل سے دعا کی تھی۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کراچی کے ایک پر رونق محلے میں وہ دو منزلہ عمارت پوری شان سے موجود تھا جس کی بناوٹ کا انداز پرانے زمانے کے گھروں جیسا تھا۔۔

دروازے پر موجود رات کی رانی کی بیل نے اس گھر کی خوبصورتی کو مزید بڑھا دیا تھا۔۔

اور یہ گھر تھا پاکیزہ کریم کا۔۔ جن کے نرم مزاج کا پورا محلہ ہی مداح تھا ان کے بولنے کا انداز خدمت خلق میں سب سے آگے۔۔

ابھی بھی اپنی بیٹھک میں بیٹھی وہ محلے سی آئی ایک عورت کا مسئلہ سننے میں مصروف تھیں۔

سرخ و سفید رنگت پر جامنی رنگ کا سوٹ پہنے ہاتھوں میں مینے کی چوڑی ڈالے۔۔

"خالہ میں تو بہت پریشان ہوں میری بچی کا کہیں رشتہ ہی نہیں ہو رہا حالانکہ اتنی لائق فائق سگھڑ بی اے پاس میری لڑکی۔۔" اسنے عورت نے اپنے تئیں اپنی بیٹی کی تعریف کے پل باندھے تھے جو کمرے کے کونے میں ڈائجسٹ پڑھتی ربعیہ اور افسانہ نے غور سے سنے تھے۔

"ربعیہ مجھے لگتا یہ بھی شاہنواز چاچو کے چکر میں ہیں۔۔" افسانہ نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔

"ارے ان کو کوئی بتاؤ ان کی بیٹی کے چار بچے بھی ہو جائیں گے تب بھی چاچو کنوارے ہی رہیں گے۔۔" ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتی وہ ہنسی تھی اور ان کی ہنسی کو بریک پاکیزہ بیگم کی گھوری نے لگایا تھا۔

"جاؤ چاچو کو بلا کر لاؤ مجھے بازار جانا ہے۔۔" اس عورت کے اٹھنے پر وہ ان دونوں سے بولی تھیں جو فوراً سے فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتی اپنی جگہ سے اٹھی تھیں۔۔

"چاچو دادی بلا رہی ہیں۔۔" انکے روم کا دروازہ بجاتے ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا وہیں دوسری طرف کتاب سے نظر اٹھا کر انہیں دروازے کو دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔

سفید کرتا پاجامے میں ان کا دراز قد مزید نمایاں ہوا تھا۔ سلیقے سے جمے کالے بال بڑھی ہوئی داڑھی اور آنکھوں پر لگا وہ چکور فریم کا عینک جسے ایک طرف رکھتے انہوں نے اپنے بک شیلف میں کتاب رکھی تھی اور گھڑی پر ایک نظر ڈالی تھی۔

ان کی شخصیت کو رعب ہی الگ تھا کچھ چہرے پر بھائی سنجیدگی انہیں سب میں نمایاں کرتی تھی۔ سرخ و سفید رنگت مغرور سے نقوش وہ تیس سال کے ہو کر بھی لگتے تھے نہیں تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"آرہاہوں جاؤتم لوگ۔"سنجیدگی سے کہتے انہیں نے باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔

"امی آپ نے بلایا؟"اپنی ماں کے کمرے میں اجازت لے کر داخل ہوتے انہوں نے پوچھاتو پاکیزہ بیگم نے نظر اٹھا کر اپنے جوان خوبرو بیٹے کو دیکھا تھا۔۔

"ہاں بچے دراصل مارکیٹ جانا ہے تو لے چلو ہمیں اور میرپور خاص کی ٹکٹ کروادیں تم نے ہماری۔۔"؟پاندان سائیڈ رکھتے انہوں نے سوال کیا تھا۔۔

"جی امی سجاد بھائی بول رہے تھے کہ آتے ہوئے وہ کروادینگے۔۔آپ ایک کام کریں تیار ہو جائیں میں بائیک نکالتاہوں۔۔"

"چلو ٹھیک ہے ہم بس آتے ہیں باہر۔۔"اپنے پلو سے ہاتھ صاف کرتے وہ اپنی جگہ سے اٹھی تو وہ باہر ہی جانب بڑھے تھے۔

پاکیزہ بیگم نے افسوس سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا جو خوشیوں سے ایسا روٹھا تھا کہ اب مسکرانا تک بھول گیا تھا شاہنواز کو دیکھ ان کا دل جلتا تھا کتنی خواہش تھی اسکی شادی دیکھنے کی سارے بچے اپنے اپنے گھر کے ہو گئے تھے مگر۔۔

گہرا سانس بھرتے انہوں نے الماری سے چادر نکال وہ باہر آئی تھیں۔۔

کیونکہ انہیں اپنی عزیز از جان سہیلی سے ملنے جانا تھا تو تحفے تحائف بھی تو لینے تھے ان کے لئے۔۔

وہ شاہنواز ہے ساتھ بازار آئی تھیں جہاں سے انہوں نے اپنی پسند کی شاپنگ کی تھی۔۔

"شاہنواز پتر زرا مجھے عظمی کے گھر تو لے چل۔۔"ان کی اس فرمائش پر انکے کشادہ ماتھے پر بلوں کا اضافہ تھا۔

"امی۔۔"ان کے سنجیدگی سے پکارنے پر ان کا چہرہ اترا تھا۔۔۔

"بے فکر رہو نہیں کرتی میں کوئی رشتے کی بات مجھے پتا ہے تم کبھی اپنی ماں کی یہ خواہش پوری نہیں کرو گے۔۔"

"ایک میرے شادی نا کرنے سے یہ دنیا رک نہیں جائے گی آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتا ہے نہیں کرنا چاہتا ہوں میں شادی۔۔اور خدا کے لئے میرا تماشہ بنانا بند کریں۔۔"تیز لہجے میں کہتے وہ ان کے ہاتھ سے سامان لیتے آگے بڑھے تھے۔

پاکیزہ بیگم کی آنکھوں میں نمی سی گھلی تھی کیا اتنی بڑی تھی ان کی خواہش؟

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں کی مدد سے صاف کرتی وہ ان کے پیچھے گئی تھیں۔۔

پورے راستے ان کا منہ ایسے ہی بنا ہی رہا تھا دونوں ماں بیٹوں کے درمیان ایک ناختم ہونے والی خاموشی کا راج تھا اور ہمیشہ یہی ہوتا تھا جب جب ان کی شادی کا ٹاپک آتا وہ یونہی بھڑک اٹھتے تھے۔۔

اور پاکیزہ بیگم ان کو تو یہی غم کھاتا تھا کہ اب تو ان کے باقی پوتا پوتی بھی بھی شادی کے لائق ہو گئے ہیں۔۔

ان کے کل چار تو بچے تھے۔۔

سجاد۔۔ فرحان انعم اور شاہنواز ان کا سب سے چھوٹا اور لاڈلا بیٹا جو اپنے بھائیوں سے تقریباً بھی تیرہ چودہ سال چھوٹے تھے اور بہن سے دس سال۔۔

سجاد اور حنا کا کمرہ اوپر تھا ربعیہ اور وقاص ان کے بچے تھے۔

جبکہ چھوٹے فرحان اور عدینہ کا کمرہ نیچے تھا ان کے تین بچے تھے بڑا زبیر، افسانہ اور سب کا لاڈلہ ارحم۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

واجد صاحب اور انعم کراچی کے ایک پوش علاقے میں اپنے دو بچوں کے ساتھ رہتے تھے آنیہ اور واصف۔۔

سب بچے اپنے اپنے گھروں میں خوش تھے باقی سب کی اپنی زندگیاں تھیں وہ اپنے بچوں کے لئے جہاں خوش تھیں وہیں شاہنواز کی طرف سے انکا دل اتنا ہی روتا تھا۔

وہ دعا کرتی تھیں کہ وہ ماضی کو بھول آگے بڑھیں اپنی نئی زندگی شروع کریں کتنا کچھ کیا تھا انہوں نے کہ شاہنواز شادی کے لئے راضی ہو جائے مگر جتنا وہ زور دیتی تھیں اتنا ہی وہ بھڑک جاتے تھے۔

ناجانے کتنے رشتے آئے تھے ان کے مگر نا انہیں کرنی تھی نا انہوں نے کی۔۔۔

سب سے تھک کر اب انہوں نے بالآخر اپنی دوست کی مدد لینے کا فیصلہ کیا تھا جو ان کی ہر مشکل کا حل سمجھو اپنی جیب میں لئے گھومتی تھیں۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"یہ کیا بول رہی ہے شمع دماغ تو ٹھکانے پر ہے تیرا؟" فون کان سے لگائے وہ جو چھالیاں کاٹنے میں مصروف تھیں شمع بیگم کی بات پر انکے ہاتھ تھمے تھے ماتھے پر بل ڈال انہوں نے سرونتا سائیڈ پر پٹخا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"اماں غصے سے نہیں سکون سے میری بات سنیں ہماری شہوار اب کوئی بچی نہیں ہے ماشاءاللہ سے کالج جاتی ہے اور یہی مناسب عمر ہے اسکی شادی کی اور اماں سچ کہوں تو اب مجھے اس کی فرق ہوتی ہے آپ اور میں کب تک اسکے ساتھ رہیں گے ؟میں یہاں ہوتی ہوں اور آپ۔۔۔"وہ لمحے کور کی تھیں۔

"اور برا مت مانیے گا اماں مگر موت کا کوئی بھروسہ نہیں آپ کے جانے کے بعد میری بچی کیسے رہے گی اگر ابھی اپنے گھر کی ہو گی تو کم از کم اس کے پاس اسکے اپنے لوگ تو ہونگے۔۔"

"یہ بھی خوب کہی بھئی محترمہ شمع اپنی خواہش کو میرے مرنے سے کیوں ملا رہیں؟اگر یہ دادی مر بھی گئی تو اپنی پوتی کو بے آسرا نہیں چھوڑ جاؤ گی اور ایک آخری بات میری پوتی کو گاؤں نہیں پسند۔۔"

اپنی بات کہتے انہوں نے واپس سے سر ونتا اٹھایا تھا.

"آپ کیوں نہیں چاہتیں کہ وہ میرے پاس آجائے میں ماں ہوں اسکی اماں۔۔"شمع بیگم کا پارہ ہائی ہوا تھا کلثوم بی نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ماں بن کر بات کرتی نا شمع تو مجھے اعتراض نا ہوتا مگر تو ایک بہو بن کر بات کر رہی ہے اپنے سسرال میں مقام بنانے کے لئے تو ایک ان پڑھ لڑکے سے اپنی بیٹی بیاہنے کو تیار ہے۔۔"ان کے آئینہ دیکھانے پر وہ ایک دم تلملائی تھیں اور سچ بھی تو یہی تھا۔۔

"اپنے سسرال میں مقام بڑھانے کو بیٹی کو سیڑھی مت بنا شمع تو سگی بیٹی جتنی عزیز ہے شروعات سے لیکر اب تک تیرے سارے فیصلوں کا احترام کیا ہے میں نے مگر اب باپ میرے مرحوم بیٹے ہی امانت کی ہے اور اسے میں کسی محفوظ ہاتھوں میں دونگی جہاں اسکی قدر ہو گی نا کہ اسے اپنی ناک اونچی کرنے کا ذریعہ بنایا جائے گا۔۔"

وہ کلثوم بی تھیں بنا کسی لاگ لپیٹ کر بات کرنے والی وہ اصولوں میں کھری عورت اپنے بیٹے کی بیوہ کو خوشیاں دلا سکتی تھیں تو اپنی پوتی کے لئے وہ اپنی جان تک وار دیتیں۔

سلیم صاحب (شہوار کے والد) کی اچانک وفات نے انہیں توڑ کر رکھ دیا تھا اس وقت شہوار مشکل سے چار یا پانچ سال کی ہو گی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ ساری زندگی انہیں اپنے رکھتیں مگر شمع کے گھر والوں کا دباؤ تھا کہ ان کی بیٹی چھوٹی ہے ساری زندگی اکیلے نہیں گزار سکتی۔

وہ چاہتی تو خود غرضی کا مظاہرہ کرتی مگر نہیں ان کے دل میں خوف خدا تھا۔

انہوں نے اپنی بہو کو اپنے آنگن سے رخصت کیا تھا دولہے والے فلحال شہوار کو رکھنے پر راضی نہیں تھے اور ننھیال میں بھیج کر وہ ایک بار غلطی کر گئی تھیں ان کی شہوار مرجھا کر واپس آئی تھی۔

اس ننھی بچی کو انہوں نے اپنے آنچل میں چھپالیا بڑے ہونے پر شمع ہر چھٹیوں میں اسے اپنے پاس بلاتیں ہر ممکن طریقے سے اسکی ضروریات پوری کرتیں لیکن وہ لڑکی جسے ہر آزمائش میسر ہو وہ اپنی ماں سے صرف محبت چاہتی تھی جو شاید شمع چاہ کر بھی نہیں دے پا رہی تھیں۔

اور شہوار وہ شرارتی تھی اسے ٹک کر بیٹھنے کی عادت نہیں تھی دادی چچا چچی سب سے اس نے محبت ہی سمیٹی تھی اب ایسے کیسے صرف اس وجہ سے کہ اگر بیٹی بہو بن کر آئے گی تو سسرال میں عزت ہو گی ان کی ہوتی کوئی چیز تھوڑی تھی جو وہ اسے ایسے ہی دے دیتیں۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کن سوچوں میں گم ہیں نور جہاں بیگم۔۔" وہ جو اپنی سوچوں میں گم تھیں اس نے اچانک ہی ان پر آ کر دھاوا بولا تھا۔

"یا اللہ در۔۔" اپنے دل پر ہاتھ رکھ وہ ہول گئی تھیں۔

"ہاہاہاہا یار دادی اتو سا چڑی جیسا دل ہے۔۔" ان کی حالت پر قہقہہ لگائے وہ مزید ان سے چپکی تھی۔

"ارے ہٹ کم بخت دل دہلا دیا میرا فضول تیرے لاڈ کرتی ہوں بعد میں جان میری ہی جلاتی ہے۔۔" اسکی کمر پر دھپ رسید کرتے وہ غصے سے اسے ڈانٹ رہی تھیں اور وہ سر جھکائے کان کھجاتے ان کی ڈانٹ مزے سے سن رہی تھی۔

جب تک ڈانٹ نا پڑے اسکا دن نہیں گزرتا تھا نا۔۔

"دادی نہیں ڈانٹیں اسے مگر کسی الماری یا مچان پر چڑھ جائے گی غصے میں یا کمرے میں بند ہو جائے گی۔۔" کمرے میں داخل ہوتے نجم نے انہیں یاد دلایا تھا۔۔

"ارے ہٹ اس نے ساری عادتیں اپنے باپ کی چرائی ہیں مجال ہے مجھ سے کوئی سمجھداری والی بات یا کوئی اچھی عادت سیکھی ہو۔" کڑے تیور سے انہوں نے اسکے بتیسی نکالتے چہرے کو دیکھا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"دانت اندر کرو ورنہ توڑ دونگی۔۔" پاس پڑی چھڑی اسے دیکھاتیں وہ مصنوعی غصے سے بولی تھیں ورنہ وہ دل تھی ان کا ان کے بیٹے کا پرتو۔۔

"ارے جاؤ یار دادی غصہ تو ٹھیک سے کر لیا کرو۔" ان کی مسکراتی نظریں دیکھ وہ پھیلی تھی۔

"وہیں کھڑی رہ۔۔" اسے بیٹھتا دیکھ انہوں نے چھڑی اسکی ٹانگ پر ماری تھی۔

"ہائے اللہ جی۔۔۔" ٹانگ پکڑ کر اسنے اوور ایکٹنگ کی انتہا کی تھی۔۔

"بیٹا تو رک ایک بار پاکیزہ آجائے پھر میں بات کرتی ہوں تیرے شہر پڑھنے کی۔۔" ان کی بات پر اسکی آنکھیں پھیلی تھیں۔

"خبردار جو مجھے آگے پڑھنے کا بولا قسم سے میں اس صوفے سے گر کر اپنی ساری ہڈیاں تڑوالوں گی اور نجم کے موٹے پیٹ سے ٹکر مار کر اپنا سر پھوڑ لونگی۔۔" اس نے کمر پر ہاتھ رکھ انہیں دھمکی دی تھی۔

"ارے چل تیرے تو اچھے بھی جائیں گے آگے پڑھ اور کچھ بن کر دیکھا۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کچھ بننے کے لئے پڑھنا ضروری نہیں ہے بھئی درزی، قصائی، لوہار، فروٹ والے، کپڑے والے، گوک گپے والے۔۔۔اب بتاؤ زرا دادی کیا گول گپے بنانے کے لئے وہ آگے پڑھیں ہونگے کیا؟"اس نے آنکھیں پٹپٹاتے ان سے سوال کیا تھا۔

"اور تو اور بیوی ہی تو بننا مجھے اب اس میں کونسی ڈگری لگتی ہے؟"دوپٹے کا پلو دانتوں میں دبائے معصوم بننے کی کوشش میں وہ نجم کو چالاک بلی لگی تھی جہاں اسکا قہقہ بلند ہوا وہیں دادی کی ہوائی چپل نے اسکی کمر پر اچھے سے سیک لگائی تھی کہ وہ بلبلا اٹھی۔۔

"ہائے میرے اللہ مجھ معصوم چھوٹی سی لڑکی کی ریڈھ کی ہڈی میں چھید ہو گیا۔۔"اس کی دہائی پر کلثوم بی چھڑی سمیت اسکی طرف لپکی تھیں۔۔

"پکڑ کر دیکھاؤ تو مانو عمر ہو گئی ہے تمہاری دادی یہ ایتابھ بچن بننا چھوڑ دو۔۔۔"انہیں زبان چڑاتے وہ فوراً وہاں سے رفو چکر ہوئی تھی۔

"یہ دیکھو زرا کیسے تنگ کرتی ہے مجھے۔۔"اسکے پیچھے آتے وہ آخر میں ہانپ کر رہ گئی تھیں۔

فوزیہ نے مسکرا کر انہیں دیکھا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"پھر تیلی ہے وہ کسی کے ہاتھ نہیں آتی۔۔"

"ہاں وڈی کوئی چھپکلی۔۔" جل کر کہتے وہ صحن میں رکھے پلنگ پر بیٹھی تھیں۔

"چھپکلی ہی ہے وہ دادی پیچھے والی چھت سے خالہ کی چھت پر گئی ہے وہ کیری لینے۔۔" نجم کی اطلاع پر انہوں نے اپنا سر پیٹا تھا۔

"آ لینے دے اس چھپکلی کو بتاتی ہوں میں دیوار سے ہی چپکا دونگی۔۔" انہوں نے جل کر سامنے کی طرف رخ کیا تو ان کی نکل مین حیرت سے کھلی تھیں۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

ٹرین اپنے وقت پر میر پور خاص جنکشن پر آ کر رکی تھی۔۔

اپنی چادر اچھے سے ٹھیک کرا انہوں نے اپنا بیگ ساتھ آئے پڑوسی کے بچے کو تھمایا تھا۔

"اے محبت پتر زرا ہاتھ تو دے۔۔" گھٹنوں کے درد سے پریشان انہوں نے ساتھ آئے بچے کو کہا تھا کو اپنے کسی کام سے یہاں آیا تھا ان کے ساتھ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"قسم سے یہ تو بلکل ہی بدل گیا پہلے اس جگہ تانگے ہوا کرتے تھے۔" اسٹیشن کے پاس کھڑے بائیک والی چنگ چی دیکھ انہیں کچھ سال پہلے کا وقت یاد آیا تھا انہیں یہاں آئے ہوئے بھی سات آٹھ سال ہونے والے تھے۔

"بس دادی یہاں بھی اب آہستہ آہستہ کراچی جیسی سہولیات آنے لگی ہیں۔" محب وقاص کی طرح انہیں دادی ہی کہتا تھا۔

"اچھا ہے آئے بس کراچی جیسی کچھ بری چیزیں نا آئیں۔۔" اسکی مدد سے رکشے میں بیٹھتے انہوں نے دعا کی وہ بے اختیار مسکرایا تھا۔۔

رکشہ چلا تو وہ جیسے اپنے پرانے وقت کو یاد کر اداس ہوئی تھیں۔

رکشہ مطلوبہ جگہ رکا تھا۔

رکشے سے اترا انہوں نے اندر کی طرف قدم بڑھائے تھے جانتی تھیں ایسا جھٹکا ملے گا دوست کو۔۔

"کس کو دیوار سے چپکائے گی بڑھیا۔۔" شرارت سے کہتے انہوں نے دونوں بانہیں وا کی تھیں۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ہائے میری پاکی۔۔۔میری سہیلی۔۔۔"خوشی و حیرت کے ملے جلے تاثرات لئے وہ ان کی طرف بڑھی تھی۔

"ہائے اللہ بتایا کیوں نہیں کہ آج آرہی ہے."ان کے گلے لگتے وہ نم آنکھوں سے بولی تھیں۔

"پاگل بتادیتی تو یہ خوشی کیسے دیکھنے کو ملتی۔۔"ان کے آنسو صاف کرانہوں نے کلثوم بی کو ساتھ لگایا تھا۔

"پرانے زمانے کے ہیر وہیر وئین لگ رہے ہیں آپ دونوں۔۔"شرارت سے بھرپور آواز پر ان دونوں۔نے ایک ساتھ اوپر دیکھا تھا۔

جہاں کیری کھاتے اس نے انہیں دیکھ آنکھ ماری تھی۔

اسے یوں دیوار پر چڑھے دیکھ جہاں کلثوم بی نے اپنا سر پکڑا تھا وہیں پاکیزہ بیگم کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔

"یااللہ نیچے آشہوار۔۔۔" اپنی دوست کا لحاظ کرتے وہ حتی الامکان نرم لہجے میں بولی تھیں مگر وہ شہوار ہی کیا جو ان کی بات تمیز سے سن لے۔۔"

"یہ شہوار ہے اتنی بڑی ہو گئی۔۔"پاکیزہ بیگم نے حیرت سے اب دوسری چھت کی طرف جاتی اس شرارتی سی لڑکی کو دیکھا تھا۔

"ہاں اپنی شہوار ہی تو ہے۔"اپنی خفت چھپانے کو انہوں نے رخ پھیرا تھا۔

"یہ لڑکی کبھی انسانوں والی حرکت نہیں کرے گی*۔۔"دل میں بولتے انہوں نے مسکرا کر اپنی دوست کو دیکھا تھا۔*

"چل اندر چل پاکیزہ۔۔اے فوزیہ خالہ کے لئے ٹھنڈا ٹھار روح افزاء کا شربت کا اور لیموں ڈالنا نا بھولنا ورنہ یہ پیتی نہیں ہے۔۔"فوزیہ کا کہتے وہ پاکیزہ بیگم کو ساتھ لئے اندر بڑھیں اور پاکیزہ بیگم اپنی دوست پر نثار ہوئی تھیں کہ انہیں ان کی پسند ناپسند آج تک یاد ہے ۔

"ویسے یہ کیا طریقہ ہے پاکیزہ تو اتنے قتق بعد آئی ہے اور بنا بتائے آئی تجھے لینے میں وسیم کو بھیج دیتی گاڑی میں۔۔"اسٹینڈ فین کا رکھ ان کی طرف کرتے وہ بولی تو پاکیزہ بیگم مسکرا دیں۔

"ارے بتا کر آتی تو جو خوشی ابھی دیکھی تیرے چہرے پر وہ کیسے دیکھتی۔"ان کا ہاتھ تھامتے وہ محبت سے بولی تھیں۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"یہ لیں خالہ شربت۔۔"ان کے آگے شربت کا گلاس رکھتے فوزیہ ان کے پاس ہی بیٹھیں تھی۔

"ارے شکریہ بیٹا ماشاءاللہ بھئی سب بہت بدل گیا ہے میں تو اپنی شہوار کو دیکھ کر حیران ہوں آخری بار جب آئی تھی میں تو اتنی سی تھی چھپ کر دادی کے پلو میں بیٹھی تھی۔۔"پرانا وقت یاد کر انکی آنکھیں روشن ہوئی تھیں۔۔

"بلکل اب وہ پلو میں نہیں چھتوں اور مچانوں میں بیٹھتی ورنہ دیواروں اور الماری کے اوپر۔۔"نجم اندر آیا تو ان کی آخری بات پر اپنی زبان کی کجھلی چھپا نہیں سکا تھا۔

اس کی بات پر جہاں وہ ہنسی تھی وہیں حیرت سے اس سترہ سال کے لڑکے کو دیکھا تھا۔

"ارے فوزیہ یہ تمہارا چھوٹا ہے نا۔۔"

"جی سلام چھوٹی دادی میں وہیں ہوں جو آپ کی گود میں آنے کے لئے روتا تھا۔۔"انہوں نے سوال فوزیہ سے کیا تھا مگر جواب اس نے خود دیا تھا۔۔

فوزیہ نے اسکی چلتی زبان پر اسے گھوری سے نوازہ تھا۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔"انہوں نے اسکے جھکنے پر شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"آپ دونوں باتیں کریں میں زرا کچن دیکھ لوں۔۔اور تم گودوں میں کھیلے زرا آکر سامان لا کر دو۔۔

ان کو کہتے وہ اس سے مخاطب ہوئی تو وہ سر کھجاتا ان کے پیچھے ہی گیا تھا۔

"بس ایسے ہی اپنی زبان سے شرمندہ کرواتے ہیں یہ مجھے۔۔"نجم کی چلتی زبان پر وہ شرمندہ ہوئی تھیں۔

"ارے پاگل ہے کلثوم بچے تو رونق ہوتے ہیں سچ بتاؤ تو بہت اچھا لگ رہا ہے یہاں کہ کم لوگ ہونے کے باوجود اتنی رونق ہے ماشاءاللہ ایک میرا گھر اتنے لوگ ہیں مگر سب اپنے خول میں بند۔۔"

شاہنواز کو یاد کر ان کے لہجے میں اداسی گھل گئی تھی۔۔

"میں جانتی ہوں تو شاہنواز کی وجہ سے پریشان ہے مگر اب ہم اس سے ضد بھی تو نہیں کر سکتے نا تو نے ہر طرح سے اسے راضی کرنے کی کوشش کی مگر نتیجہ پھر بھی کچھ نہیں آیا۔۔"

"بہت پریشان ہوں میں کلثوم بس آنکھیں موندے سے پہلے اپنے بچے کو بستا ہوا دیکھنا چاہتی ہوں یوں اسے اجڑا ہوا دیکھتی ہوں نا کلیجہ تڑپ جاتا ہے دل سے بد دعا نکلتی ہے اس لالچی عورت کے لئے جو اپنا گھر تو بسا گئی مگر میرے بچے کی ہنستی بارہ زندگی ویران کر گئی۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ان کے یوں رونے پر وہ پریشان ہوتی انہیں گلے لگا گئی تھیں۔۔

"پریشان نا ہو ہم سب دعا کرینگے نا تو ضرور وہ مان جائے گا۔۔" انہیں ساتھ لگائے کلثوم بی نے دلاسہ دیا تھا۔

دونوں ہی دکھی تھیں ایک نے اپنا جوان بیٹا کھویا تھا تو دوسری نے اپنے بیٹے کو بچا تو لیا تھا مگر وہ پھر اسے خوش نہیں دیکھ سکی تھیں۔

"تو میرے وقاص کی منگنی میں آنا تو سمجھانا اسے کلثوم بس ایک آخری بار شاید وہ مان جائے۔۔" ان کا ہاتھ تھامے وہ ان سے التجا کر گئی تھیں۔

"ارے ارے یہ آپ لوگ ایسے کیوں رو رہے ہیں لگتا ہے باغبان کا کوئی سین چل رہا ہے۔۔" کمرے میں آتی شہوار نے ان کی باتیں سنی تھی مگر بنا ظاہر کئے وہ ان کا موڈ ٹھیک کرنے اپنی فضول ہانکنے لگی۔

"اسلام وعلیکم چھوٹی دادی۔۔" ان کے دیکھنے پر وہ جلدی سے سلام کرتی ان کے پاس آئی تو انہوں نے اسے بازوؤں میں بھرا تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"گندمی رنگت سنہری آنکھیں دل کو چھوتے نقوش۔۔۔ان کے دل نے ایک عجیب سی خواہش کی تو وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے اسکا ماتھا چوم گئی تھیں۔

اتنی پیاری لگی تھی وہ انہیں زندگی سے بھرپور۔۔

"پتر زرا جو میرا بیگ باہر رکھا ہے وہ لے آسب کے لئے تحفے لائی ہوں میں۔۔" وہ ان سے باتوں میں گم تھی جبکہ شیزا دستر خوان لگانے میں مصروف تھی تبھی انہوں نے اندر آتے نجم کو کہا تھا۔۔

"جا کلی بیٹا سامان کا۔" ایک آنکھ ونک کرتے وہ نجم کو آگ لگا گئی تھی مگر پاکیزہ بیگم کا لحاظ کرتے وہ بدلہ بعد پر چھوڑ گیا تھا۔۔

پاکیزہ بیگم سب کے لئے کچھ نا کچھ لائی تھیں۔۔سب کو ہی ان کے لائے تحفے بے تحاشہ پسند آئے تھے وسیم صاحب آئے تو انہیں دیکھو وہ بہت خوش ہوئے تھے ۔

"وسیم منگنی میں تم سب کو آنا ہے بیٹا میں انکار نہیں سنو گی۔۔" ان کے وارن کرنے پر وہ مسکرا کر سر ہلا گئے۔

"آپ رک جاتیں ناخالہ اتنی بھی کیا جلدی تھی جانے کی؟" ان کے کل جانے کا سن فوزیہ نے ان سے ضد کی تھی کہ وہ رک جائیں۔

"قسم سے فوزیہ دل تو میرا بھی ہے پر کیا کروں اس جمعے منگنی کی رسم ہے تو ابھی سو کام رہتے ہیں۔ میرا ملنے کا دل تھا بہت تو بس اسی بہانے آگئی میں۔ انشاء اللہ اب تم لوگ آنا۔۔"

"انشاللہ خالہ ہم ضرور آئیں گے۔" وسیم صاحب نے کہا تو وہ مسکرا اٹھی تھیں کیونکہ ان کے پیچھے وہ تین بھوت اپنی ہی راگ لاپنے میں مصروف تھے۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

"اتر کر نیچے آ بتاتی ہوں میں تجھے۔۔" چپل ہاتھ میں لئے وہ اس پر غصہ ہو رہی تھیں جو اس وقت ان سے ڈر اوپر چڑھی بیٹھی تھی۔

"میں نہیں آنے والی نیچے پہلے اس ہتھیار کو نیچے پھینکو۔۔۔" ان کی چپل کی طرف اشارہ کرتی وہ وہیں سے چلائی تھی۔۔

"تو نیچے آ زرا میں پیروں کو ہی توڑتی ہوں جو کبھی الماری کے اوپر کبھی دیواروں تو کبھی لوگوں کی چھت پر لے کر جاتے ہیں تجھے۔۔"ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر جائیں۔۔

"اللہ۔۔۔۔!ہائے دادی مجھ یتیم کے ساتھ اتنا بڑا ظلم کرتے خوف نہیں آئے گا۔؟میری ٹوٹی ٹانگیں ساری رات خواب میں آکر ڈرائیں گی تمہیں کہ آئے ہائے ہمیں کیوں توڑا۔۔"دھائی دیتے اسنے دیوار پر دو ہاتھ مارے تھے۔۔

اس کی بات پر پیچھے کھڑے نجم اور شیزا کے دانت نکلے تھے وہیں ان کی چپل اوپر کی جانب اڑی تھی جو اس نے کسی ماہر فیلڈر کی طرح کیچ کی تھی۔۔

"جتنا مارو گی اتنا گناہ بڑھے گا کلثوم بی۔۔"منہ بسور کر وہ مزید پیچھے ہوئی تھی۔۔

"گناہ کی بچی تجھے تب گناہ نہیں یاد آتا جب لوگوں کے کام خراب کرتی ہے اب رحیم کو کیا جواب دو نگی میں اگر اس کی گائے نہیں ملی جان کو آجائے گا میری۔۔۔کون سی کجھلی ہوتی ہے ہاتھ میں۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"بس کر دیں کوئی اتنی دور بھی نہیں گئی ہو گی ان کی گائے ویسے بھی سوکھی سڑی ہے اب اس گائے سے ٹرین کی رفتار کی امید رکھ رہے تو میرا کیا قصور۔۔"معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے وہ ان کے غصے کو مزید ہوا دے گئی تھی۔

"ٹرین کی بچی پہلے ہی پاکیزہ کے سامنے مجھے شرمندہ کروا کر رکھ دیا اب اس بچارے کی گائے کھول کر آئے گی تو آنہیں تجھے اسی کے باڑے میں باندھ کر آتی ہوں۔۔"

"اووووواب سمجھی۔۔"ان کی بات اس نے کسی دانشور کی طرح ٹھوڑی پر انگلی رکھی تھی۔

"کک کیا سمجھی۔۔۔"؟

"یہی کہ سارا غصہ ہی پاکیزہ دادی والی بات کا ہے ارے بتاؤ زرا اگر میں نے انہیں بتا دیا کہ دادی آج کل بتیسی لگوانے کا سوچ رہی ہیں تو اس میں غلط کیا ہے۔۔"

"بری بات ہے شہوار۔۔۔اماں چھوڑو اسے تیاری کرو کراچی جانے کی۔۔"ان کے بیچ مداخلت کرتے فوزیہ نے ان دونوں کی اس جنگ کو ختم کیا تھا۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"دادی میں بھی جاؤں گی کراچی۔۔"انہیں کپڑے نکالتے دیکھ وہ لاڈ سے ان کے گلے لگی تھی۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے رزلٹ آنے والا ہے انٹر اچھے نمبروں سے پاس کرو گی تو کراچی کے بڑے کالج سے پڑھاؤ گی آگے۔۔"اسکے لاڈ کو خاطر میں نالاتے انہوں نے اسے پرے کیا تو وہ منہ بنا گئی۔۔

"میں اور نجم تو لازمی جائیں گے چھوٹی دادی نے ہمیں لازمی آنے کو کہا ہے۔۔"ان کے کپڑے طے کرتی شیز انے اترا کر کہا تو شہوار نے اسے لات ماری تھی۔۔

"ارے بھئی ایک کام کرو تم لوگ چلے جاؤ ہم یہی رک جاتے ہیں۔۔"فوزیہ نے چائے کی ٹرے رکھتے ان دونوں کو آنکھیں دیکھائی تھیں۔

"یار کیا ہے دادی گاؤں کی بھیجا ہے مجھے ہمیشہ اور اب کراچی جانے کی بات آئی تو مجھے آئندہ کا لارادے رہیں مجھے نہیں پڑھنا آگے مجھے ابھی جانا ہے کراچی۔۔"وہ باضد ہوتی وہیں دھرنا دے کر بیٹھی تھی۔۔

"کوئی مس ڈرامہ زیادہ دھرنا دینے کی ضرورت نہیں ہے ابو نے بولا ہے سب جائیں گے۔۔"نجم کے اطلاع دینے پر کلثوم بی نے اسے آنکھیں دیکھائی تھیں ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ہیں سچی اللہ دادی مجھ معصوم کا دل دکھاتے زرا خیال نا آیا تمہیں۔" دادی کے جھوٹ پر اس نے کمر پر ہاتھ رکھ خفگی سے کہا تو انہیں زرا سا جھک کر آہستہ سے اپنی چپل اتاری تھی۔

"ہاں نا بہنا یہ تو تیری دشمن ہیں یاد نہیں گائے والی اور وہ والی بات۔۔۔ جبھی تو نہیں لے کر جا رہی ہیں تجھے۔" نجم نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔۔

"اہہہ۔۔۔ہائے اللہ۔ اسکی چلتی زبان کو بریک کلثوم بی کی چپل نے لگایا تھا۔۔

"آنے سے وسیم کو تیرا علاج کرواتی ہوں میں ۔"

دوسری چپل اسکی طرف پھینکتے وہ غصے سے بولی تھیں مگر ان کی چپل پہنچنے سے پہلے ہی وہ دونوں غائب ہوئے تھے۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

"ارے شاہنواز کہاں غائب ہو بھئی گھر کا پہلا فنکشن ہے ایسی بھی کیا مصروفیات کہ اپنے بھائی سے آکر یہ تک نہیں پوچھا کہ بھائی کوئی مدد چاہیئے بندے کو اب اتنا بھی دنیا سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔۔" سجاد صاحب نے انہیں سیڑھیاں اترتے دیکھا تو شکوہ کر بیٹھے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"رہنے دیں بھئی آپ کیوں اس سے شکوہ کر رہے ہیں ویسے بھی وقاص ہمارا بچہ ہے تو ہم ہی سب کرینگے یہ کیوں کرے گا۔۔"حنا بھابھی کی چلتی زبان پر انہوں نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"معذرت بھائی جان اگر آپ کو ایسا لگا مگر میں کچھ مصروفیات کی وجہ سے دھیان نہیں دے پایا۔۔"شاہنواز کے معذرت کرنے پر وہ ہنکار بھر کر رہ گئے۔۔

"مصروفیات تو ساری زندگی کی ہیں میاں اور جو حال تم نے اپنی زندگی کا بنایا ہوا ہے اسکے بعد تو تمہارا اللہ ہی حافظ ہے۔۔"انکا یوں کسی بھی کام بھی دلچسپی نا دیکھانا حنا بھابھی کو سخت چبھا تھا۔

"اچھا بس اب زیادہ مت بولو لسٹ لا کر دو مجھے سامان کی۔۔"سجاد بھائی کے ٹوکنے پر انہوں نے ایک نظر دونوں میاں بیوی کو دیکھا اور وہاں سے فرار ہوئے تھے۔

"دیکھا آپ نے اسکا رویہ یہ تک نہیں بولا گیا کہ چلیں اب بتا دیں بھائی میں اب کام کر دوں گا کیا ایسے ہوتے ہیں چاچا؟ ارے فرحان نے بھی تو آ کر مجھ سے پوچھا کہ بھابھی کیا کرنا ہے کیا نہیں کیا ایک وہی ہے میرے بچوں کا چاچا۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کیوں دل جلا رہی ہو تمہیں پتا ہے اسکا پھر بھی۔"بیوی کے شکوے پر سجاد نے انہیں پر سکون کرنا چاہا تھا۔

"کیا پتا ہے وقاص کے ابا اب تو اتنے سال ہونے کو آئے ہیں لوگ تو شادیاں ختم ہونے کے بعد بھی اپنی زندگی ہنسی خوشی گزار لیتے ہیں اور ایک یہ انسان ہے میری سمجھ سے باہر۔۔۔بندا اپنی نا سہی اپنے گھر والوں کی ہی خوشیاں دیکھ لیتا ہے۔"ان کا دل اور دماغ کسی طور ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا سجاد صاحب نے ایک نظر انہیں دیکھ وہاں سے اٹھنا ہی مناسب سمجھا تھا کیونکہ اب جو یہ ریڈیو چلا تھا تو اسکا رکنا مشکل ہی تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"دے آئی آپ دعوت کلثوم خالہ کو۔۔"؟ان کے پاس بیٹھی انعم نے ان سے پوچھا جو اپنی ہی سوچوں میں گھری تھیں۔۔

"امی۔۔!کیا ہو گیا کن سوچوں میں گم ہیں؟"ان کا ہاتھ ہلاتے انعم نے انہیں اپنی موجودگی کا احساس دلایا تو وہ چونکی تھیں۔۔

"آہ۔۔اہا۔۔ہاں۔۔کیا ہوا۔۔؟"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کیا ہو گیا اماں کن سوچوں میں گم ہیں کچھ ہوا ہے کیا آج؟" انہیں تفشیش ہوئی تھی انہیں یوں پریشان دیکھ..

"کیا ہونا ہے بس وہی آج حنا کو میرے شاہنواز کا رویہ برا لگ گیا کہتی ہے ایسے چاچا ہوتے ہیں بھلا۔۔" اپنی بیٹی کو بتاتے ان کے لہجے میں دکھ سمٹ آیا تھا۔

"امی ہم انہیں بھی تو کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں نا وہ اپنی جگہ حق بجانب ہیں بچوں پر جان دینے والا انسان اب یوں لاپرواہ ہو جائے گا تو غصہ تو آئے گا نا۔۔"

"تو بتا میں کیا کروں گڑیا میرا کلیجہ پھٹتا ہے اسے یوں دیکھ کر لوگ کہتے تھے اسے وقت دو وقت سب سے بڑا مرحم ہے میں نے اسے وقت دیا۔۔۔ سب نے بولا اسے اکیلا چھوڑ دو میں نے اسے اکیلا چھوڑا تو وہ اکیلا ہی ہو کر رہ گیا بلکہ میرا بیٹا میرا شاہ تو اب کہیں گم ہی ہو گیا۔۔" انکا لہجہ اور آنکھیں دونوں نم ہوئی تھیں انعم نے جلدی سے اپنی ماں کو ساتھ لگایا تھا۔

"ایسے کیوں رو رہی ہیں طبعیت خراب ہو جائے گی۔" ان کے آنسو پونچھتے وہ پریشانی سے بولی تھیں۔

"روہی تو سکتی ہوں میں کتنا ارمان تھا اپنے شاہ کو لیکر مگر دیکھو زرا اب وقاص کی بھی منگنی ہو رہی ہے سب آئیں گے پھر سو باتیں بنیں گی۔۔" انکا ملال کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

"اللہ سے امید رکھیں دیکھئے گا ضرور ہمارے شاہنواز کے لئے کچھ اچھا لکھا ہو گا۔۔"

"امید ہے مجھے اللہ سے تجھے پتا ہے میں کلثوم کے گئی تھی کہ اسکی پوتی کو دیکھا تو بس دل میں بس گئی وہ دل میں بہت شدت سے دعا مانگی میں نے کہ اس مہکتے پھول کو میرے آنگن کی زینت بنا دے۔۔ وہ میرے نواز کی زندگی میں خوشیاں بکھیر دے گی وہ اس پتھر کو پھر سے موم کر دے گی۔" ان کے لہجے میں چھپا درد ان سے چھپا نہیں تھا وہ خود دعا کرتی تھیں کہ ان کا بھائی ماضی سے نکل کر اپنے حال کو جیئے۔۔

"اچھا اب اداسی چھوڑیں بھابھی دیکھیں گی تو ان کا منہ بنے گا کہ بیٹے کے دکھ میں پوتے کی خوشیاں نظر انداز کر رہی ہیں۔۔

"ہمم چلو تم میں یہ سامان سمیٹ کر آتی ہوں.." انہیں بولتے وہ الماری کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سامان رکھتے ان کی نظر اس باکس پر پڑی تھی جس میں موجود کنگن انہوں نے اپنی چھوٹی بہو کے لئے رکھے تھے اداسی سے اس باکس کو دیکھتے انہوں نے اندر رکھا تھا۔۔

"یااللہ میرے شاہنواز کو خوشیوں بھری زندگی سے نواز دے میرے مالک۔۔"دوپٹے کے پلو سے آنکھیں پونچھتی وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے باہر کی جانب بڑھی تھیں۔۔

"کیاضرورت تھی سب کی ٹکٹ کروانے کی وسیم۔۔"سب کی ٹکٹ دیکھ کلثوم بی نے کہا تھا۔

"ضروری تھااماں شمع باجی آنے کا کہہ رہی تھیں۔۔"ان کی بات کر وہ بری طرح چونکی تھیں۔

"کیامطلب؟؟"وہ پہلے بھی آتی تھی تواب یہ بات انہیں سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

"شہوار کو لینے آناچاہ رہی ہیں وہ چاہتی ہیں کہ اس کی شادی جلد از جلد کی جائے اس لئے وہ اسے ہمیشہ کے لئے لینے آرہی ہیں مگر میں نے انہیں بول دیا کہ ہم کراچی میں ہیں اور کوئی راستہ نہیں تھامیرے پاس انہیں روکنے کا۔۔"

"آپ کیوں انہیں روک رہے ہیں وہ ماں ہیں وسیم۔۔"فوزیہ کے کہنے پر انہوں نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"بات یہ نہیں ہے فوزیہ میں بھی جانتا ہوں وہ ماں ہیں مگر وہ اپنے فائدے کے لئے اسے جہنم میں بھیجنا چاہ رہی ہیں جس بچی جو ان لوگوں نے پہلے قبول نہیں کیا اب یوں اچانک کیسے اسے اپنے گھر کی بہو بنانے پر راضی ہو گئے؟ وہ لالچی لوگ ہیں شفیع بھائی آخر کب تک ان لوگوں کو سنبھالیں گے اماں ہمیں ہی کوئی فیصلہ لینا ہو گا ورنہ اگر وہ شہوار کو لے گئیں تو ہمیں بھی کوئی حق نہیں رہے گا اس پر۔" وہ سہی معنوں میں پریشان تھے کیسے اسے جہنم میں بھیج دیتے۔۔

"آپ پریشان نا ہو سب انشاء اللہ اچھا ہی ہو گا۔" فوزیہ نے انہیں تسلی دیتے اپنی ساس کو دیکھا تھا جو کسی گہری سوچ میں چلے گئی تھیں۔۔

"آپ لوگ تیاری کریں کل آٹھ بجے نکلنا ہے ہمیں۔۔" ان کو بولتے وہ اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور فوزیہ کو اشارہ کیا تھا..

"اماں پریشان نا ہوں سب ٹھیک ہو گا۔۔" ان کا ہاتھ تھامے وہ انہیں تسلی دے رہی تھیں ۔

"وہ بہت ضدی ہے فوزیہ۔۔۔ مجھے اب ڈر لگتا ہے سلیم کی موت کے بعد ہم نے اسے جانے دیا کیونکہ یہ اس کا حق تھا ہم ساری زندگی اسے اپنے بیٹے کی بیوہ بنا کر نہیں رکھ سکتے تھے وہ کم عمر تھی مگر اس نے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ہمیشہ اپنا سوچا اس نے اپنی معصوم بیٹی تک کا نہیں سوچا مگر ہم چپ رہے کیونکہ ہمیں کوئی حق نہیں تھا کسی کو بھی کچھ بولنے کا مگر اب میری شہوار پر کسی نے بری نظر ڈالی تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔"انکے لہجے میں اچانک ہی غصہ عود آیا تھا۔۔

"اماں اس مسئلے کا بس ایک ہی حل ہے۔۔"فوزیہ کی بات پر انہوں نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔

"شہوار کی شادی۔۔"

"شہوار کی شادی؟؟"وہ چونکی تھیں.

"ہاں اماں میں جانتی ہوں یہ بہت جلدی ہے مگر یہ شہوار کی پوری زندگی کا معاملہ ہے ہم یونہی اسے برباد ہونے نہیں دے سکتے۔۔"

"بات تو ٹھیک ہے مگر اتنی جلدی اچھا رشتہ کہاں سے ملے گا؟".

"اماں آپ پاکیزہ خالہ سے بات کریں نا اس معاملے میں ان کا بیٹا بھی تو ابھی غیر شادی شدہ ہے۔۔"

"پاگل ہو گئی ہے فوزیہ اپنا شاہنواز کم و بیش بھی دس سال بڑا ہو گا اپنی شہوار سے۔۔"ان کے اعتراض پر فوزیہ نے ایک نظر انہیں دیکھا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"اماں میں نے آپ کو بس مشورہ دیا ہے باقی آپ بڑی ہیں آپ زیادہ بہتر سب سمجھتی ہیں مگر میری نظر میں عمروں کا فرق تو معنی نہیں رکھتا۔۔"

انہیں سوچ میں چھوڑ وہ اپنے کام میں مگن ہوئی تھیں۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"یار کل کا دن کب آئے گا میں بہت زیادہ پاگل ہو رہی ہوں کراچی جانے کے لئے۔۔" جھولے کی اسپیڈ تیز کرتے اسنے شیزا کو کہا جو سامنے بیٹھی کیری میں مصالحہ لگا کر کھانے میں مصروف تھی۔۔۔

"قسم سے میں خود کو اتنی پر جوش ہوں۔۔اور کتنا مزہ آئے نا شہوار ہے تو وہاں جائے اور کوئی ہینڈسم سا لڑکا تجھ سے ٹکرا کر تجھ پر فدا ہو جائے جیسے کہانیوں اور ڈراموں میں ہوتا ہے۔۔" اسکے جھولے کو روکتے اس نے کیری کی پلیٹ اسکی گود میں رکھی تھی۔۔

"ہاہاہاہا پاگل میں تھوڑی ایسے ہی کسی کو فدا ہونے دونگی۔۔میری سوچ تو الگ ہے۔۔" اسکی بات پر شیزا نے آئی برو آچکا کر اسے دیکھا تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"بھئی جب میں سب سے الگ ہوں تو میرا ہیرو بھی سب سے الگ ہونا چاہیے نا جو کسی کو منہ نا لگاتا ہوں اپنے آپ میں رہتا ہو سب لڑکیاں اس کے آگے پیچھے گھومیں مگر وہ کسی کو گھانس تک نا ڈالے۔۔ اسکے چہرے پر ہمیشہ نو لفٹ کا بورڈ لگا رہے جب وہ دیکھے تو لوگوں کی دھڑکنیں تھم سی جائیں وہ جہاں موجود ہو وہاں سب اس سے کے آگے پھیکے لگیں۔۔" کیری کا چٹخارہ لیتے اسنے اپنی پسند کا نقشہ کھینچا تھا۔

"اور تمہیں لگتا ہے وہ تمہیں منہ لگائے گا؟" شیز انے اسکا مذاق اڑایا تو اسنے کھینچ کر اسکے ہاتھ پر مکا مارا تھا۔

"دنیا میں حسن کی دیوانی ہے۔۔ ہلکے میں نا لو مجھے۔۔" اپنے بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتے وہ کھکھلا کر ہنسی تھی۔

"اووو ہیلو تھم جاؤ بیٹا اور ویسے بھی ایسے ہیرو صرف کہانیوں میں ہوتے ہیں اصل میں ملنا ہمیں وہی جو جو نا جانے کتنی لڑکیوں کو ابھی یہ چونا لگا رہا ہو گا کہ میں صرف تم بات کرتا ہوں۔۔"

"میری بے بی نے تھانا تھایا۔۔ آلے آلے بے بی تے سر میں درد ہے میں دبا دوں۔۔" شرارتی انداز میں کہتے دونوں تالی مار کر ہنسی تھیں۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"تم دونوں کا ہنسی کا دورانیہ ختم ہو گیا ہو تو جا کر اپنی پیکنگ دیکھو کل نکلنا ہے ہمیں صبح۔۔"ان کو یوں فرصت سے بیٹھے دیکھ فوزیہ نے آ کر ٹوکا تھا۔۔

"آہو چچی پیکنگ تو کب کی ہو گئی ہماری۔۔"انہیں بولتے وہ اندر کی طرف بھاگی تھی کیونکہ سامنے ہی نجم اسکا سامان لئے کھڑا تھا..

"آرام سے لڑکی گرنا جانا۔"

"نہیں گرتی آپ فکر نا کریں بلکہ کوئی کام ہو میرے لائق تو بتائیں۔۔"اپنی ماں کو کندھوں سے تھام کر اندر لاتے اس نے صوفے پر بیٹھایا تھا۔

"نہیں کام تو سارے ہو گئے بس ہماری عزت رکھ لینا وہاں پاگلوں کی طرح حرکتیں مت کرنا۔۔"

"امی۔۔۔" ان کے یوں کہنے پر وہ خفا ہوئی تھی۔

"مانا کہ ہم مستی خور ہیں مگر ہمیں اندازہ ہے کہ کسی کے گھر جا کر کیسے رہنا ہے۔۔"

اسکے یوں خفا خفا انداز پر وہ مسکرائی تھیں۔

"یوں کا کی جیسا منہ نا بناؤ تم لوگوں نے بھلے کے لئے سمجھاتی ہوں میں۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"اچھا بھئی سمجھ گئی اور ان دونوں کو بھی سمجھ جادونگی۔۔"

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

"سر یہ فائل آپ نے منگوائی تھی۔۔"پاس کھڑے سہیل نے ایک نظر اپنے باس کو دیکھا تھا جو لیپ ٹاپ پر مصروف دنیا بھلائے بیٹھے تھے۔۔

"سر۔۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔"اسکی تیز پکار کر شاہنواز نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا تو اپنی بے دھیانی ہر غصہ آیا۔

"سوری سہیل میں نے دیکھا نہیں تمہیں۔۔"

"اٹس اوکے سر یہ فائل دینی تھی بس باس نے کہا ہے کہ اس پراجیکٹ کی میٹنگ آپ اٹینڈ کرینگے۔۔۔"سہیل کے بتانے پر گائک تھامتے وہ سر ہلاتے اپنی جگہ سے اٹھ کر باہر آئے تھے سہیل نے ان کی تقلید میں قدم بڑھائے تو سامنے سے آتی ماریہ کے قدم رکے تھے۔

"شاہنواز کیسے ہو؟؟"ماریہ کے یوں اچانک سامنے آنے پر ان کے قدم رکے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میں ٹھیک ہوں۔" سپاٹ لہجے میں جواب دیتے انہوں نے سائیڈ سے نکلنا چاہا تھا مگر ماریہ ایک بار پھر ان کے سامنے آئی تھیں۔

"کتنے دنوں سے نظر ہی نہیں آرہے تھے خیریت؟ بابا بتا رہے تھے تمہیں کوئی نیو پراجکٹ دینے والے ہیں؟"

"ہمم میں انہیں کے پاس جارہا ہوں۔" جلدی سے جواب دیتے وہ فوراً سے وہاں سے نکلے تھے ان کی پھرتی پر ماریہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی یوں ہی تو نہیں دل ہاری تھیں وہ شاہنواز پر مگر وہ تھا کہ لفٹ ہی نہیں دیتا تھا۔

وہ امیر تھی خوبصورت تھی اسے کسی چیز کی کمی نہیں تھی مگر دل کا کیا کرتی جو اس بے مہر انسان میں اٹک سے گیا تھا جو بات کرنا تو دور نظر بھر کر دیکھتا بھی نہیں تھا۔۔

وہ آفس میں داخل ہوئے تو سامنے ہی شیخ زبیر کو اپنا منتظر پایا تھا۔

"ارے آجاؤ شاہنواز۔۔ بیٹھو۔۔" ان کے لہجے میں ہمیشہ سے ان کے لئے محبت ہی ہوتی تھی۔

"تھینک یو سر۔۔" سیٹ پر بیٹھتے انہوں نے فائل ان کے سامنے رکھی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ارے بھئی کبھی اس کام کی جان چھوڑ بھی دیا کرو ہر وقت کام کام۔۔"ان کے ہنس کر کہنے پر وہ ہولے سے مسکرائے بھی صرف آدھے سیکنڈ کی مسکراہٹ۔۔

"اور بتاؤ کیا چل رہا ہے اور آگے کا کیا پلان ہے؟"چائے آرڈر کرتے وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

"کچھ خاص نہیں چل رہا سر بس آفس اور گھر۔۔"

"تو بھئی شادی کرو گھر بساؤ آخر کب تک یونہی رہنا ہے کہو تو میں دیکھو لڑکیاں ہمارے سرکل میں کتنی اچھی ابھی لڑکیاں ہیں.."ان کی بات پر شاہ کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔

"سر مجھے کچھ کام ہے کیا میں وہ پہلے ختم کر لوں؟"ان کے اپنی سے سیٹ سے اٹھنے پر وہ سر ہلا گئے تو شاہ نے بھی دیر نہیں کی تھی وہاں سے نکلنے میں۔

اور وہ جانتے تھے ہر بار شادی کے نام پر ان کا یہی ری ایکشن ہوتا تھا۔۔

مگر وہ بھی کیا کرتے تھے بیٹی کے باپ تھے اپنی بیٹی کی آنکھوں یں شاہنواز کی محبت انہیں نظر آتی تھی اور شاہنواز انہیں خود بھی بے حد پسند تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سلجھا ہوا برد بار۔۔ مگر شاید ابھی وہ شادی کے لئے راضی نہیں تھا اور نا اس حوالے سے بات کرنا پسند کرتا تھا۔

گہرا سانس بھرا انہوں نے سیٹ کی پشت سے سر ٹکایا تھا۔۔

‘

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

گاڑی کراچی کی حدود میں داخل ہوئی تو وہ تینوں کی پر جوش سے کھڑکی پر لٹکے تھے بالآخر ساڑھے چار گھنٹے کے سفر کے بعد وہ اپنی منزل پر پہنچے تھے۔

پورے راستے ان تینوں نے فوزیہ اور کلثوم بی کو بہت تنگ کیا تھا کبھی ایک کھڑکی تو کبھی دوسری تو کبھی برتھ پر چڑھ کر بیٹھ جاتے ان تینوں کے لئے ہی یہ پہلا تجربہ تھا اپنے شہر سے باہر جانے کا۔۔

گاڑی اسٹیشن پر رکی تو وہ سب سارا سامان سمیٹ کر جلدی سے وسیم صاحب کے ہمراہ نیچے اترے تھے جہاں سجاد صاحب پہلے سے ہی ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"وسیم میرے یار۔۔۔"انہوں نے بانہیں پھیلائے ان کا استقبال کیا تو وسیم صاحب اپنے بچپن کے دوست کو سامنے دیکھ ان کے گلے لگے تھے۔۔

"بڑا ترسا دیا یار کبھی تو آجاتا ملنے۔۔"شکوہ کرتے وہ انہیں خود میں سختی سے بھینچ کر بولے تھے..

"یہ بندھن تو پیار کا بندھن ہے جنموں کا سنگم ہے۔۔"نجم کے گنگنانے پر سجاد صاحب قہقہ لگا کر وسیم صاحب سے الگ ہوئے تھے۔۔

"کیسی ہیں خالہ۔۔"کلثوم بی سے ملتے انہوں نے ان کے آگے سر جھکایا تو انہوں نے شفقت سے ان کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

"یہ میرا بیٹا نجم یہ شیزا اور یہ سلیم بھائی بیٹی ہے در شہوار۔۔"وسیم صاحب کے بتانے پر انہوں نے حیرت سے شہوار کو دیکھا تھا۔

"ارے یہ چھوٹی سے گڑیا اتنی بڑی ہو گئی۔۔"ان کے ہوں کہنے پر وہ ہولے سے مسکرائی تھی انہوں نے محبت سے ان تینوں کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"چلو آجاؤ گاڑی وہاں کھڑی ہے۔"زبردستی وسیم صاحب کے ہاتھ سے سامان لیتے وہ گاڑی کی طرف بڑھے تھے۔

وہ تینوں تو اتنا پروٹوکول ملنے پر ہی پرجوش تھے مگر بڑے ہونے کے ناطے شہوار نے ان دونوں کو بھی کنٹرول کیا ہوا تھا کیونکہ اب معاملہ ان کی عزت کا جو تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ لوگ گھر پہنچے تو گھر میں پہلے سے ہی مہمان موجود تھے۔

کلثوم بی کو دیکھ کر سب ہی خوش ہوئے تھے ایک عرصے تک ان لوگوں کا ساتھ رہا تھا۔۔

حنا بیگم جلدی سے جا کر سب کے لئے شربت بنا کر لائی تھیں۔۔

اوپر سے عدینہ اور فرحان بھی نیچے آگئے تھے کلثوم بی سے انکا تعلق ہی الگ طرح تھا بیچ میں فاصلے ضرور آگئے تھے مگر اب رابطے ایک بار پھر سے بحال ہوئے تو سب ہی بے حد خوش تھے۔

"مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے خالہ اب آئیں قسم سے میں اپنی خوشی بیان نہیں کر سکتی۔۔"ان کے پاس بیٹھتے حنا بیگم نے محبت سے انکا ہاتھ تھاما تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میں بھی تم لوگوں کو بہت یاد کرتی تھی دل کرتا تھا ملنے آؤ مگر زمہ داریاں آزاد ہی نہیں کرتی تھیں۔۔"

"کوئی ہمیں تو لفٹ ہی نہیں کروا رہا شہوار۔۔" شیزا نے اسکے کان میں سرگوشی کی تو اس نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"اچھا نا نہیں بولتی کچھ فضول۔۔" اسکی گھوری پر منہ بناتے اس نے اپنا دھیان سامنے کیا تھا۔

"بھئی ہمیں ان پیاری پیاری بچیوں سے تو ملوائیں۔۔" حنا کے بولنے پر شیزا کی آنکھیں چمکی تھیں۔

"یہ در شہوار ہے میری بڑی پوری میرے سلیم کی بٹیا اور یہ شیزا اور نجم میرے وسیم کے۔۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ ان دونوں کو پیار کرتے انہوں نے ان دونوں کو ساتھ لگایا پھر عدینہ بیگم ان سے ملی تھیں۔

"افسانہ ربعیہ بہنوں سے ملو بھئی۔۔" حنا بیگم کی آواز پر دروازے کے پاس کھڑی سب دیکھتیں وہ دونوں اندر آئی تھیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ان دونوں نے نظر اٹھا کر ان دونوں کو دیکھا تھا وہ دونوں ہی پیاری پیاری سی انہیں بہت اچھی لگی تھیں۔

"جاؤ بچیوں اندر جاؤ فریش ہو جاؤ۔۔" حنا کے بولنے پر وہ دونوں ربعیہ اور افسانہ کے ہمراہ اندر بڑھی تھیں۔۔

"یار قسم سے اتنا سنا تھا آپ سب کے بارے میں آج فائنلی دیکھ بھی لیا۔۔" شیز انے بات کا آغاز کیا تو وہ دونوں مسکرائی تھیں

"آپ واپ کا تکلف نا کرو یار ہم لوگ سیم ایج کے ہیں تو اتنی عزت نا دو۔۔"

"ہاں کیونکہ ہم عزت کے لائق نہیں ہیں۔۔" افسانہ کی بات پر ربعیہ جے جواب نے ان دونوں کو ہنسنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"ویسے بات تو سہی ہے عزت رو ویسے بھی آنے جانے والی چیز ہے" کمرے میں داخل ہوتے شہوار بھی ہنس کر بولی تھی۔

اور پھر انہیں چند منٹ لگے تھے دوست بننے میں۔۔

شہوار ہو اور کوئی اسکا گرویدہ نا ہو ایسا ممکن کب تھا بھلا۔۔

"یار شہوار قسم سے تم سے مل کر مجھے تو بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔"افسانہ کی بات پر شیز اکا قہقہ گونجا تھا۔

"صبر کرو بہن تھوڑی دیر بعد افسوس بھی ہو گا۔۔"شیز اکی بات پر اسنے سائیڈ میں رکھی کشن اسے ماری تھی۔

"چلو تم لوگ آرام کرو کپڑے وغیرہ پریس کرنے ہوں تو مجھے بتا دینا اور فریش ہو کر کھانا کھانے باہر آجانا۔۔اپنا ہی گھر سمجھنا کوئی تکلف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"ان دونوں کی طرف ٹافی پھینکتے ربعیہ نے کہا تو ان نے دونوں نے مسکرا کر سر ہلایا تھا۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

شام ہوتے ہی گھر میں شادی کے گانے بجانے لگے تھے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی تھی۔۔

سارا ارینجمنٹ باہر کیا گیا تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ اپنی تیاری کر رہی تھی شیز اتو کب کی افسانہ کے ساتھ باہر چلی گئی تھی جبکہ سب کو تیار کرتے اسکی باری اب آئی تھی۔

میک اپ آنے کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ آپ سب سے لاسٹ میں رہ جاتے ہیں۔۔

شیز اکے علاوہ حنا عدینہ فوزیہ افسانہ سب کا میک اپ اس نے اور ربعیہ نے مل کر کیا تھا۔۔

اسے جتنا پروٹوکول مل رہا تھا اسکا دل کر رہا تھا یہی رہ جائے۔۔

"در۔۔۔در۔۔۔۔"شیز اکی پکار پر اسنے سامان رکھ دروازے کی طرف دیکھا تھا جہاں وہ ہانپتی کانپتی اندر آئی تھی۔

"در۔۔در۔۔"بھولی سانسوں کے ساتھ اس نے دوبارہ اسکا نام پکارا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے کون پیچھے لگ گیا ہے جو یوں کھلے سانڈ کی طرح بھاگ کر آرہی ہو۔۔"

"سانڈ ہو گی تو ابھی جو میں خبر لائی ہوں وہ سن کر تو بھی یونہی بھاگے گی۔۔

"خیریت ہے کہیں بھوت تو نہیں یہاں؟"ادھر ادھر دیکھتے اس نے آنکھیں چھوٹی کر اسے دیکھا تھا۔

"بھوت نہیں پاگل تیرے خوابوں کا شہزادہ بلکل تیرے سوچے ہوئے ہیرو جیسا بندہ دیکھا ہے میں نے ابھی۔"شیز اکی بات کر اسنے حیرت سے اسے دیکھا تھا جیسے اسکی دماغی حالات پر شبہ ہو۔

"سچ بول رہی ہوں یقین نہیں آتا تو چل کر دیکھ۔۔"اسکا ہاتھ تھامے وہ اسے زبردستی لے کر آگے بڑھی تھی۔

"پاگل ہو گئی ہے تو شیز اہاتھ چھوڑ مجھے تیار تو ہونے دے۔۔"اپنے ادھورے میک کی وجہ سے اس نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا تھا مگر وہ اپنے نام کی ایک تھی اسے لے کر باہر آئی تھی اور پلر کی اوٹ میں کھڑے ہو کر اس نے سامنے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"وہ دیکھ۔۔۔۔"اسے بول وہ خود پیچھے ہٹی تھی۔

شہوار نے آگے بڑھ کر اس شخص کو دیکھا تو بے اختیار چونکی تھی۔

بھلا ایسا کب ممکن تھا آپ کا خیالوں میں تخلیق کیا ہوا کردار یوں اچانک سامنے اجائے۔۔

اسکا دل دھڑکنا بھولا تھا سامنے دیکھ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کالے رنگ کے کلف لگے سوٹ میں وہی آنکھیں وہیں مغرور کھڑی ناک چہرے کر بڑھی شیو لمبا قد چوڑے شانے۔۔۔

وہ مبہوت سے انہیں دیکھے گئی تھی دل عجیب سے انداز میں دھڑکا تو اس نے بے اختیار اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا.

"یہ کون ہے شیزا۔۔۔؟اس نے پیچھے مڑ کر شیزا سے سوال کیا تھا مگر جھٹکا تب لگا جب اسے غائب پایا۔

"یہ مجھے یہاں اکیلے چھوڑ کر خود کہاں چلے گئی۔۔"ادھر ادھر دیکھتے اسکی نظر اچانک ہی اپنی طرف آتے شاہنواز پر پڑی تھی۔

اپنا حلیہ یاد کر وہ تیزی سے وہاں سے نکلی تھی کہ اچانک اسکا پاؤں زمین پر پڑے تار میں اٹکا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ زمین پر گر اپنا منہ توڑتی کسی نے اسکا ہاتھ تھام اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

"اماں میری بات سنیں۔۔۔"وہ اس وقت سب کے ساتھ باتوں میں مصروف تھیں جب اچانک ہی وسیم صاحب نے انہیں بلایا تھا۔

اپنے بیٹے کے چہرے پر رقم پریشانی دیکھ وہ سب سے معذرت کرتیں اٹھ کر باہر آئی تھیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کیا ہو گیا ہے وسیم سب خیریت ہے؟"

"امی لالو چاچا کو فون آیا تھا شمع باجی گھر آگئی ہیں شہوار کو لینے۔۔" ان کی بات پر وہ خود بھی پریشان ہوئی تھیں۔

"وہ کیوں ایسا کر رہی ہے وسیم ہم یہاں ہے اور میں اپنی شہوار کو ایسے اس نے حوالے نہیں کرونگی۔۔"

وہ اچھے سے جانتی تھی اس جلد بازی کا مقصد اپنے سسرال میں اپنا مقام مضبوط کرنے کے لئے وہ شہوار کو سیڑھی بنا رہی تھیں کیا وہ جانتی نہیں تھیں اس خاندان کو جانتے بوجھتے وہ اپنی شہوار کو جہنم میں نہیں جھونک سکتی تھیں۔

"امی شہوار کو میں کبھی ان کے ساتھ نہیں جانے دوں گا وہ میرے بھائی کی امانت ہے میرے پاس۔۔" وسیم صاحب نے دوٹوک انداز میں انہیں اپنا فیصلہ بتایا تھا تاکہ وہ شمع کی باتوں کا اچھے سے جواب دے سکیں۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"مجھے سوچنے سے وسیم کچھ فلحال اس باپ کا ذکر کسی سے نا کرنا۔۔" انہیں واپس بھیج وہ پریشان سی پاکیزہ بیگم کے کمرے میں آکر بیٹھی تھیں۔

یہ سوچ ہی پریشان کرنے والی تھی کہ شمع اسے لینے آگئی ہے تو ضرور شہوار یہ سب جان کر بھڑک جائے گی اور اگر ایسا ہوا تو جو اس کے دل میں اپنی ماں کو لے کر تھوڑی بہت محبت ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی۔۔

وہ انہیں سوچوں میں گم تھیں جب انکا موبائل بجا تھا۔

اپنی سوچوں میں گم انہوں نے کال پیس کر کے کان سے لگائی تھی یہ جانے بغیر کے آنے والی کال ان کی پریشانیوں میں مزید اضافہ کرے گی.

"ہیلو اماں آپ لوگ ایسے کیسے کر سکتے ہیں میں نے وسیم کو کہا تھا میں آؤنگی تو وہ میری بیٹی کو یہاں سے لے گیا.." شمع کی غصیلی آواز ان کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔

"شمع۔۔" انہوں نے کچھ کہنا چاہا تھا مگر وہ بیچ میں ہی ان کی بات کاٹ گئی۔۔

"کیا شمع اماں کیا شمع؟ اپنی بیٹی آپ لوگوں کو دی تھی اسکا مطلب یہ نہیں تھا کہ میں نے اسکے سارے اختیارات آپ سب کو دے دیئے میں آرہی ہوں صبح کراچی اپنی بچی کو ہمیشہ کے لئے اپنے پاس لے جانے کے لئے۔۔"

"تم ایسا کچھ نہیں کروں گی وہ میرے سلیم کی نشانی ہے شمع اسکی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ میں تمہیں یوں نہیں کرنے دے سکتی کیوں تم جانتے بوجھتے اسے جہنم میں پھینکنا چاہ رہی ہو۔" وہ چیخ اٹھی تھیں شمع کی بات کر۔

"اماں بس کر دیں جہنم میں پھینکوں یا جنت میں یہ میرا فیصلہ ہے میری ساری زندگی کی خوشیاں جڑی ہیں اور رہی بات اسے جہنم میں پھینکنے کی تو ہر لڑکی کو برداشت کرنا پڑتا ہے مگر وقت کے ساتھ ساتھ سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔۔ میں آرہی ہوں کل اسے لینے پاکیزہ خالہ کا گھر مجھے ویسے بھی پتا ہے۔۔" اپنی بات کہہ کر وہ مزید کچھ کہے فون بند کر گئی تھیں۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

اسکا سر بری تھی کسی چٹان سے ٹکرایا تھا۔۔

"ہائے اللہ۔۔۔"بری طرح دکھتے سر کو تھامتے اس نے سرسا نظریں اٹھا کر سامنے والے کو دیکھنا چاہا تھا مگر شاہنواز جو دیکھ اسنے بے ساختہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپایا تھا۔

"ٹھیک ہو تم؟؟"اسے یوں منہ چھپائے دیکھ انہوں نے سوال کیا مگر وہ نظر انداز کرتے جلدی سے رخ موڑ گئی اپنا یہ آدھے ادھورے میک اپ والا چہرہ انہیں دیکھا کر وہ شرمندہ تو ہر گز نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔

"منہ پر لگی ہے کیا تمہارے لڑکی؟؟"اس کو منہ چھپا کر بھاگتے دیکھ انہوں نے پھر اسے سوال کیا تھا۔۔

"جج۔۔۔جی۔ٹھیک ہوں۔۔"جواب دے کر وہ پوری اسپیڈ سے وہاں سے بھاگی تھی مگر برا ہو اقسمت کا کہ سامنے رکھے اسٹول میں اپنا پیر مار بیٹھی خفت سے اسکا برا حال ہوا تھا۔۔۔

"ہائے اللہ۔۔"

"تم ٹھیک ہو۔۔؟"

"وہیں رہیں پلیز وہیں رہیں۔۔"ان کے بڑھتے قدموں کی آواز پر اس نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں وہیں رکنے کا کہا تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اپنی چپل چھوڑتے اس نے الٹی سیدھی چپل جلدی سے پیروں میں ڈالی تھی اور پوری اسپیڈ سے گرتے پڑتے وہ واجب سے رفو چکر ہوئی تھی۔

شاہنواز سے حیرت سے اس عجیب و غریب مخلوق کو دیکھا تھا جو الٹی سیدھی چپل پہن کر ان کے سامنے سے بھاگی تھی۔۔

"یہ کون سا نمونہ ہے؟"خود سے بولتے وہ سر جھٹک کر آگے بڑھے تھے جبکہ وہ بیچاری۔۔

کمرے سے آتے اس نے جلدی سے دروازہ بند کیا تھا۔۔

"اللہ پوچھے شیز اجیسا شر مندہ کروایا ہے مجھے۔۔"اپنا چہرہ آئینے میں دیکھ اسکا دل جل کر خاک ہوا تھا۔

اس نے جلدی جلدی سے ہاتھ چلاتے اپنا میک اپ مکمل کیا تھا اور جیولری پہن کر ابھی وہ سینڈل پہن ہی رہی تھی جب شیز اایک بار پھر اسکے پاس آئی تھی اور حفظ ماتقدم کے طور پر وہ ساتھ میں افسانہ اور ربعیہ کو بھی لائی تھی۔

شہوار نے گھور کر اسے دیکھا تو وہ میسنی معصومانہ چہرہ بنا کر کانوں کو ہاتھ لگا گئی.

"کیا ہے بھئی شہوار تیار ہو کر تو تم مزید حسین ہو گئی ہو۔" اسے دیکھ ربعیہ سے رہا نہیں گیا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ اس وقت گولڈن گھٹنوں تک آتی فراک پہنے ہوئے تھے جس کا دوپٹہ لال رنگ کا تھا کانوں میں جھمکی پہنے اس نے ہاتھوں میں لال ہی چوڑیاں پہنی تھیں۔

کھولے بالوں کو اسنے آگے سے ٹوسٹ دے کر سیٹ کیا ہوا تھا۔

"شکریہ شکریہ۔" اپنی تعریف وصولتے وہ کھکھلا کر ہنسی تھی۔

"چلو اب بھائی جی رسم شروع ہونے والی ہے سب باہر ہیں۔" افسانہ کے بولنے پر وہ جلدی سے سامان سمیٹتے ان کے ساتھ ہی باہر آئی تھی۔۔

خود پر اٹھتی نظروں سے وہ ناواقف ہر گز نہیں تھی۔

"چچی دادی کہاں ہیں؟" فوزیہ کے پاس آتے اس نے پوچھا جو نا جانے کن سوچوں میں گم تھی اسکی آواز پر چونکی تھیں۔

"اندر ہیں بیٹا۔۔"

"چچی کچھ ہوا ہے؟" ان کا بجھا لہجہ دیکھ اسے کچھ عجیب سا لگا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"نہیں کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے تم جاؤ دیکھو بچیاں بلا رہی ہیں۔۔" اسے جانے کا بول انہوں نے اپنا سارا دھیان سامنے لگایا تھا جہاں اب دولہن والے ساتھ لایا سامان لگا رہے تھے مگر جب دل کی خوش نا ہو تو کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔

انہوں نے دعا کی تھی کہ کچھ بھی ایسا ناجوان کی زندگیوں میں تکلیف لائے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"کلثوم رونا بند کر مجھے بتا کیا ہوا ہے؟؟" پاکیزہ بیگم انہیں بلانے کمرے میں آئی تھیں مگر انہیں یوں روتا دیکھ وہ پریشان ہوئی تھیں۔

"کچھ نہیں ہوا بس سر میں درد ہے۔۔" آنسو صاف کرتے انہوں نے جھوٹ بولا تھا مگر سامنے ان کی بہن جیسی دوست تھے جو فوراً سے انکا جھوٹ پکڑ گئی تھیں۔

"مجھ سے بھی اب جھوٹ بولے گی تو؟ مجھے بتا ایسا کیا ہوا ہے جو تو یوں رو رہی ہے ضرور کوئی بات ہے کیونکہ میں نے نوٹ کیا ہے تو جب سے آئی ہے پریشان ہے۔۔ء" ان پر غصہ ہوتے انہوں نے ایک بار پھر اپنا سوال دھرایا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"دیکھ کلثوم جو بھی ہے بتا مجھے ایسے تو طبعیت خراب ہو جائے گی تیری۔۔۔میں وسیم کو بلاتی ہوں۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھیں تو کلثوم بی نے فوراً سے ان کا ہاتھ تھاما تھا۔

"وسیم کو مت بلانا پاکی ورنہ وہ غصے میں نا جانے کیا کر جائے گا۔۔"وہ خوفزدہ ہو گئی تھیں آنے والے وقت کا سوچ کر۔

"اچھا نہیں بلاتی مگر تو مجھے تو بتا ہوا کیا ہے؟بات کیا ہے آخر؟؟"

ان کے بہت اصرار کرنے کر آخر انہوں نے سب کچھ پاکیزہ بیگم کے گوش گزار کیا تھا جسے سن کر انہیں بھی جھٹکا لگا تھا۔

"یہ کیا ہو گیا ہے شمع کو؟ایسے کیوں بچوں جیسی حرکت کر رہی ہے..؟" انہیں شاکڈ لگا تھا۔

"مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا وہ صبح آکر شہوار کو لے جائے گی اور میری بچی میں جانتی ہوں اسے وہ نہیں عادی ان سب کی میں کیسے روکوں گی اسے وہ ماں ہے اختیار رکھتی ہے نہیں بھیجا تو دنیا میری پوتی پر انگلی اٹھائے گی کہ ماں کو چھوڑ دیا سب کو ایک ہی نظر سے دیکھا جائے گا۔"

"اچھا پریشان نہیں ہو ہم سوچتے ہیں کچھ ایسے نہیں جانے دینگے شہوار کو بس اپنے آپ کو سنبھال مہمانوں کے جانے کے بعد بات کرتی ہوں سب سے ضرور کوئی نا کوئی حل ہو گا۔۔"

"حل ہے مگر۔۔"ان کی بات پر وہ جواب دیتی ایک لمحے کو چپ ہوئی تھیں۔

"کیسا حل؟؟" انہوں نے کلثوم بی کو دیکھا جو سر جھکائے آنسو صاف کر رہی تھیں۔

"شہوار کی شادی۔۔ایک بار اسکا نکاح ہو جائے تو شمع اسکی شادی کہیں اور نہیں کر سکے گی مگر اتنی جلدی میں کیسے اپنی بچی کو کہیں بھی بیاہ دوں اسکی خوشیوں کا نہیں سوچا تھا تو اسکے باپ کو کیا منہ دیکھاؤ گی میں؟"

ان کی بات پر وہ سوچ میں پڑی تھیں دل کیا ابھی کہہ دیں کہ مجھے شہوار کو سونپ دو مگر اپنے بیٹے کو وہ اچھی طرح سے جانتی تھیں جبھی وہ کچھ کہہ ہی نہیں سکیں۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا ہر چیز ٹھیک ہو جائے گی بس پریشان نا ہوا بھی باہر چل ورنہ سب پریشان ہونگے۔۔"انہیں حوصلہ دیتے انہوں نے کلثوم بی کا ہاتھ تھام کر اٹھایا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ سر کو جنبش دیتے چہرے پر بشاشت سجائے ان کی ہمراہی میں باہر آئی تھیں اور توقع کے عین مطابق شہوار سب سے پہلی تھی جو ان کے پاس آئی تھی۔۔

پاکیزہ بیگم نے ایک نظر اس معصوم سی پری کو دیکھا تھا دل میں اٹھی خواہش کو دبائے وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھ آگے بڑھی تھیں۔۔

"کیوں سر درد ہو رہا ہے آپ کے؟ کوئی پریشانی ہے دادی؟؟" ان کا ہاتھ تھام وہ ان کے پاس ہی بیٹھ گئی تو انہوں نے مسکرا کر اپنے دل کو دیکھا تھا۔

وہ جان تھیں ان کی وہ اسے اپنے بیٹے کے حصے کا پیار بھی کرتی تھیں۔

"میں ٹھیک ہو پاگل سفر کی وجہ سے تھکن ہو گئی ہے تھوڑی نیند لی ہے تو اب ٹھیک ہوں تو جا مزے کر ورنہ پھر کہے گی دادی تم نے سب خراب کر دیا۔۔" ان کے یوں شکایتی انداز پر وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔

"بات تو ویسے ٹھیک ہی ہے خیر میں جا رہی اگر طبعیت وغیرہ خراب ہو تو فوراً سے مجھے بلا لینا۔۔" انکا دوپٹہ ٹھیک کرتے وہ انہیں ہدایت دیتی وہاں سے گئی تو ان کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

پھولوں کا تھام تھامے وہ پاگلوں کی طرح کھڑی تھی ربعیہ اپنا میک اپ ٹھیک کرنے اندر گئی تھی اور اب وہ باہر کھڑے اسکا انتظار کر رہی تھی اسے تو شیز اپر غصہ آرہا تھا کیسے ہواؤں میں اڑتی پھر رہی تھی۔۔

تبھی اسے سامنے سے شاہنواز آتے دیکھائی دیئے تھے۔۔انہیں دیکھ اسکا دل بے ہنگم طریقے سے دھڑکا تھا۔

"بات سنیں۔۔"ان کے یوں نظر انداز کر کے پاس سے گزرنے پر اس نے بے اختیار انہیں پکارا تھا۔ اسکی پکار پر وہ حیرت سے مڑے تھے اور ایک آئی برو آچکا کر اسے دیکھا تھا جیسے کہنا چاہ رہے ہوں اتنی ہمت کے مجھے پکارا۔۔۔

ان کے چہرے کے اتنے سیریس تاثرات دیکھ اس کے ماتھے پر بل آئے تھے۔

"ایسے کیا گھور کر دیکھ رہے ہیں اور یہ آئی برو کیوں اچکائی ہوئی؟ کوئی فضول بات کی ہے کیا آپ سے صرف پکارا ہی ہے"

سڑا سا منہ بناتے انہیں دیکھ وہ تیزی سے بولی تھی

"یہ تم مجھ سے کہہ رہی ہو؟" انہوں نے حیرت سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا تھا جس کی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی۔

"نہیں نہیں میں تو آپ کے بھوت سے کہہ رہی ہوں۔۔ یہاں آپ کے علاوہ کوئی ہے کیا؟"

چھوٹی سی ناک سکیڑ اس نے کہا تو ان نے ماتھے پر بل آئے تھے.

"زیادہ ایٹیٹوڈ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے یہ پھولوں کا تھال تھامیں کب سے لیکر کھڑی ہوئی ہوں کسی کو مجھ پر رحم ہی نہیں آرہا ہے۔۔" ان کو تو تھال تھماتے اسنے اپنے ہاتھوں کو ریلکس کیا تھا۔

شاہنواز نے حیرت سے اسے پھر اپنے ہاتھوں میں موجود اس تھال کو دیکھا تھا۔

"ایسے کیا لک دے رہے ہیں؟ جائیں آپ کے بھتیجے کی منگنی ہے کام کریں کام۔۔ یہ پھول باہر رکھیں کب سے یونہی فارغ گھوم رہے ہیں۔" ناک چڑھا کر کہتے وہ بال جھٹکتی وہاں سے غائب ہوئی تھی۔

"شہوار کی بچی مجھے وہاں اکیلی چھوڑ کر خود جہاں آگئیں۔" اسکے سر کر پہنچ ربعیہ نے اسکے ہاتھ پر مارا تو اس نے منہ پھلایا تھا۔

"پانچ منٹ بول کر سو گھنٹے لگاؤ گی تو یہی ہو گا بیٹا جی۔" اترا کر کہتے اسنے اسٹیج پر دیکھا تو اسے کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔

"یہ اسٹیج پر کیا ہو رہا ہے؟" اس سے پہلے وہ کچھ بولتی ربعیہ اسے بول اسٹیج کی طرف بڑھی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"پاکیزہ بیٹے کو چھوڑ پوتے کی منگنی خیریت تو ہے ناسب؟" مہمانوں کے ساتھ آئی کوئی خاتون تھیں جنہیں بہت چبھ رہی تھی یہ بات تبھی اچانک ہی سب کی موجودگی میں انہوں نے یہ سوال کیا تھا۔

"کیا فرق پڑتا ہے آنٹی پہلے پوتے کی ہو یا بیٹے کی۔" سجاد صاحب نے مسکرا کر کہا مگر اس عورت کے ماتھے پر بل آئے تھے۔

"ارے ایسے کیسے آج کل تو ہر چیز کو مذاق سمجھ کر رکھا ہوا ہے پہلے خاندان میں بڑوں کی شادیاں ہوتی تھیں پھر چھوٹوں کی یہاں تو رواج ہی بدل گیا ہے۔۔"

"خالہ کیا باتیں لیکر بیٹھ گئی ہیں آپ۔۔" دولہن کی ماں نے بیچارگی سے اپنی خالہ ساس کو دیکھا تھا جو اچانک ہی رنگ میں بھنگ ڈالنے بیٹھ گئی تھیں۔

"ارے چپ کر تو کوئی ڈھنگ ہی نہیں ارے میں نے تو سنا ہے کہ اس کے بیٹے کو لڑکی چھوڑ گئی تھی کوئی عیب ہو گا بیٹے میں جبھی تو یہ سب ہوا۔۔" وہ اپنی حد پار کر گئیں تھیں دروازے کے پاس کھڑے شاہنواز کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔

"اچھا آپ کو بہت پتا ہے وہ لڑکی آپ کے پاس آئی تھی کیا آنٹی؟؟" سناٹے کو چیرتی اسکی آواز نے سب کو اسکی جانب متوجہ کیا تھا جو ماتھے پر بل ڈالے ان کے سامنے آکر رکی تھی۔۔

"آپ کو اس لڑکی نے آکر بتایا تھا کہ یہ مسئلہ ہے؟؟" وہ ان سے سوال کر رہی تھی کلثوم بی نے گھبرا کر فوزیہ کو دیکھا تھا۔

"اے تو کون ہے لڑکی جو بیچ میں بول رہی ہے.." ان خاتون نے حقارت سے اسے دیکھا تھا۔

"میں جو بھی ہوں کم از کم آپ کی طرح نہیں ہوں جو خود کو سب سے اعلیٰ اور ارفع خاندانی اور نسلی سمجھتے ہیں معذرت کے ساتھ۔۔۔ مگر یقین مانئے آپ بڑی ہیں مجھ سے مگر آپ کی سوچ۔۔۔ افسوس ہے مجھے اس پر۔۔"

"چپ کروائیں اسے دادی۔۔" شیزا نے گھبرا کر کلثوم بی کا ہاتھ تھاما تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"بولنے دے اسے حق پر ہے تو روکوں گی نہیں۔" اطمینان سے کہتے وہ کرسی پر بیٹھی تھیں۔

"دیکھو زرا کیسے زبان چلا رہی ہے اس خاندان میں کر رہے ہو میری پوتی کی منگنی ارے گندے لوگ ہیں پہلا بیٹا کنوارا بیٹھا ہے نا جانے کون سا عیب ہے اس میں کہ ابھی تک شادی نہیں کی اس نے اور تجھے یہی خاندان ملا شائستہ۔۔؟" اپنی دال نا گلتے دیکھ وہ بھڑک اٹھیں تھی تو دماغ پھر اسکا بھی گھوما تھا۔

"بس کر دیں زرا خیال کر لیں بولتے ہوئے منگنی ٹوٹنا شادی نا کرنا عیب بنا کر رکھ دیا ہے آپ جیسے لوگوں نے۔۔ منگنی ٹوٹ گئی تو کیا؟ اب ساری زندگی اسی چیز کو لے کر بیٹھے رہیں گے نہیں کی شادی تو نہیں کی ان کی مرضی آپ کون ہیں؟ نعوذ باللہ خدا ہیں آپ جو سب پتا ہے کہ کوئی مسئلہ ہو گا یہ ہو گا وہ ہو گا.... مسئلہ ان میں نہیں آپ کی سوچ میں بہت معذرت کے ساتھ۔ کسی پر کیچڑ نا اچھالیں اور اس عمر میں جب اللہ اللہ کرنا چاہیے آپ کو آپ دوسروں کی کردار کشی کر رہی ہیں؟ زرا آپ کو خیال نہیں کہ آپ کے الفاظ کیسے لوگوں کے دل چھلنی کریں گے کسی کی دل آزاری ہو گی یوں کیسے آپ بول سکتی ہیں آپ کو خدا کا خوف نہیں ہے۔۔۔" اسکا دماغ کھول اٹھا تھا ان کی باتوں پر ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میرا باپ مر گیا ہے میری ماں نے دوسری شادی کی ہے تو لگا دیں اب فتویٰ کے میرے رشتے نہیں آسکتے کیونکہ میری ماں دوسری شادی کر چکی ہے دوسری شادی اس کے لئے گناہ قرار دے دیں یہی تو کرنا آتا ہے آپ لوگوں کو۔۔۔۔۔

بنا سچ جانے بنا حقیقت سے واقفیت رکھے آپ کا جو دل کرتا ہیں بولتے ہیں آپ کو اس عمر میں بھی زرا خیال نہیں کہ اس ماں پر کیا گزرے گی آپ کے لفظوں سے؟؟"

سناٹے میں اسکی آواز گونج رہی تھی۔۔اس نے لفظوں نے سامنے والے کو شرمندہ کر کے رکھ دیا تھا..

"کب سے سن رہی ہوں شاہنواز کی شادی شاہنواز کی شادی۔۔۔ارے ان کی زندگی انکا مسئلہ نہیں کرنی شادی تو نہیں کرنی آپ کا کھا رہے ہیں آپ کو تنگ کر رہے ہیں میں کب سے سوچ رہی ہوں شادی نا کرنے پر سب کو کیا تکلیف ہے کونسا ان کی زندگی رک رہی ہے ارے جینے دیں جو جیسے جینا چاہتا ہے اپنی ٹانگ اور ناک اتنی نا گھسائیں کہ بیچ میں اٹک کر ٹوٹ ہی جائے۔۔"حاضرین پر نظر ڈال اس نے غصے سے کرسی کو پیچھے دھکیلا تھا۔

جب سے وہ تیار ہوتی باہر آئی تھی ایک ہی بات اسکے کانوں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔

"دادی آپ۔۔"اس نے مڑ کر پاکیزہ کو دیکھا تھا مگر انہیں سر تھامے دیکھ وہ ایک گھبرائی تھی۔

"دادی۔۔"وہ چلاتے اس سے پہلے ان کے پاس پہنچتی وہ لہرا کر زمیں بوس ہوئی تھیں۔۔

"دادی۔۔"ان کے گرتے ہی وقاص نے بھاگ کر انہیں تھاما تھا۔۔

"امی۔۔کیا ہوا امی آنکھیں کھولیں خدا کا واسطہ ہے۔۔۔"ان کا سر گود میں رکھے سجاد صاحب بوکھلائے تھے۔

"ممم۔۔۔میں پانی لاتی ہوں۔۔"افسانہ جلدی سے اندر بھاگی تھی ان کے لئے پانی لینے۔۔

"چلیں جائیں آپ سب کوئی منگنی نہیں ہو رہی ہے۔۔"امی ماں کی حالت دیکھ فرحان صاحب کا بس نہیں چل رہا تھا کیا کر جائیں۔۔

"بھائی انہیں اندر لیکر چلیں۔۔"اپنی ماں کی حالت پر پیشیمان کھڑے شاہنواز سے کہتے ساتھ انہیں سہارا دے کر اٹھایا تھا اور اندر کی طرف بڑھے تھے۔

ان کے اندر جاتے ہی باہر سے آئے مہمانوں نے بھی رخصت لی تھی۔

لڑکی کی ماں پریشان سی آنکھوں میں آنسو لئے رخصت ہوئی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

صحیح کہا جاتا ہے یہ جو زبان ہے نا یہ تلوار سے بھی تیز دھار رکھتی تھی کمان سے نکلا تیر تو شاید واپس آجائے مگر زبان سے نکلے لفظ کبھی واپس نہیں آسکتے۔۔۔

وہ سیدھا دل اور دماغ پر پیوست ہو جاتے ہیں اور پھر انہیں لہولہان کر دیتے ہیں کہ وہ لفظ یاد کر تا عمر وہ انسان تکلیف میں مبتلا رہتا تھا۔۔

"سوری دادی میں چپ نہیں رہ سکی۔۔"اسکی نظر کرسی پر بیٹھی کلثوم بی پر پڑی تو وہ آکر ان کے قدموں میں بیٹھی تھی۔۔

"ایسا مت بول لاڈو مجھے تجھ پر فخر ہے حق بات کے لئے لڑنا غلط نہیں ہے اور ہی تو نے کچھ غلط بولا جو کیا بلکل ٹھیک کیا ایسے لوگوں کے منہ تب ہی بند ہوتے ہیں جب انہیں آئینہ دیکھایا جاتا ہے۔۔"اس کے سر پر ہاتھ رکھتے انہوں نے اسے پر سکون کرنا چاہا تھا۔

"مگر حنا آنٹی کو تو بہت بڑا لگا ہو گا نا میری وجہ سے ان کے بیٹے کی منگنی ختم ہو گئی۔۔"اسکا دل بجھ سا گیا تھا اچانک ہی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ایسا کچھ نہیں ہے بچے بلکہ اچھا ہی ہوا ابھی سے ان لوگوں کی اصلیت نظر آگئی اپنے دل پر بوجھ مت لو۔۔"باہر آتی حنا نے اسکی بات سنی تو اسکے پاس آتے انہوں نے آہستہ سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

"پاکیزہ کیسی ہے؟"

"ٹھیک ہیں آپ کو ہی بلانے آئی تھی میں امی آپ کو یاد کر رہی ہیں۔۔"

"اچھا اللہ تیرا شکر میں جاتی ہوں۔۔"ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ وہ اندر کی طرف بڑھی تھیں۔

"آجاؤ بیٹا باہر مت بیٹھو۔۔"اسکا ہاتھ تھام وہ اسے اپنے ساتھ لئے اندر آئی تھیں جہاں پاکیزہ بیگم کے کمرے میں سب ان کے ارد گرد جمع تھے جب کے ان کے ایک سرہانے پر شاہنواز تو دوسری طرف کلثوم بی موجود تھیں۔

"کیوں ایسے پڑی ہے پاکیزہ اتنی تو کمزور نہیں تو۔۔"ان کا ہاتھ تھما کلثوم بی نے محبت سے بولتے ان کے بال سنوارے تھے۔

"ٹوٹ گئی ہوں میں کلثوم اپنی اولاد کے آگے ہار گئی ہوں اپنی اولاد کی خوشیاں دیکھے بغیر اس دنیا سے جانے کا غم کھائے جا رہا ہے مجھے۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"امی۔۔۔۔"ان کی بات پر پاس بیٹھے شاہنواز نے تڑپ کر انہیں پکارا تھا۔۔

"بس کر دے شاہنواز اچھا ہے مر جاؤ میں ورنہ تیرا غم مجھے جیتے جی مار رہا ہے۔۔"انہیں بول وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھیں۔

شاہنواز کو اپنا آپ ایک دم بوجھ لگنے لگا تھا۔

"امی خدا کے لئے ایسا مت کہیں مجھے معاف کر دیں میں بھابھی بھائی و قاص سب سے معافی مانگ لوں گا میں قصوروار ہوں نا آپ سب کا مجھے معاف کر دیں مگر اپنی طبعیت خراب مت کریں۔۔"انکے ہاتھ تھامتے انہوں نے لبوں سے لگایا تھا۔۔

"معافی نہیں چاہیے تیری مجھے۔۔"ان کے کہنے پر شاہ نے سر اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا تھا۔

"اچھا آپ جو بولیں گی میں کرونگا بس خود کو یوں بیمار مت کریں۔۔"ان کی حالت سے وہ گھبرا گئے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"شادی کرلے شاہنواز میری ایک آخری خواہش پوری کردے میرے بچے مرنے سے پہلے تیری شادی دیکھنا چاہتی ہوں دم نکلنے سے پہلے تجھے آباد دیکھنا چاہتی ہوں۔"ان کی دل کو دہلانے والی باتوں سے وہ حد سے زیادہ پریشان ہوئے تھے مگر ان کی خواہش۔۔۔۔۔

شاہنواز نے بے بسی سے اپنے بھائیوں کو دیکھا تھا جو دونوں ہی منہ موڑ گئے تھے بہن تو تھی ہی اماں کی سائیڈ۔۔

گہرا سانس بھرتے انہوں نے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا تھا جن کا چند لمحوں میں ہی چہرہ زرد ہو گیا تھا وہ آس بھری نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔

"اچھا ٹھیک ہے کرلو نگا میں شادی بس اب آپ ٹھیک ہو جائیں۔۔۔"وہ ہار گئے تھے آخر۔۔

"تو سچ بول رہا ہے نا نواز۔۔۔"اس بات کو سننے کے لئے ان سب کے کان ترس گئے تھے شاہنواز کا سہارا لے کر بیٹھتے انہوں نے شاہنواز کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا۔۔

"یہ کہیں غلط تو نہیں سنا نا میں نے ؟؟"

وہ خوشی سے بے حال تھیں۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ہاں ٹھیک سنا ہے آپ نے بس اب آپ ٹھیک ہو جائیں پھر کر لو نگا شادی ۔"

"کر لو نگا نہیں ابھی کرنی ہے۔۔۔"

"ہیں۔۔۔۔؟" پاکیزہ بیگم کی بات ہے وہ بری طرح چونکے تھے وہ تو سوچ بیٹھے تھے بعد میں مکر جائیں گے یہ کیا نیا چکر شروع ہو گیا تھا۔۔

"کلثوم تو نے کہا تھا نا تجھے اپنی شہوار کے لئے اچھا رشتہ چاہیے کیا تو مجھے اپنی شہوار دے گی؟؟"

اپنا نام سن وہ جو باہر کی طرف بڑھنے کو تھی اسکے پیر تھمے تھے اس نے جھٹکے سے گردن گھما کر اپنی دادی کو دیکھا تھا۔۔

"امی۔۔۔" شاہنواز کو صدمہ لگا تھا ان کی بات پر جب کہ باقی سب محض تماشائی بنے کھڑے تھے۔۔

"بول کلثوم۔۔۔۔ وسیم فوزیہ تم لوگ بتاؤ منظور ہے یہ رشتہ۔۔

"اماں۔۔" وسیم صاحب نے اپنی ماں کو کندھا ہلایا تھا جو نا جانے کن سوچوں میں گم ہو گئی تھیں۔

"کلثوم تیرا مسئلہ حل ہو جائے گا اور میری خواہش پوری ہو جائے گی"...

وہ انکا ہاتھ تھامے آس سے بولی تھیں۔

کلثوم بی نے ایک نظر اٹھا کر دروازے پر استادہ اپنی پوتی کو دیکھا تھا جس کی نظریں ان پر ہی ٹکی تھیں۔۔

"مجھے منظور ہے یہ رشتہ۔۔۔" بالآخر وہ بول اٹھی تھی جواب سنتے ہی وہ ایک جھٹکے سے کمرے سے باہر نکلی تھی مگر شاہنواز کا یاکے یوں پلٹنے پر بت بنے تھے وہ یہاں سے فرار چاہتے تھے مگر ان کا ہاتھ پاکیزہ بیگم کے ہاتھوں کی مضبوط گرفت میں تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتی نیچے آئی تھی جب سامنے سے آنے والے شخص سے بری طرح اسکا ٹکراؤ ہوا تھا۔۔

"اہہہ۔۔۔۔" تکلیف سے اسکی سسکی نکلی تھی۔۔

"آئی ایم سوری میں نے دیکھا نہیں تھا آپ کو۔۔" پریشان سی آواز پر شیزا نے سر اٹھا کر وقاص کو دیکھا تھا۔

"آئی ایم سوری مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ نیچے آرہی ہیں۔"وہ شرمندہ سا سر جھکائے بولا تو شیزا کو نا جانے کیوں اسکے لئے برا لگا تھا آج جو کچھ بھی ہوا اس میں سب سے زیادہ تکلیف تو اسے ہوئی ہو گی ایک جڑتا رشتہ ٹوٹا تھا۔

"کوئی بات نہیں میرے اتنی ہی لگی۔۔"ہولے سے کہتے اس نے ایک نظر اسے دیکھا تھا جو اس سے نظر ملا کر بھی بات نہیں کر رہا تھا۔

"وقاص۔۔۔"اسے جاتے دیکھ وہ پتا نہیں کیوں اسے پکار بیٹھی تھی۔

"ہ ممم۔۔؟"اپنے نام کی پکار پر اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا۔

"جو ہوا وہ ایسے ہی ہونا تھا کیونکہ آپ کے نصیب میں بہترین لکھا گیا ہے تو آج جو بھی کچھ ہوا اسے دل پر مت لیجئے گا۔۔۔۔

آپ اداس ہونگے تو آپ کے امی بابا کو بھی تکلیف ہو گی بس دل میں یہ سوچ رکھیں کہ اس میں بھی اللہ پاک کی کوئی بہتری ہے پلیز اداس مت ہونا آپ۔۔"اپنی بات مکمل کر وہ رکی نہیں تھی تیزی سے اسکے سائیڈ سے نکلتے وہ وہاں سے غائب ہوئی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وقاص نے حیرت سے اسکی پشت کو دیکھا تھا کتنی آسانی سے وہ اسکے دل کا بوجھ ختم کر گئی تھی اسکے چند لفظوں نے اس کے دل پر پڑا بوجھ ایک ہی جھٹکے میں ہٹا دیا تھا۔۔

ہولے سے مسکراتے وہ اس سمت بڑھا جہاں سے ابھی کچھ دیر پہلے وہ گئی تھی۔۔

"سنیں۔۔۔! شیزا۔۔۔۔؟" اسے سامنے کھڑا دیکھ وہ ایک دم سے اسکے پاس آیا تھا۔۔

"جی۔۔۔؟" اس نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"تھینک یو سو مچ میں آپ کی بات پر عمل کرونگا اور اداس نہیں ہونگا ناہی کسی کو تنگ کرونگا۔۔" دانت لبوں میں دباتے وہ آہستہ سے بولا تو وہ بے ساختہ مسکرائی تھی۔۔

"مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نے میری بات کو سمجھا اور اس پر عمل بھی کرینگے کیونکہ آپ کو پتا ہے ہماری لائف بہت مختصر ہے ہمیں اپنے اگلے پل کا نہیں پتا اگر ہم آج اداس ہو کر سوئے اور اگلے دن خدا ناخواستہ کچھ ہو گیا تو ساری زندگی کا پچھتاوا رہتا ہے اس لئے کہتے ہیں رات سونے سے پہلے سب کو معاف کر کے اور معافی مانگ کر سونا چاہیے۔۔۔"

"جی میں بلکل سمجھ گیا ہوں۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"گڈ۔۔۔ویسے آپ یہاں کیا کر رہے ہیں آپ تو ڈاکٹر کو لینے گئے تھے نا؟؟؟" یاد آنے پر اسنے پوچھا تو ایک دم سر چونکا تھا۔

"اووہاں دراصل دادی ٹھیک ہو گئیں تو میں بلانے نہیں گیا۔۔"

"اووو۔۔۔سہی میں چلتی ہوں اب۔۔"اسکے تاثرات عجیب سے دیکھ اس نے دماغ کے گھوڑے دوڑانے چاہے تھے مگر پھر ناکام ہوتے اسنے وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا تھا۔۔

"کیا ہے یار دادی۔۔۔"ماتھے کو مسلتا وہ ایک دم ہنسا تھا۔۔

اس منگنی کے ٹوٹنے سے اسے زرا بھی فرق نہیں پڑا تھا کیونکہ وہ اتنا تو سمجھدار تھا ہی کہ اس ساری صورتحال کو سمجھ سکے اپنے لئے بہتر اور برے کا فرق کر سکے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"کیا دادی ایسے کیسے تیرا رشتہ اتنے بڑے شخص کے ساتھ کر سکتی ہیں شہوار اور تو کچھ نہیں بولی کہاں تو تو اپنی پسند کے جوڑے کے لئے اتنا لڑتی ہے اور اب شادی کے معاملے میں منہ میں رہی جما لیا؟؟؟"نجم کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔

"زرا دیر اور باہر رہتا تو تیرا تو نکاح ہو چکا ہوتا دادی تو حد ہی کر رہی ہیں میں بات کرتا ہوں ان سے۔۔۔"

"تھم جا نجم پاگل ہو گیا ہے میں نے بولا کہ مجھے اعتراض ہے جو تو ولن بن رہا۔۔" اسکا کالر پکڑا اس نے ایک دم ہی اسے کھینچا تھا..

"ہیں؟؟؟ کیا مطلب تجھے کوئی اعتراض نہیں ہے شہوار؟؟" نجم کو صدمہ لگا تھا اسکی بات پر۔

"ہاں مجھے کوئی اعتراض نہیں کیونکہ مجھے پتا ہے دادی نے یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر لیا ہے وہ مجھے ایسے کی پھینک نہیں سکتی کبھی بھی میں نے ساری زندگی ان کی بات پر بھروسہ کیا ہے ان کا کیا ہر فیصلہ مانا ہے اور مجھے پورا یقین ہے کوئی ایسی بات ضرور ہے جس کی وجہ سے انہوں نے اتنا بڑا قدم اٹھایا ہے تو میں ان سے کوئی سوال جواب نہیں کرونگی۔۔"

"لیکن میں کرونگا میں اپنی بہن کو یوں پھینکنے نہیں دونگا انہیں۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"نجم نجم۔۔۔میں رو رہی ہوں؟میں غصہ ہو رہی ہوں؟نہیں نا کیونکہ مجھے پتا ہے مجھے کیا کرنا ہے مت کرو مزید انہیں پریشان میرے اچھے بھائی ہو نا"؟اسکا ہاتھ تھامے اسنے اس چھوٹے سے بھالو کو سمجھانا چاہا تھا۔

"شہوار۔۔۔"وہ روہانسا ہوا تھا اداس تو وہ بھی تھی مگر جس نے اسکی پرورش کی تھی نا اسکے آنکھ کے اشارے تک کو وہ سمجھتی تھی اور پھر پاکیزہ بیگم کی بے بسی وہ انہیں مزید تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔

"نجم کیا کبھی دادی نے ہماری زندگی کے لئے کوئی غلط فیصلہ لیا ہے جو وہ اب لینگی؟؟"

"نہیں۔۔"

"تو بس پھر انہوں مزید پریشان نا کرو۔۔"

اس کی بات ہے وہ سر جھٹک کر رخ موڑ گیا تو شہوار نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا۔۔

"شہوار گڑیا! وسیم صاحب کی آواز پر نجم نے ایک خفا خفا سی نظر اس پر ڈالی تھی اور وہاں سے نکلتا چلا گیا اس کے جاتے ہی کمرے میں کلثوم بی فوزیہ اور وسیم صاحب داخل ہوئے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"شہوار میں نے تیری زندگی کا فیصلہ تیری مرضی کے خلاف لے لیا اپنی دادی کو سمجھنا بیٹا۔۔" اسکے پاس بیٹھتے انہوں نے پانے کھری زدہ ہاتھوں سے اسکا ہاتھ تھاما تھا جو ہولے ہولے لزر رہا تھا۔۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے دادی میری ماں میرا باپ سب آپ ہو اور مجھے آپ سب پر بھروسہ ہے۔۔" دوسرے ہاتھ سے اپنے چچا کا ہاتھ تھام کر انہیں پاس بیٹھایا تھا۔

"اور اس بات کی فکر چھوڑ دیں کہ میں آپ لوگوں کو غلط سمجھو گی آپ لوگ باتیں چھپاتے ہیں مجھ سے مگر مجھے سب پتا چل جاتا ہے اگر آپ لوگوں کو لگتا ہے وہ آئیں گی اور مجھے لے جائینگی تو یہ ان کی غلط فہمی ہے میں کوئی کھلونا نہیں ہوں اس لئے مجھے اس شادی سے کوئی اعتراض نہیں ہے میں انہیں مظلوم نہیں بننے دونگی"..

اسکی بات پر کلثوم بی نے آگے بڑھ کر اسے بازوؤں میں چھپایا تھا اس ممتا بھری آغوش میں آکر اس نے چپکے سے نم آنکھوں کو صاف کیا تھا۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"نیچے تمہارے نکاح کی تیاری ہو رہی ہے اور تم یہاں چھپے ہوئے ہو نیچے چلو سب انتظار کر رہے ہیں۔۔"انہیں پورے گھر میں ڈھونڈتے فرحان اوپر آئے تو انہیں چھت پر کھڑے پایا تھا۔

"بھائی۔۔۔"اسکے ہر انداز سے بے بسی نمایاں تھی اور ابھی بھی انکے لہجے میں موجود درد فرحان صاحب نفی میں سر ہلاتے ان کے پاس آئے تھے۔

"نکل آؤ ماضی سے شاہنواز۔۔۔خدا کے لئے اب کوئی تماشہ مت کرنا پہلے ہی بھائی بھابھی پریشان ہیں امی کی حالت تمہارے سامنے ہے۔۔"

"بھائی وہ بہت چھوٹی ہے مجھ سے میں کیسے اس سے نکاح کر سکتا ہوں؟؟"انہوں نے ایک نیا اعتراض اٹھایا تھا۔

"عمر کم یا زیادہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا اور ویسے بھی در شہوار کو کوئی اعتراض نہیں ہے پھر بھی اگر تمہیں تسلی کرنی ہے تو اس سے بات کر لو میں بول دیتا ہوں عدینہ کو."ان کی آفر کرانہوں نے لمحے کو سوچا تھا اور پھر اثبات میں سر ہلایا تھا اب یہی ایک واحد حل تھا اس نکاح سے فرار کا۔

اور پھر فرحان اور عدینہ بھابھی نے مل کر ان دونوں کی ملاقات کا انتظام کیا تھا کلثوم بی سے تو وہ اجازت لے ہی چکے تھے۔۔

اسے تعجب نہیں ہوا تھا کہ وہ اس سے ملنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ جانتی تھی وہ اس نکاح کو نا کرنے کے لئے کچھ نا کچھ تو ضرور کرینگے جبھی وہ مطمئن سی بیٹھی تھی جب دروازہ ناک کرتے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔

اس نے اپنا جھکا سر اٹھا کر انہیں دیکھا تھا جو چہرے پر بارہ بجائے ان کے سامنے کھڑے تھے۔

"بیٹھ جائیں آپ کا اپنا ہی گھر ہے۔۔" سامنے پڑے صوفے کی طرف اشارہ کرتے شہوار نے انہیں بیٹھنے کی دعوت دی تھی۔

"میں بیٹھنے نہیں آیا مجھے بات کرنی ہے۔۔۔" انہوں نے بات کا آغاز کیا تھا مگر سامنے موجود اس لڑکی کے تاثرات دیکھتے ان کی بات ان کے لبوں میں ہی دب گئی تھی۔

"افف خدا کے لئے کوئی فلمی ڈائیلاگ مت بولئے گا کہ میں شادی نہیں کرنا چاہتا میں کسی کو پسند کرتا ہوں آپ انکار کر دیں ورنہ میں ظلم کے پہاڑ توڑے دونگا۔۔۔ بھئی ناولز میں یہ ڈائیلاگز پڑھ پڑھ کر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

میرا سر دکھ گیا ہے۔۔"سر پر دوپٹہ جماتے اس نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا اور وہ۔۔۔

وہ تو اسکی زبان کی پھرتی دیکھ رہے تھے۔۔

"میں بہت بڑا ہوں تم سے آخر کیوں کرنا چاہتی ہو یہ شادی۔۔"وہ زچ آ گئے تھے اب اس سب سے۔

"عمروں کے فرق سے کچھ نہیں ہوتا اور آنے والا یہ وقت آپ کو اچھے سے سمجھا دے گا میں نکاح سے انکار نہیں کرونگی کیونکہ اس نکاح سے میرے اپنوں کی خوشی جڑی ہے اگر وہ میرے لئے ہمیشہ سے اچھا کرتے آئے ہیں تو اب یہ میرا وقت ہے ان کو خوشیاں دینے کا۔۔۔آپ خود غرض ہیں مجھے پتا ہے جائیں اور منع کر دیں بھری محفل میں نکاح سے مار دیں اپنی ماں کو دیں آپ دکھ اپنے بھائیوں کو اپنی بہن کو مگر میں انکار نہیں کرونگی۔۔"اپنا فیصلہ سناتی وہ ان کی مزید سنے بغیر ان کے برابر سے نکلتی چلی گئی۔۔

"میں بہت خوش ہوں بچے تم نے اپنی بوڑھی دادی کا مان رکھا۔۔"اسکے سر پر سرخ زرتار کا دوپٹہ اوڑھاتے کلثوم بی نے اسکا ماتھا چوما تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کچھ ہی دیر میں نکاح کی رسم ادا کی جانے والی تھی۔

یہ بھی قسمتوں کے کی کھیل وہ جو کسی اور کی منگنی میں شریک ہونے آئی تھی اسکی تو سوچ میں بھی نہیں ہو گا کہ اسکی قسمت اسے یہاں لیکر آئی ہے اسکا نصیب یہاں جڑا تھا۔

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے اپنی دادی کا ہاتھ تھاما تھا۔

دل کی دھڑکن معمول سے زیادہ بڑھی ہوئی تھی ایک ڈر جو شاہنواز کی جانب سے تھا وہ چاہ کر بھی کسی کو بتا نہیں پا رہی تھی اس نے یہ رسک لیا تھا اس نے اپنے دل کی سنی تھی اور اب آخر کار وہ بند لمحوں میں کسی اور کے نام ہو جائے گی۔

"ماشاءاللہ۔۔۔" کمرے میں داخل ہوتی حنا بھابھی اور فوزیہ بیگم نے اسے دیکھ ایک ساتھ کہا تھا فوزیہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسکا ماتھا چوما تھا۔

"کلثوم خالہ امی شہوار سے کچھ بات کرنا چاہتی ہیں۔۔" حنا بھابھی نے انہیں پاکیزہ بیگم کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلاتے اسے اٹھایا تھا اور باہر کی جانب بڑھی تھیں۔

گھر آئے مہمانوں میں الگ ہی ہلچل مچی ہوئی تھی کیونکہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ شاہنواز کا نکاح ہو جائے گا۔۔

وہ آہستہ سے قدم بڑھاتے حنا بھابھی کی ہمراہی میں پاکیزہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوئی تھی جہاں وہ بستر پر نیم دراز تھیں۔

چوڑیوں کی کھنک پر انہوں نے بند آنکھوں کو کھول سامنے دیکھا تھا۔

سامنے کا منظر انہیں جیسے خواب لگا تھا ان کے سرہانے بیٹھی افسانہ نے انہیں سہارا دے کر بیٹھایا تھا تب انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے پاس بلایا تھا۔۔

"تم لوگ جاؤ تیاری دیکھو مجھے میرے شاہ کی دولہن سے باتیں کرنی ہیں۔۔"

ان کے کہنے پر حنا افسانہ کو اشارہ کرتی خود باہر کی جانب بڑھ گئیں تو اسنے آہستہ سے قدم بڑھاتے ان کا پھیلا ہوا ہاتھ تھاما تھا۔

پاکیزہ بیگم نے اسکا نرم و ملائم ہاتھ تھام اسے اپنے پاس بیٹھایا تھا اور محبت سے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں بھر اسکا ماتھا چوما تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میرے شاہ ہی دولہن بلکل چاند سی ہے" اپنے لئے دولہن لفظ سن اسکا دل زور سے دھڑکا تھا۔

"اپنی اس ماں سے ناراض تو نہیں ہے نا بچے میں نے یوں رشتہ مانگا کیا میں نے تمہارے ساتھ زیادتی تو نہیں کر دی۔۔"

"ہونہہ یہ دیکھو مجھے جو بات سب سے پہلے پوچھنی چاہیے تھی وہ میں سارے فیصلے ہونے کے بات پوچھ رہی ہوں۔۔" اپنی بات پر خود ہی افسوس سے سر ہلاتے انہوں نے اسکے ہاتھوں پر اپنا دباؤ بڑھایا تھا۔

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ آپ نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے؟" آہستہ سے ان سے سوال کرتی وہ انکے جھریوں زدہ ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ گئی تھی۔

"میرے بچے۔۔" انہوں نے کچھ کہنا چاہا تھا مگر وہ ایک دم سے ان کے ہاتھ پر دباؤ بڑھاتے انہیں روک گئی.

"اونہوں ایک طرف اپنا بچہ بول رہی اور پھر ایسی باتیں کر رہی ہیں آپ لوگوں کا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر اور یہ میری ماں کا میرے لئے فیصلہ ہے اور میں جانتی ہوں وہ کبھی میرے لئے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کرینگی جو میرے لئے غلط ہو۔۔ اور رہی زیادتی کی بات تو ایسا کہنا بھی غلط ہے میری دادی کہتی ہیں اللہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

پاک نے پہلے ہی ہمارے لئے چیزیں رکھی ہوئی ہوتی ہیں اور وہ صحیح وقت آنے پر ہمیں ملتی ہیں اور مجھے اب لگتا ہے کہ شاید یہ سب اسی وقت پر ہونا تھا تو آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔"

انہوں نے حیرت سے اس چھوٹی سی گڑیا کو دیکھا تھا جو بظاہر اتنی لاپرواہ لگتی تھی مگر آج انہیں وہ اپنی عمر سے بڑی لگی تھی جسے پتا تھا کہ اسکا ایک فیصلہ سب کی زندگی بدل سکتا ہے۔

"میں شاہ کے ماضی کے حوالے سے کچھ باتیں بتانا چاہتی ہوں۔۔"

"اونہوں۔۔۔"ان کے کہنے پر اسنے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"آپ مجھے کچھ نہیں بتائیں گی جو بتائیں گے وہ مجھے خود بتائیں گے جب انکا دل کرے گا میں ماضی کی کسی بات کو جان کر ان پر رحم نہیں کھانا چاہتی۔۔۔میں چاہتی ہوں میں ان سے شادی کروں تو اپنے دل کی پوری رضا سے نا کہ ان کے ساتھ زیادتی پر رحم کھا کر۔۔۔انہیں جب مناسب لگے گا وہ مجھے خود بتا دینگے۔۔"اسکے چہرے پر کھلی مسکراہٹ دیکھ ان کے دلوں میں ڈھیروں سکون اتر آیا تھا۔

"چلو اب میں خود اپنے شاہ کی دولہن کو لے کر جاؤ گی۔۔"

خوشی ان کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔

کتنا ہی اچھا جو ہر کوئی دوسرے کے بارے میں سوچنا شروع کر دے زندگی میں سکون سا آجاتا ہے دوسروں کو اپنی وجہ سے خوش دیکھ کر۔۔

ان کی پکار پر افسانہ ربعیہ شیز اتینوں ہی اندر آئی تھیں شیز انے اسکا ہاتھ تھاما تھا جبکہ وہ دونوں پاکیزہ بیگم کو تھامتی آگے بڑھی تھیں۔

"مجھے یقین نہیں آرہا در تیری سچ میں شادی ہو رہی ہے وہ بھی جیسا ہیر و سوچا تھا بلکل ویسے ہی شخص سے۔۔"شیز اپوجقزسی اس کے کان کے پاس بولی تھی۔

آسان لگتا ہے ایسا بولنا مگر یہ کوئی ناول نہیں تھا جہاں سب جلدی جلدی ٹھیک ہونے والا تھا وہ جانتی تھی اسے اس نئے سفر میں بہت صبر سے کام لینا ہو گا۔۔

اس نے ایک نظر سامنے دیوار گیر آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا تھا افسانہ اور عدینہ بھابھی نے اسے بلکل دولہن کی طرح تیار کیا تھا کیا اس کا نصیب بھی اتنا ہی خوبصورت ہو گا کتنی وہ آج کے دن لگ رہی ہے؟اس نے خود سے سوال کیا تھا

مگر جواب فلحال اسکے پاس نہیں تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کن سوچوں میں گم ہو گئی ہو؟؟" اسے سوچوں میں گھیر ا دیکھ شیز انے اسکا بازو ہلایا تو وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔

"ہوں۔۔ نہیں کچھ نہیں۔۔" مسکرا کر سر ہلاتے اسنے آنکھوں میں آئی نمی کو چھپایا تھا اس موقع پر وہ رونا نہیں چاہتی تھی اسے اللہ پر یقین تھا اور اسی یقین کے ساتھ اس نے باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دونوں ہاتھوں کو پشت پر باندھے وہ کھڑکی کے سامنے کھڑے بادلوں کی اوٹ سے جھانکتے اس چاند کو دیکھنے میں مصروف تھے جس کی روشنی ان کے چہرے پر پڑھ رہی تھی۔

آج وہ اس روشن چاند سے بھی خائف تھے بلکہ وہ سب سے خائف تھے یہ چاندنی رات یہ ٹھنڈی ہوا یہ سب ماضی کی یاد دلا رہی تھی۔۔

جب وہ آنگن میں لگے جھولے پر بیٹھ انہیں دن بھر کی روداد سناتی تھی اور وہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسکی سنتے رہتے تھے خود کو ہمیشہ سے اس سے منسوب رکھا تھا اور اب۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

انہیں نے سختی سے آنکھیں میچ کر اپنے اندر کی تلخی کو ختم کرنا چاہا تھا اندر ہی اندر کو زہر گھل رہا تھا وہ اسے ختم کرنا چاہتے تھے۔۔

"شاہ۔۔۔" وہ جو اپنی ہی سوچوں کے بھنور میں الجھے ہوئے تھے سجاد صاحب کی پکار پر ان تلخی بھری سوچوں سے باہر آئے تھے اور زرا سی گردن ترچھی کر کے اپنے بھائی کو دیکھا تھا۔

ان کی حالت سے وہ ناواقف نہیں تھے مگر وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے وہ کچھ کرنا نہیں چاہتے تھے کیونکہ اب سوال ان کے بھائی کی خوشیوں سے زیادہ اسکی عزت کا تھا وہ اب مزید اپنے بھائی پر کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

"بھائی۔۔۔" شاہنواز نے بہت بے بسی سے انہیں پکارا تھا۔

"بھائی کی جان۔۔۔" سجاد صاحب نے آگے بڑھ کر ان کے چوڑے شانوں کو تھاما تھا۔

"میں نہیں کر سکتا بھائی۔۔" اپنے بھائی کا سہارا پاتے ہی وہ التجا کر رہے تھے سجاد صاحب کو ان کی حالت پر رحم بھی آیا مگر یہ وقت رحم کھانے کا نہیں تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"سب ٹھیک ہو جائے گا وقت کے ساتھ اور ابھی کونسا رخصتی ہو رہی ہے صرف نکاح ہو رہا ہے اور اب چلو سارے مہمان منتظر ہیں۔۔"

ان کی پرواہ کئے بغیر سجاد صاحب انہیں لئے باہر آئے تھے انہیں آتا دیکھ سب کی رکی ہوئی سانسیں بحال ہوئی تھیں۔

پاکیزہ بیگم نے آگے بڑھ کر اپنے لخت جگر کا ماتھا چوما تھا کتنی خواہش تھی یہ دن دیکھنے کی اور آج بالآخر وہ دن آ گیا تھا۔

کلثوم بی نے آگے بڑھ کر ان کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

وہ سپاٹ چہرہ لئے سب کے درمیان بیگانے سے بیٹھے تھے جیسے نکاح ان کا نہیں کسی اور کا ہو رہا ہو۔۔

"چلو بچیوں میرے ساتھ اپنے شاہ کی دولہن کو لے کر آئیں۔"

خوش خوش سی پاکیزہ بیگم کی آواز میں آج الگ ہی کھنک تھی جسے شاہنواز نے صاف محسوس کیا تھا انہوں نے سر اٹھا کر اپنی ماں کا جھریوں زدہ چہرہ دیکھا تھا جہاں آج خوشی ہی خوشی تھی ان کے کانوں میں ایک دم ہی شہوار کے جملے گونجے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کیا میں واقعی خود غرض ہوں؟" انہوں نے خود سے سوال کیا تھا

وہ اپنی سوچوں کے بھنور میں گم تھے جب اچانک سے شور کی آواز پر وہ ہوش میں آئے۔

سامنے ہی انہوں نے اپنی ماں کا دمکتا چہرہ دیکھا اور ان کے ہاتھ میں وہ مہندی سے بھرا ہاتھ۔

گھونگھٹ میں چھپا چہرہ مگر ان کے دل میں کوئی احساس جاگ ہی نا سکا۔

ایک وحشت سی تھی جس نے انہیں اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔

دوسری طرف ہر بڑھتا قدم اسکے دل کی دھڑکن کو منتشر کر رہا تھا دل میں یہ بات بھی تھی کہ اسکا ہمسفر اسے پسند نہیں کرتا وہ نہیں جانتی تھی اس سفر کا اختتام اسکی ہار پر ہو گا یا وہ جیت جائے گی مگر اسنے خود سے عہد کیا تھا کہ وہ کوشش ضرور کرے گی کیونکہ نکاح کے بندھن میں اتنی طاقت تو ہوتی ہی ہے۔

اسے لے جا کر شاہنواز کے سائیڈ پر بیٹھایا گیا تھا وہ جو ہمیشہ سے نڈر و بے خوف رہی تھی آج اسکا دل جیسے باہر نکلنے کو تھا اپنی حالت دیکھ اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

نکاح خواں آ گئے تھے سجاڈ صاحب جے کہنے پر نکاح شروع کیا گیا تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

سب خوش تھے بہت مگر دل میں کہیں ڈر بھی تھا۔۔

نکاح شروع ہوا تو سب سے پہلے شہوار کی رضامندی پوچھی گئی۔۔

کلثوم بی نے نم آنکھوں سے اپنی پوتی کو دیکھا تھا۔

اسکا اقرار سن مولوی صاحب نے اب شاہنواز کو مخاطب کیا تھا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے".

مولوی صاحب کے پوچھنے کے باوجود ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تو ان سب کے چہروں پر تفکرات کے سائے لہرائے تھے۔

"کیا آپ یہ نکاح قبول ہے؟" مولوی صاحب نے ایک بار پھر اپنے الفاظ کو دھرایا تھا۔

"شاہنواز آپ صرف مجھ سے ہی شادی کرینگے کیونکہ میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔" ماضی کی بھولی بسری یاد ایک بار پھر ان پر حاوی ہوئی تھی اس سے پہلے وہ انکار کرتے انہوں نے اپنے ہاتھ پر اپنی ماں کا کپکپاتا ہاتھ محسوس کیا تھا۔

بے بسی کے احساس سے ان کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"قبول ہے۔۔"

ان دو لفظوں نے وہاں موجود سب نے چہروں پر خوشیاں بکھیر دی تھیں۔

شہوار کا کب کار کا سانس بحال ہوا تھا

ایجاب و قبول کے بعد دعا ہوئی اور مبارک سلامت کا سلسلہ شروع ہوا۔

پاکیزہ بیگم نم آنکھوں سے ان کے گلے لگی تھیں۔

"مجھے یہ خوشی دینا کا بہت شکریہ بیٹا اللہ تمہیں سدا خوش رکھے۔۔" ان کا ماتھا چومتے انہوں نے پیسے ان دونوں نے سر کروارے تھے۔

بہت بہت مبارک ہو بھی اب کو۔۔۔ مٹھائی سب میں تقسیم کرتے حنا اور عدینہ بھابھی نے سب کو مبارکباد دی تھی۔

خوشیوں بھرے ماحول سے گھبراتے وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور معذرت کرتے باہر نکلتے چلے گئے۔

سب نے حیرت سے انہیں دیکھا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

خوشیوں بھرے ماحول میں ایک دم سے سناٹا چھایا تھا۔

"ارے بھئی ہماری شہوار کی شادی ہے چلو نا گانے لگاؤ۔۔۔"شیز انے جلدی سے آگے بڑھ کر اسپیکر پر گانے لگائے تھے تاکہ ماحول پر چھائی کشیدگی کم ہو۔

شہوار سے زرا سے گردن گھما کر اس راستے کو دیکھا تھا جہاں سے ابھی کچھ دیر پہلے وہ گئے تھے۔

اپنی ناقدری پر وہ کھل کر مسکرائی تھی۔۔

وہ جو اجنبی تھے کبھی۔

آج محرم بنے بیٹھے ہیں،

کہ جن سے راستے تھے جدا جدا

اب منزل وہی بن بیٹھے ہیں۔۔

اسکول کے زمانے میں لکھیں ایک چھوٹی سی یہ سطریں اسے محسوس ہوئی تھیں واقع ایک انسان جو سوچتا ہے وہ ہوتا نہیں اور جس چیز کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا وہی اسکا مقدر بن جاتا ہے۔

اپنی سوچوں کو جھٹکتے اس نے گردن موڑ کر برابر میں سوئی شیز اکو دیکھا تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

بالوں کو سمیٹتے وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور کھڑکی تک آئی تھی۔

چاند آج ستاروں بھرے آسمان پر پوری شان کے ساتھ براجمان تھا۔

کتنا پسند تھا اسے چاندنی رات میں بیٹھ کر دیر تک چاند کو تکتے رہنا کتنا سمجھاتی تھیں کلثوم بی اسے کی یوں لڑکیوں کا رات میں چھت پر جانا ٹھیک نہیں ہے اور وہ ہمیشہ چڑ جاتی تھی۔

بچپن سے اپنی دادی کی چھاؤں میں رہنی والی وہ آج ایک دم سے خود کو پرایا محسوس کر رہی تھی۔

"کیا سوچ رہی ہوں شہوار۔۔" اسکے کندھے پر ٹھوڑی ٹکراتے شیزانے نیند سے بوجھل آواز میں اسے کہا تو وہ ایک دم کر مسکرا دی۔۔

"کچھ نہیں بس یہ سوچ رہی ہوں کہ چاند اتنا خوبصورت ہے مگر اتنا دور کیوں ہے۔۔"

چاند کو دیکھتے اس نے اپنے دل کی بات اسے بتائی تھی۔

"ہمم بات تو سہی ہے مگر اسکا جواب تو میرے پاس بھی نہیں ہے۔۔"

"تمہارے پاس تو کسی بھی سوال کا جواب نہیں ہے میرے اب یہ بتاؤ اٹھ کیوں گئیں۔۔" پردے برابر کرتے وہ واپس سے آکر اپنی جگہ پر بیٹھی تھی۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"تمہیں یوں چڑیلوں کی طرح آدھی رات کو کھڑکی پر کھڑے دیکھا تو ڈر گئی میں۔" وہ بسورتی وہ شہوار کو بے تحاشہ پیاری لگی تھی یا شاید اس نئے رشتے کا اثر تھا جو اسے جذباتی کر رہا تھا

"سوری میں نے تمہاری نیند خراب کر دی۔" محبت سے اسکے بال سنوارتے اس نے کہا تو شیز انے حیرت سے اسے دیکھا تھا..

"کیا کہا؟ کیا کہا؟ شہوار نے سوری کی وہ بھی مجھ سے۔۔۔" اپنی طرف انگلی کرتے اس نے بے یقینی سے اس سے پوچھا تھا۔

"زیادہ اوور ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے چپ کر کے سو جاؤ۔۔" اسکے ہاتھ پر مکا مارتے وہ اپنی جگہ پر آ کر لیٹی تھی اور سائیڈ سے موبائل اٹھاتے اپنا ہینڈ فری نکال کانوں سے لگایا تھا۔

"آدھی رات کو پھر ایف ایم انسان بن جا شہوار۔۔" اسے اسٹیشن سیٹ کرتے دیکھ شیز انے ماتھا پیٹا تھا۔۔۔

"لیٹنے سے پہلے لائٹ بند کر دینا۔۔۔" موبائل کی آواز تیز کرتے اسنے آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا شیز انے سڑا سا منہ بنا کر اسے دیکھا اور واپس سے آ کر اپنی جگہ پر لیٹی تھی۔

"یونہی کہاں تو شادی شادی کرتی رہتی تھی اب ہو گئی ہے تو اتنا سناٹا چھا گیا ہے۔۔" اسکی سنجیدگی پر وہ کڑھ کر کہتی آنکھیں موند گئی تھی۔

شہوار نے زرا سا آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹاتے اسے دیکھا تو مسکرائی تھی۔

"ہر کہانی فیری ٹیل نہیں ہوتی فیری ٹیل بنانے کے لئے بھی خود کو شہزادی بنانا پڑتا مگر ابھی تو فلحال ان کی لائف کی سب سے بڑی ولن میں ہوں جسے وہ مارنے کی خواہش میں ہونگے فلحال۔۔" ان کا پر شدت احتجاج یاد آنے پر وہ شرارت سے مسکرائی تھی پتا نہیں کیوں مگر چند ملاقاتوں میں ان کا یوں منہ بنا کر پھرنا اسے ہر بار ہنسنے پر مجبور کر دیتا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤
❤❤❤

انہوں نے آج تک جو کام نہیں کیا تھا وہ آج کر گئے تھے وہ اس وقت آدھی رات کو چھت پر کھڑے ہے درپے سیگریٹ سلگھا رہے تھے ان کی زندگی بہت سادہ تھی مگر ان انہیں لگ رہا تھا ان کی زندگی سے زیادہ الجھی زندگی کسی کی نہیں ہے۔۔

اپنے اندر کا غبار دھوئے کے مرغولے کی صورت باہر آرہا تھا ان کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں جو انکے اندرونی انتشار کو ظاہر کر رہی تھی۔۔

وہ ماضی کو سوچتے نہیں تھے کیونکہ ایسا کرنے سے ان کی اذیت میں اضافہ ہوتا تھا مگر آج ایک بار پھر وہ اسی اذیت اسی کرب سے گزر رہے تھے سب کو لگتا تھا وہ اوور ریکٹ کر رہے ہیں مگر وہ کسی کو کیا بتاتے کتنا گہرہ زخم ہے جو وہ انہیں لگا کر گئی تھی ان کا دل کرتا تھا وہ اپنی زندگی کو ختم کر لیں مگر اپنی ماں کا چہرہ یاد کر وہ ہر بار اس عمل سے رک جاتے تھے۔

وہ یہ نکاح نہیں کرنا چاہتے تھے کیونکہ اس کے پیچھے ایک بڑی وجہ تھی جسے وہ چاہ کر بھی کسی کو نہیں بتا سکتے تھے مگر کیا فائدہ ہوا اتنے سالوں کی اذیتوں کا جب آخر میں وہ ہمت ہار گئے۔

ہاں وہ ہار گئے تھے اپنی ماں کے آگے وہ ان کی تکلیف کے آگے ہار گئے تھے انہوں نے اپنی ہار تسلیم کر لی تھی اور سب سے زیادہ چڑ جس سے انہیں اس وقت ہو رہی تھی وہ تھی شہوار۔۔

"اچھا نہیں کیا تم نے لڑکی میرے نکاح میں تو آگئی ہو مگر اپنی زندگی میں داخل نہیں ہونے دونگا میں۔۔" سیگریٹ کو مسلتے وہ خود سے بولے تھے۔

فجر کی اذانوں کی آواز آنا شروع ہوئی تو انہیں وقت کا احساس ہوا تھا سیگریٹ کی راکھ وہاں سے ہٹاتے وہ نیچے کی طرف بڑھے تھے مگر سامنے دیکھ ان کے قدم رکے تھے۔

قدم تو وضو کر کے کمرے میں جاتی شہوار کے بھی انہیں رکے تھے مگر اس سب سے زیادہ جس چیز نے اسے چونکایا تھا وہ تھی ان کے ہاتھ میں سیگریٹ۔۔۔

وہ آہستہ سے قدم بڑھاتی ان کے روبرو آئی تھی.

"آپ سیگریٹ پیتے ہیں؟؟"اس کے لہجے میں چھپی حیرانگی سمجھ وہ آہستہ سے مسکرائے تھے۔

"تمہیں نہیں پتا میں سیگریٹ پیتا ہوں؟؟"انہوں نے حیرت سے اس چھوٹی سے لڑکی کو دیکھا تھا۔

"غلط جگہ پھنس گئی ہو میں نے کہا بھی تھا نہیں کرو نکاح مگر تم نے سنی نہیں میں سیگریٹ بھی پیتا ہوں نشہ بھی کرتا ہوں میں سارے غلط کام کرتا ہوں۔۔"اسکی طرف جھکتے وہ قدرے پر اسرار انداز میں بولے تھے۔

اس نے کچھ سوچ کر ان کی طرف دیکھا تھا.

"آپ گانجا پیتے ہیں؟چرس؟؟؟"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کیا؟؟"گنجا؟؟؟؟"

"اونہوں گنجا مطلب ٹکلا میں بول رہی گانجا چرس وہ جو ہتھیلی پر ڈال کر سونگھنے سے نشہ ہوتا ہے۔۔"اپنی ہتھیلی کو انگلی کی مدد سے مسلتے اسنے انہیں ڈیمو کر کے دیکھا تھا۔

"آپ کو نہیں پتا؟؟"ان کے تاثرات دیکھ اس نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی تھی۔

"پرولیول کے نشئی نہیں ہیں آپ خیر کوئی بات نہیں میرے نکاح میں آگئے ہیں نا اب میں آپ ایک دم پرفیکٹ نشئی بنادونگی کوئی ایسا بڑا مسئلہ نہیں۔۔"ان کا کندھا تھپکتے وہ ان کے برابر سے نکلی تھی۔

اور وہ بیچارے منہ کھولے اپنی نئی نویلی دلہن کے منہ سے چرس کا سن کر ہی شاکڈ تھے۔۔

یہ ہوا کیا تھا ان کے ساتھ۔۔؟

"یہ چرس اور گانجا۔۔۔یونہہ چرسن۔۔۔"غصے سے سر جھٹکتے وہ اندر کی طرف بڑھے تھے جب کے دروازے کی اوٹ سے ان کے تاثرات دیکھتی وہ دل کھول کر ہنسی تھی۔

"واہ اللہ تعالیٰ بندہ بھی کیا مزے کا دیا ہے مجھے۔۔" ان کے تاثرات یاد کرتے وہ ایک بار پھر دل کھول کر مسکرائی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"اماں کیوں پریشان ہو رہی ہیں اب تو کچھ بھی ہو جائے شمع اپنی مرضی نہیں کر سکتیں۔۔"ان کے پاس بیٹھتے فوزیہ بیگم نے انہیں کر سکون کرنا چاہا تھا مگر وہ صبح سے یونہی پریشان بیٹھی تھیں۔

"فوزیہ وہ مجھے غلط سمجھے گی میں کیا بولوں گی کل تک جو آسان لگ رہا تھا اب مزید مشکل لگ رہا ہے وہ ہنگامہ کھڑا کر دے گی۔۔

"اماں۔۔۔"ان کی پریشانی وہ اچھے سے سمجھ سکتی تھیں ابھی ابھی تو نیا رشتہ جڑا تھا ایسے میں کوئی تماشہ شہوار کے لئے مشکلات بڑھا سکتا تھا۔۔۔

"فوزیہ میری بچی کے نصیب میں پہلے ہی بہت پریشانیاں تھیں اب اس نئے رشتے کی شروعات پر میں مزید کوئی پریشانی اسکے لئے نہیں چاہتی ہوں گھر مہمانوں سے بھرا ہوا ہے کیسے شمع کو سنبھالوں گی میں؟؟"ایک پریشانی ختم ہوتی نہیں تھی کہ دوسری سر اٹھا لیتی تھی.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

" آپ کو ان سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے وہ میری ماں ہیں تو انہیں سنبھالنا بھی مجھے آتا ہے میں کوئی بچی نہیں یوں دادی اور یوں ہر بات پر کونے میں چھپ کر پریشان ہونا چھوڑ دیں جتنا پریشانیوں سے بھاگے گیں یہ پریشانیاں اتنا ہی آپ کے سامنے سر اٹھا کر آئیں گی ۔

پریشانیوں کا سامنا کرنا سیکھیں ان سے ڈریں نہیں کیونکہ یہ آزمائش ہوتی ہے اسکا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔

" اندر کمرے میں قدم رکھتے اس نے ساری بات سنی تھی جبھی ان کے پاس بیٹھتے اس نے رسان سے انہیں اپنی بات سمجھانی چاہی تھی۔

"اماں دیکھیں زرانکاح نے ہماری شہوار کو کتنا سمجھدار کر دیا ہے اب آپ بھی ٹینشن چھوڑیں اور ریڈی ہو جائیں۔۔"ماحول کو تھوڑا ہلکا پھلکا کرتی وہ شہوار کو اشارہ کرتی باہر شیزا کے پاس گئیں تو شہوار نے انکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا.

"کچھ بولنے کچھ سننے اور کچھ بھی فضول سوچنے کی ضرورت نہیں ہے آپ میری ماں ہیں اور آپ نے میری زندگی کا فیصلہ کیا بات ختم۔۔۔صرف پیدا کرنے سے کوئی ماں نہیں بن جاتا قربانیاں دینی پڑتی ہیں بہت کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے جو آپ نے کیا ہے انہوں نے نہیں آپ کا مجھ پر حق ہے اب مزید

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کوئی ٹینشن نہیں اٹھیں اور چلیں باہر۔" انکا ہاتھ زبردستی تھامے وہ انہیں اپنی جگہ سے اٹھا کر باہر لائی تھی۔۔

اسے دیکھتے ہی پاکیزہ بیگم نے اٹھ کر اسے ساتھ لگایا تھا۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔" پیسے اسکے سر سے وارتے انہوں نے محبت سے اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے۔

"سدا سہاگن رہو میری بچی اللہ خوشیاں دیکھنا نصیب کرے۔۔" اسے اپنے پاس بیٹھاتے وہ مسلسل دعا گو تھیں۔

"وسیم میاں بہت جلدی مچا رہے تم لوگ جانے کی ایک دو دن مزید رکتے تو ہمیں اپنی شہوار کے ساتھ مزید وقت گزارنے کا موقع مل جاتا۔۔"

"ارے اماں پریشان نہیں ہوں بس اگلے مہینے ہی رخصتی کروالیں بس۔" انعم آپا نے کمرے میں داخل ہوتے شاہنواز کے سر پر بم پھوڑا تھا اندر آتے ان کی قدم وہیں دہلیز پر رکے تھے۔

"ہاں بھئی کلثوم ہمیں کچھ نہیں چاہیے بس سب جلدی سے رخصتی کی تاریخ دو میں مزید صبر نہیں کرونگی۔۔"کلثوم بی ان کی بات پر ہولے سے مسکرائی تھیں۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے پاکیزہ ابھی تو اسنے آگے پڑھنا ہے کم از کم چودہ تو پڑھاؤ گی نا اسے۔۔"

"دادی۔۔۔۔"شہوار نے حیرت سے انہیں پکارا وہ جو اس سوچ میں تھی کہ اب پڑھائی سے جان چھوٹی اس نئی مصیبت پر دل جلا کر رہ گئی۔

"ارے بھئی کچھ نہیں ہوتا شادی کے بعد پڑھ لے گی اور ویسے بھی یہاں تو اتنے اچھے اچھے کالج ہیں۔۔"پاکیزہ بیگم نے ان کی بات ہو ہو میں اڑایا تھا اور اپنی شادی کی بات سنتے اس نے وہاں سے کھسکنے میں ہی عافیت جانی تھی ورنہ لوگ کیا کہتے جیسے ڈھیٹوں کی طرح بیٹھی ہوئی۔

یہ لوگ اور ان کی باتیں بھی۔

ابھی اسے کمرے میں آئے بمشکل دس منٹ ہی ہوئے ہونگے کہ باہر سے آتی آوازوں پر اسکے کان کھڑے ہوئے تھے اور یہ آواز وہ کیسے نہیں پہچانتی اسے۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اسکے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئی تھیں کیونکہ باہر سے آتی آوازیں اب مزید بڑھتی جارہی تھیں ضبط سے وہاں بیٹھے اسنے بیڈ شیٹ پر اپنا غصہ نکالا تھا۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

"اماں میں یہ کیا سن رہی ہوں کیسے آپ میری بیٹی کا نکاح اپنی مرضی سے کر سکتی ہیں؟؟"گھر میں داخل ہوتے ہی شمع بیگم نے ان سے سوال جواب کرنے شروع کردیئے تھے نا جانے کہاں سے سن کر آئی تھیں۔۔

"شمع بیٹھ جاؤ بیٹھ کر بات کرو۔۔"لوگوں کی موجودگی کا احساس کرتے کلثوم بی نے انہیں سکون سے بیٹھنے کا کہا تھا مگر وہ شاید سکون سے بات کرنا چاہتی ہی نہیں تھیں۔۔

"بیٹھ کر بات کروں؟؟ آخر بیٹھ کر بات کرنے کو بچا ہی کیا ہے اماں ہاں آپ نے اپنے مفاد کی خاطر میری بچی کو یہاں جھونک دیا مگر میں ایسا نہیں ہونے دونگی میں ابھی اپنی بچی کو یہاں سے لیکر جاؤ گی۔۔۔"

"ایک بار اپنی بیٹی سے پوچھا ہے آپ نے کہ وہ جانا چاہتی ہے یا نہیں آپ کے ساتھ؟؟"اس سے پہلے کوئی جواب دیتا وہ غصے سے ان کے روبرو آئی تھی۔

"آپ نے کبھی جاننا چاہا امی کہ میں کیا چاہتی ہوں بچپن میں جب میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتی تھی تو زمانے کی مجبوریوں نے آپ کو مجھے خود سے دور رکھنے پر مجبور کیا مگر اب جب آپ کو اپنا مقصد نظر آرہا مجھ میں تو آپ مجھے لینے آگئی ہیں میں کھلونا نہیں ہوں امی۔۔۔"

"تم پاگل ہو شہوار کیا بول رہی ہو میں ماں ہوں تمہاری ان لوگوں نے بھڑکایا ہے میرے۔ خلاف تمہیں بیٹا۔۔"اس کا ہاتھ تھامتے وہ جتنی میٹھی بن سکتی تھیں بن رہی تھی۔

"مجھے سچ بولنے پر مجبور مت کریں یہ میرا سسرال ہے امی میری عزت کا خیال کرلیں.."ان کے آگے جوڑتے وہ انہیں ساکت چھوڑ گئی تھی۔

"میرا بچپن سے تماشہ بنتا آیا ہے یہاں میری عزت رکھ لیں میں سر اٹھا کر رہنا چاہتی ہوں سر جھکا کر نہیں میں نے کبھی آپ کی دوسری شادی کو لے کر شرمندگی محسوس نہیں کی کیونکہ یہ آپ کا حق تھا میں نے لوگوں کی باتوں کو ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکالا کیونکہ مجھے پتا ہے میرے اللہ کے

نزدیک یہ گناہ نہیں ہے مگر امی۔۔۔اس طرح کا رویہ رکھ خود کو ظالم اور خود غرض مت ثابت کریں۔۔۔"

"آپ کو پتا ہے نا بچپن سے کیا کچھ سنا ہے میں نے کہ میری ماں کو شادی کی جلدی تھی میاں کے مرتے ہی گھر بسالیا۔امی آپ کی مرضی تھی اس میں کوئی غلط بات نہیں تھی یہ بات میں سمجھتی ہوں مگر اب آپکا رویہ مجھے آپ سے دور کر رہا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ میری زندگی کی نئی شروعات میری ماں کے بغیر ہو ہم گھر جا رہے ہیں آپ چلیں مگر میں آپ کے گھر نہیں آؤ گی ایسے حالات میں تو کبھی بھی نہیں امید ہے آپ میری بات جو سمجھیں گی جیسے میں بچپن سے آپ کو سمجھتی آئی ہوں ۔"

شمع بیگم نے حیرت سے اپنی اس چھوٹی سے بچی کو دیکھا تھا اور آج انہیں بہت بڑی لگی جبکہ پاکیزہ بیگم کو ایک بار پھر اپنے انتخاب پر فخر ہوا تھا۔۔۔

گھر میں قدم رکھتے ہی وہ سیدھا اپنے کمرے میں بند ہوئی تھی۔

گھر کے ماحول میں ایک دم سے تناؤ آگیا تھا وہ لوگ وہاں مزید نہیں رکے تھے اور وہ رکنا بھی نہیں چاہتی تھی اور اب گھر آکر وہ اپنے کمرے میں بند ہوئی تھی۔

"شیز اجاؤ بہن کو دیکھو۔۔"فوزیہ بیگم نے شیز اکو اسکے پیچھے بھیجا تھا۔

"دیکھ لیا انجام اسی دن کے ڈر سے میں نے شمع تمہیں سمجھایا تھا کہ اسے خود سے دور مت کرو۔۔

"اسکا اداس چہرہ کلثوم بی کا خون کھلا اٹھا تھا..

"اماں ابھی کوئی ایسی بات مت کریں وہ پہلے ہی پریشان ہے۔"وسیم صاحب نے کہا اور خود اٹھ کر اسکے کمرے تک آئے تھے جہاں شیز ابیچارہ سامنہ بنائے اسے دروازہ کھولنے کا کہہ رہی تھی۔

وسیم صاحب نے اشارے سے اسے باہر جانے کا کہا تو وہ سر ہلاتی وہاں سے نکلی تھی ۔

"در گڈے اپنے چچا کی بات نہیں سنو گے ؟؟ان کے لئے دروازہ نہیں کھولو گے ؟؟"انہوں نے نرمی سے کہتے دروازہ ناک کیا تھا جو لمحے کے توقف کے بعد کھول دیا گیا تھا۔

دروازہ کھولتے ہی وہ ان کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔

وسیم صاحب نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔

"بس چپ بلکل روتے اچھی نہیں لگتی میری بچی۔۔اس پر تو سب کو رلانا ہی جچتا ہے۔۔"

"آپ جانتے ہیں نہ میں نے بچپن سے سے ہر چیز برداشت کی ہے سب کی بری باتوں کو برداشت کیا بلکہ میں نے مما کی دوسری شادی کو دل سے تسلیم کیا ہے میں نے شفیع انکل کو بے حد عزت دی میں نے انہیں اپنے باپ کا درجہ دیا ہے مگر اب مما کا یوں خود غرض ہو جانا مجھے اچھا نہیں لگ رہا چاچو۔۔"

"تو گڑیا ایسے کمرے میں بند ہونے سے کسی سے بات نا کرنے سے مسئلے کا حل تو نہیں نکلے گا نا"

"مجھے نہیں کرنی ابھی ان سے بات میں شاید ابھی اس چیز کو نہیں قبول کر رہی ہوں میں نے ان کا یہ رویہ نا سوچا تھا نا میں سوچنا چاہتی ہوں ان سے کہیں کہ وہ چلی جائیں کیونکہ چاچو میں اپنے بابا کو بہت پہلے کھو چکی ہوں میں اپنی ماں کو نہیں کھونا چاہتی مجھے کچھ وقت چاہیے تا کہ میں اس بات کو سمجھ سکوں اور اب ان کی جو ضد ہے وہ کبھی پوری نہیں ہو سکتی تو وہ مجھے ضرور ایسا کچھ کہیں گی جو میں برداشت نہیں کر سکوں گی اور میں ان سے بد تمیزی نہیں کرنا چاہتی میں اپنی دادی کی تربیت پر کسی کو انگلی اٹھانے نہیں دے سکتی آپ کی بیٹی آپ کا سر نہیں جھکا سکتی کبھی بھی نہیں مر کر بھی نہیں ایک بنا ماں باپ کی بچی کو آپ لوگوں نے جس طرح پالا ہے ایسا آج کے دور میں کوئی نہیں کرتا ہے میری ماں سے بھی مجھے وہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

محبت و چاہت نہیں ملی جو مجھے ان سے چاہیے تھی انہیں ہمیشہ یہ رہا کہ وہ سب کو نیچا دیکھا سکیں وہ خود غرض ہیں یا نہیں میں یہ بات نہیں کہہ سکتی مگر وہ خود کو اچھا ثابت کرنے کے لئے مجھے۔۔۔"

"شششش" اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتی وسیم صاحب نے اسے ٹوکا تھا۔

اور ان کے ٹوکنے پر وہ ایک دم مسکرا اٹھی۔

"دیکھا آپ نے میرا دل بہت برا ہو رہا ہے ابھی کچھ بھی بول دونگی جو ان کی دل آزاری کا باعث بنے گا تو مجھے معاف کر دیں اور انہیں کہیں کہ فلحال یہاں سے چلی جائیں کچھ وقت بعد شادی ہے میری میں مضطرب اور بے سکون نہیں رہنا چاہتی میں چاہتی ہوں میری ماں میری شادی میں کھلے دل سے شریک ہو۔۔" ان کا ہاتھ تھامے وہ ان سے التجا کر رہی تھی وسیم صاحب نے اسکی بات سمجھ کر سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"پریشان نہیں ہو ٹھیک ہو جائے گا اور اب سوچنے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اگلے مہینے رخصتی ہے تو اچھے سے اپنی تیاری کرنی ہے جو بھی لینا ہو فوراً سے اپنے چاچو سے کہو گی سمجھ آئی۔۔" اس

کے سر پر دست شفقت رکھتے وہ محبت سے اسکا ماتھا چومتے باہر کی جانب بڑھے تو دروازے کے پاس کھڑی شمع بیگم فوراً سے پیچھے ہوئی تھیں۔

ان کی آنکھیں نم تھیں اپنی آنکھیں صاف کرتے وہ فوراً سے باہر کی جانب بڑھی تھیں انکا دل بار بار تکلیف میں مبتلا ہو رہا تھا ایک پچھتاوا تھا جس نے انہیں اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤
❤❤❤

شمع بیگم کے جاتے ہی وہ واپس سے نارمل ہوئی تھی اور اس حوالے سے کلثوم بی اور فوزیہ بیگم نے اسے بہت سمجھایا تھا مگر وہ ایسی تھی جب ضد پر آجاتی تو کسی کی نہیں سنتی تھی۔۔

وسیم صاحب نے کہنے پر ان لوگوں نے یہ ٹاپک ہی بدل لیا تھا اور اب باتیں تھیں تو بس اسکی رخصتی کی۔۔

پاکیزہ بیگم نے جہیز لینے سے صاف انکار کر دیا تھا مگر پھر بھی کپڑے جیولری اور بھی بہت سا سامان تھا جو انہوں نے اس کے جوڑا تھا اور وہ اسے سب دینے کا ارادہ رکھتی تھیں۔

ابھی بھی وہ سب سارا سامان نکالے بیٹھے تھے۔ شیزا کے ہاتھ میں پین پیپر تھا اور وہ سارے سامان کی لسٹ بنا رہی تھی تا کہ جو سامان رہ گیا ہے وہ آ جائے۔

"ویسے شہوار تیرے مزے یار شادی کے بعد پڑھائی سے جان چھوٹی۔" اسکے سامان کو دیکھتے شیزا نے اسے کہا تو اسنے اترا کر اپنے بالوں کو جھٹکا دیا تھا۔

"شکر ہے جان چھوٹی۔۔" دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتے اس نے شکر ادا کیا تھا ۔

"بیٹا تو رک ایک بار پاکیزہ آ جائے پھر میں بات کرتی ہوں تیرے شہر پڑھنے کی۔۔" ان کی بات پر اسکی آنکھیں پھیلی تھیں۔

"خبر دار جو مجھے آگے پڑھنے کا بولا قسم سے میں اس صوفے سے گر کر اپنی ساری ہڈیاں تڑوالوں گی اور نجم کے موٹے پیٹ سے ٹکر مار کر اپنا سر پھوڑ لونگی۔۔" اس نے کمر پر ہاتھ رکھ انہیں دھمکی دی تھی۔

"ارے چل تیرے تو اچھے بھی جائیں گے آگے پڑھ اور کچھ بن کر دیکھا۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کچھ بننے کے لئے پڑھنا ضروری نہیں ہے بھئی درزی، قصائی، لوہار، فروٹ والے، کپڑے والے، گوک گپے والے۔۔۔اب بتاؤ زرا دادی کیا گول گپے بنانے کے لئے وہ آگے پڑھیں ہونگے کیا؟"اس نے آنکھیں پٹپٹاتے ان سے سوال کیا تھا۔

"اور تو اور بیوی ہی تو بننا مجھے اب اس میں کونسی ڈگری لگتی ہے؟"دوپٹے کا پلو دانتوں میں دبائے معصوم بننے کی کوشش میں وہ نجم کو چالاک بلی لگی تھی جہاں اسکا قہقہ بلند ہوا وہیں دادی کی ہوائی چپل نے اسکی کمر پر اچھے سے سیک لگائی تھی کہ وہ بلبلا اٹھی۔۔

"ہائے میرے اللہ مجھ معصوم چھوٹی سی لڑکی کی ریڈھ کی ہڈی میں چھید ہو گیا۔۔"اس کی دہائی پر کلثوم بی چھڑی سمیت اسکی طرف لپکی تھیں۔۔

"پکڑ کر دیکھاؤ تو مانو عمر ہو گئی ہے تمہاری دادی یہ ایتا بھ بچن بننا چھوڑ دو۔۔۔"انہیں زبان چڑاتے وہ فوراً وہاں سے رفو چکر ہوئی تھی۔

"کیسے تڑ تڑ زبان چل رہی ہے سمجھا اسے فوزیہ پاکیزہ کی ساری بہوئیں اتنی سلجھی ہوئی ہیں اور ایک یہ بلا جسے عقل نام کو نہیں ہے۔۔"اپنا سر پکڑتے انہوں نے فوزیہ بیگم کو کہا تو وہ ہنس دی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"شہوار بری بات ہے ایسے نہیں بولتے بیٹا۔۔"

"تو بھئی ان کو بولیں میں نہیں پڑھنے والی۔" وہ منہ بسور کر ان کے پاس بیٹھ کر بولی تو انہوں نے محبت سے اس کے بال سنوارے تھے۔۔

"اچھا بابا نہیں بولتی ویسے بھی دادی کی تھوڑی نا چلے گی وہاں۔۔" ان کے کان میں سرگوشی کرتے اس نے خود کو مطمئن کرنا چاہا تھا۔۔

فوزیہ بیگم نے ہنس کر اسکے سر پر چپت لگائی تھی۔۔

اگلے ہفتے پاکیزہ بیگم نے حنا بھابھی اور انعم اور عدینہ بھابھی کے ساتھ شادی کی تاریخ پکی کرنے آنا تھا۔۔

کلثوم بی کو یہ ٹینشن تھی کہ اتنی جلدی یہ سب کیسے ہو گا مگر وسیم صاحب اور فوزیہ نے انہیں کہا کہ وہ ٹینشن نا لے سب اچھے سے ہو جائے گا اور جس طرح آگے بڑھ چڑھ کر فوزیہ کام کر رہی تھیں بھلا آج کل کہاں کوئی کسی کے لئے کرتا ہے۔۔

پلک جھپکتے ایک ہفتہ گزرا تھا۔

پاکیزہ بیگم کل یہاں آنے والی تھیں تیاریوں میں اضافہ ہوا تھا کیونکہ وہ تاریخ کا سامان بھی ساتھ لانے والی تھیں اور ان کی طرف سے شاہنواز کا سامان بھی جانا تھا۔

سارے کاموں سے فارغ ہوتے اس نے موبائل اٹھایا تاکہ اپنی دوستوں کو شادی کی اطلاع دے سکے۔

صحن کی لائٹس آف کرتے اس نے کیری کی پلیٹ اٹھائی تھی وہ اپنے کمرے میں آئی تھی شیزا اور فوزیہ بیگم تو شاپنگ پر نکلی ہوئی تھیں۔

ابھی وہ کمرے میں داخل ہی ہوئی تھی کہ اسکا موبائل بجنا شروع ہوا تھا انجان نمبر دیکھ اسنے کال کاٹنی چاہی مگر پھر نا جانے کیا سوچ کر اس نے فون کانوں سے لگایا تھا۔

"ہیلو۔۔" مقابل کی آواز وہ لمحوں میں پہچانی تھی دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی تھی۔

"ہیلو۔۔۔"

"مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔" اسکے ہیلو بولتے ہی اسکی سماعتوں میں ان کی بھاری گھمبیر آواز گونجی تو چہرے پر ناگواری لائے اس نے کان سے فون اٹھا کر ایسے گھورا تھا جیسے وہ سامنے ہوں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"جی بولیں سن رہی ہوں۔" بیڈ پر بیٹھتے اس نے کیری کی پلیٹ اپنی گود میں رکھی تھی۔

"دیکھو میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا اور اس نکاح کی کوئی حیثیت نہیں ہے میرے آگے تو تم اس شادی کے لئے منع کر دو۔۔" ان کی بات تحمل سے سنتے اس نے دانت کچکچائے تھے۔

"سوری میں تو نہیں کرونگی کیونکہ مجھے اس شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے جسے ہے وہ اتنی ہمت لائے کہ منع کر دے۔۔" چٹاخ سے جواب دیتے اس نے سر جھٹکا تھا۔

"بہت شوق ہے نا تمہیں شادی کا لیکن ایک بات یاد رکھنا میں چھوڑوں گا نہیں تمہیں نا تم سے محبت کرونگا کبھی تو یہ بات اپنے اس خرافاتی دماغ میں اچھے سے بٹھالو۔۔" اس کی بات پر غصے میں کہتے وہ کھٹاٹ سے فون بند کر گئے تھے۔

"اس بندے کا مسئلہ کیا ہے بڑھاپے کی شادی پر بھی خوش نہیں ہے کھڑوس۔۔" غصے سے بڑبڑاتے اس نے فون پٹخا تھا۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ،

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

کراچی سے مہمان آچکے تھے اور دادی اور چچی کی نصیحتوں کو پلو سے باندھے وہ بے تحاشہ شرافت کا مظاہرہ کر رہی تھی۔

پاکیزہ بیگم اسکے لئے بہت سارا اور بہت خوبصورت سامان لائی تھیں جسے اس نے دل سے سراہا تھا۔

شام کو دعوت کا اہتمام تھا شیز انے اسے پاکیزہ بیگم کے لائے ہوئے سوٹ میں سے ایک سوٹ دیا تھا اور پھر ہلکا سا تیار کیا تھا تاکہ رسم ادا کی جاسکے۔۔

خوشیوں بھرے ماحول میں رسم ادا کی گئی اور پھر شادی کی تاریخ رکھی گئی ایسے میں یہ سوچ کہ اب اس گھر میں وہ محض چند ہفتوں کی مہمان ہے اسکی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

کلثوم بیگم کے گلے لگ وہ ایسے روئی تھی جیسے اسکی رخصتی آج ہی ہو۔۔

"بس کر دے شہوار سیلاب آجائے گا.." نجم نے اسکو سوں سوں کرتے دیکھ اسکا مذاق اڑایا تھا۔

"چھوٹی دادی اسکے یوں رونے پر نہیں جائیں ابھی شروع شروع میں آپ کو یہ شریف لگ رہی پھر اسکی حرکتوں سے آپ بولیں گی کیا بلا گلے پڑ گئی۔۔" نجم کے پاکیزہ بیگم کو بولنے پر جہاں وہ ہنس دی تھیں وہیں کلثوم بی اور فوزیہ دونوں نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اس لڑکے کی زبان جیسے قینچی جیسی چل رہی ہے کیا عورتوں میں بیٹھا ہے جا باہر آدمیوں میں بیٹھ۔۔"

اسکی کمر پر دھموکہ جڑتے کلثوم بیگم نے اسے آنکھیں دیکھائی تھیں مگر وہ بیچارہ سدا کا ڈھیٹ۔

"باہر بیٹھو تو بولتی ہیں بڑوں میں نا بیٹھ یہاں بیٹھا ہوں تو بول رہی ہیں عورتوں میں بیٹھا ہے آپ مجھے ایک بار بتا ہی دیں کہ آخر میں جاؤ تو جاؤ کہا۔۔" بھرپور سستی ایکٹنگ کا مظاہرہ کرتے وہ مظلوم بنا تھا۔

"ارے کلثوم خاکہ چھوڑ دیں بھئی بچے کو اچھا خاصا دل لگا رہا اپنی باتوں سے۔۔"عدینہ کی طرف داری کرنے پر اس نے اترا کر شہوار کو دیکھا تھا جو اسے ایسے گھور رہی تھی جیسے کچا چبا جائے گی۔۔

"ارے ارے تھینک تو آپی آپ نے میری سائیڈ لی ورنہ یہ لوگ تو سائیڈ ہی کر دیتے ہیں مجھے۔۔اور ہاں اب سے میں آپ کی سائیڈ ہوں دیورانی بن کر اگر یہ تنگ کرے تو مجھ سے رابطہ کرنا آپ لوگ۔۔"ان کے پاس بیٹھتے وہ دانتوں کی نمائش کر رہا تھا وہ وہاں بیٹھے سب لوگوں کا دل جلا رہا تھا۔۔

اور پھر پوری رات کی باتیں جاری رہی تھیں پندرہ دن بعد شادی کی تاریخ رکھی تھی تو وہ لوگ صبح ہوتے ہی کراچی روانہ ہوئے دو تھے۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤

اپنا سامان پیک کرتے انہوں نے اپنی اور پاکیزہ بیگم کی تصویر کو بیگ میں رکھا تھا۔

وہ اس زبردستی کے رشتے کو نہیں نبھا سکتے تھے اور آج وہ بہت سوچ سمجھ کر ایک فیصلے کر پہنچے تھے۔۔۔

اپنی ساری تیاری مکمل کر انہوں نے اپنا بیگ بیڈ کے نیچے چھپایا تھا۔

جو چیز وہ نہیں کرنا چاہتے تھے اب وہ ہو گئی تھی مگر نبھانا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔۔

اپنی سوچوں میں وہ گم تھے جب دروازہ ناک ہوا تھا۔

انہوں نے ایک دم گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا دل میں چور تھا اس لئے گھبراہٹ بھی زیادہ تھی۔

جلدی سے خود کو سیٹ کرتے انہوں نے دروازہ کھولا تو سامنے فرحان بھائی اور باقی سب موجود تھے۔

"یار شاہنواز گھر میں اتنا سناٹا ہے اور تم بھی یوں کمرے میں بیٹھ گئے ہو بھئی شادی ہے تمہاری کچھ ہنگامہ کرو۔۔" ان کے بولتے ہی وقاص نے تھال اٹھا کر بیچ میں رکھا تھا اور باقی سب ان کے ارد گرد بیٹھے تھے۔

"بھائی مجھے یہ سب نہیں۔۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"منہ بند کر یار اور مزے کر۔۔۔"انکی بات کاٹتے انہوں نے شاہنواز کا ہاتھ کھینچ کر انہیں ساتھ بیٹھایا تھا۔

انکایوں بچکانہ رویہ اختیار کرنے شاہنواز کی سمجھ سے باہر تھا۔۔

ان لوگوں کی آمد انہیں اپنی روانگی میں رنگ میں بھنگ ڈالتی محسوس ہوئی تھی۔

جبکہ فرحان کے اشارے پر افسانہ نے خاموشی سے پیچھے سے انکا بیگ غائب کیا تھا ۔

وہ سر کو تھامے بیڈ پر بیٹھے تھے گھڑی رات کے تین بجا رہی تھی اور ان کے چہرے پر چھائی بے بسی اس بات کی علامت تھی کہ ان کے ساتھ بہت برا ہو چکا ہے۔

پہلے ہی فرحان بھائی اور بچوں نے ان کی جان نہیں چھوڑی تھی اور جب چھوڑی تو وہ سارے اپنا ساتھ صاف کر گئے تھے۔۔

پورا کمرہ چھان مارا تھا انہوں نے نا انہیں بیگ ملنا تھا نا ملا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ تھک ہار کر اب بیڈ پر بیٹھے تھے بیگ کا غائب ہونا مطلب تھا ان کے جانے کا گھر میں پتا چل گیا تھا شرمندگی سے ان کا برا حال تھا وہ جانتے تھے ایک بار سجاد بھائی آجائیں تو یقیناً یہ بات ان تک بھی پہنچائی جائے گی۔۔

"افففف" انہوں نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرایا تھا۔

اب راہ فرار تو تھی نہیں اس لئے خاموشی سے لائٹ آف کرتے وہ اپنی جگہ پر آکر لیٹے تھے نیند تو کیا ہی آنی تھی صرف پچھتاوے ہی تھے جو انہیں پوری رات تنگ کرنے والے تھے۔۔

اور ہوا بھی یہی ان کی آنکھ کھلی تو دن کے دو بج رہے تھے آفس سے چھٹی ہوئی سو ہوئی باہر سے آتی آوازوں سے انہوں نے اندازہ لگایا کہ گئے ہوئے لوگ واپس گھر لوٹ آئیں ہیں۔۔

بیزاری حد سے سوا تھی پتا نہیں کتنی دیر وہ یونہی کسلمندی سے بیڈ پر پڑے چھت کو گھورتے رہے آخر کب تک کمرے میں بند رہتے۔

اٹھ کر فریش ہو کر وہ باہر آئے تو سب ہی لاونج میں جمع تھے۔

ان کو دیکھتے ہی سب کے چہروں سے ہنسی غائب ہوئی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

انہوں نے سب کو سلام کیا اور جا کر اپنی ماں کے پاس بیٹھے تھے ان کے بیٹھتے ہی سب ایک ایک کر کے ان وہاں سے اٹھتے چلے گئے۔

اس رویے سے ان کے دل میں ہوک سی اٹھی تھی۔

"کہاں جا رہے تھے شاہنواز؟؟" پاکیزہ بیگم کے سوال نے ان کا سر مزید جھکایا تھا۔

"افسانہ اسکا بیگ لا کر دو۔۔" ان کی کرخت آواز ہر افسانہ نے جلدی سے بیگ ان کے پاس رکھا تھا اور واپس باہر کا رخ کیا تھا۔

"امی۔۔۔" انہوں نے بے بسی سے انہیں پکارا تھا۔

"تم جانا چاہتے ہو شاہنواز چلے جاؤ مگر ایک بات یاد رکھو لڑکی ہو یا لڑکا۔۔۔ رات کی سیاہی میں چوروں کی طرح نکلنے والا کبھی باعزت نہیں رہتا جو یہ بات سوچتے ہیں کہ لڑکا ہے کر سکتا ہے تو یاد رکھنا اسکی ماں کو ہمیشہ یہ کہا جائے گا کہ یہ اس لڑکے کی ماں ہے جو بھاگ گیا تھا کسی کو اپنی عزت بنا کر اسے یوں بیچ راہ میں چھوڑ جانے کا فیصلہ اگر تمہیں ٹھیک لگتا ہے میرے بچے تو میں روکوں گی نہیں راستہ صاف ہے اور سامان سامنے تم جانا چاہو تو جاؤ اب میں نہیں روکوں گی کیونکہ یہاں بات اب اس بچی کی ساری زندگی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کی آگئی ہے سوچا تھا ماضی کو بھولنے کے لئے ایک نیا رشتہ ضروری ہے مگر جب دل میں آگے بڑھنے کی خواہش ہی نہیں ہو تو میں اس بچی کو ایک بزدل اور ناکام شخص کے حوالے نہیں کر سکتی۔۔"

اپنی بات کہہ کر وہ بنا ان کی کوئی بات سنے آہستہ سے قدم بڑھاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں جبکہ وہ وہی ساکت سے بیٹھے رہ گئے۔

ایک نظر سامان پر ڈالتے انکا سر شرمندگی سے جھک گیا تھا۔

کیا کرنے جا رہے تھے وہ؟ اپنے مرحوم باپ کے نام پر دھبہ لگانے جا رہے تھے اپنی ماں کو جیتے جی مارنے والے تھے۔۔

"افففف" انہوں نے اپنا سر ہاتھوں میں گرایا تھا اس زندگی میں ان کے پاس پچھتاوے بہت تھے جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔

یہ سوچ الگ کھائے جا رہی تھی کہ سب کیا سوچ رہے ہونگے ان کے بارے میں۔

اپنا بیگ اٹھاتے وہ واپس کمرے کی طرف بڑھے تھے اور انہیں دروازے کی اوٹ سے دیکھتی پاکیزہ بیگم نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔

اب ان کو انہیں اپنے طریقے سے ہی ڈیل کرنا تھا روز ایک ڈوس دینی تھی اب انہیں۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

وہ چھوٹا سا گھر برقی قمقموں سے دولہن کی طرح سجایا گیا تھا دن اتنی تیزی سے گزرے تھے کہ بلکل بھی پتا نہیں چلا تھا۔

آج اسے مایوں بیٹھانا تھا اور گھر میں اتنی رونق تھی کہ کان پڑے آواز سنائی نہیں دے رہی تھی مہانوں کی آمد جاری ہے جتنے محلے والے تھے سب کی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے۔

"جواد یار یہ کرسیاں اٹھا کر باہر رکھ نا۔۔" وسیم صاحب نے برابر والے جواد جو کہا تو جو بیچارہ جب سے سیٹنگ میں لگا ہوا تھا۔

"رکھوا رہا ہوں آپ جا کر کھانا دیکھ لیں۔۔" کرسیاں لے جاتے وہ ان سے بول کے گیا تھا۔

اور کھڑکی سے نیچے جھانکتے شہوار نے نم آنکھوں سے اپنے چاچا جو دیکھا جو اسکے لئے اسکے باپ جیسے تھے اور جتنا وہ کر رہے تھے اتنا ہی اسکا دل ان سے دور جانے کا سوچ کر اداس ہو رہا تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"شہوار کب سے ایسے کھڑی ہے تیار ہونا بھئی۔۔" پیلے رنگ کے فراک میں تیار شیزا نے اسے یونہی کھڑے دیکھا تو فوراً سے ٹوکا تھا۔

"دل نہیں کر رہا میرا تیار ہونے کا۔۔" منہ بسور کر کہتے وہ اسے ایک دم سے اداس کر گئی تھی۔

"اوئے اداس ہونے کی ضرورت نہیں میں ہر مہینے آیا کرونگی نا۔۔۔" اسکے تاثرات بھانپتے وہ جلدی سے اٹھ کر اسکے پاس آئی تھی اور اسکو اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

"اچھا اب زیادہ چپکنے کی ضرورت نہیں چلو تیار ہو۔۔" اسے خود سے ہٹاتے وہ الماری کی طرف بڑھی تھی۔

"شہوار۔۔۔" اسکے کپڑے رکھتے شیزا نے ایک چور نظر سے اسے دیکھا تھا جو اس وقت چوڑیاں پہننے میں مصروف تھی۔۔

"ہوں؟"

"تائی امی آئی ہیں پلیز اپنا موڈ خراب مت کرنا۔۔" اسکی بات پر اسکے چوڑیاں پہنتے ہاتھ ایک دم سے ساکت ہوئے تھے مگر صرف لمحے کو۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"اچھا تو اتنے مہمان آئے ہیں وہ آگئی ہیں تو کون سی انوکھی بات ہو گئی۔۔"چوڑیوں کا ڈبہ رکھتے اسنے اپنا سوٹ شیز اسے لیا تھا اور اندر روم میں بند ہوئی تھی۔

اسنے تاسف سے اسے دیکھا تھا۔

تھوڑی دیر میں وہ باہر آئی تو شیز انے مبہوت سے اسے دیکھا تھا۔

ہلدی رنگ کا فراک پہنے جس کے دوپٹے کے چاروں اور گوٹا کناری کا کام کیا گیا تھا وہ اس سادگی میں بھی بے حد حسین لگ رہی تھی۔

شیز انے اسکا ہلکا پھلکا سا میک اپ کیا اور دوپٹہ سیٹ کرتے پاکیزہ بیگم کا لایا شگن نا دوپٹہ اسکے سر پر ڈالا۔

نیچے سے آوزیں آنا شروع ہو گئی تو وہ اسے لئے نیچے بڑھی تھی۔۔

جس نے اسے دیکھا اسکی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکا۔۔

کلثوم بی تو بار بار اسکی نظر اتار رہی تھیں۔

جبکہ شمع بیگم خاموشی سے یہ سب ہوتا دیکھ رہی تھیں۔

رسم کا آغاز ہوا تھا کلثوم بی نے انہیں سب سے آگے رکھا تھا۔

اس نے ایک بار بھی اپنی ماں سے بات نہیں کی تھی۔۔

جب رشتے بٹ جائیں تو شاید ایسا ہی ہوتا ہے اور جب بات اولاد اور ماں باپ کی آئے تو اس رشتے کو بہت لگاؤ سے نبھانا پڑتا ہے۔

کلثوم بی اسکے پاس آکر بیٹھیں تو آنکھیں اپنے آپ ہی چھلک پڑی تھیں۔

جس آنگن میں سارا بچپن گزرا اب اسے چھوڑنے کا وقت آنے والا تھا۔

ہر گزرتا لمحہ اس کے دل پر عجیب سی بے چینی لا رہا تھا۔

اسے آج سمجھ میں آیا تھا کیوں یہ کہا جاتا ہے کہ بیٹیاں پرائی ہوتی ہیں۔

اسے لگ رہا تھا ہاتھ سے وہ بچپن لڑکپن کی ڈور چھوٹنے کو ہے۔۔

اور جب وسیم صاحب نے آکر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو اسکے صبر کا دامن چھوٹا تھا۔

تیرے آنگن میں پلی ہوں میں نازوں سے بابل،

نئے انگنا میں مجھے اب اپنا گھر بسانا ہے،

تیرے کاندھے پر جو بہائے آنسو میں نے،

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

انہیں خود سے بھی اب چھپانا ہے،

تو نے جو دیا بہترین دیا اب باری قسمت کی ہے،

کہ جس نے ہمیں اپنی نئی دنیا سے روشناس کروانا ہے۔۔۔

رسموں کے بعد ایک مختصر سا گانوں کا پروگرام ہوا تھا۔

جس میں شیزا اور نجم دونوں ہی پاگل ہو گئے تھے۔

ہنسی قہقے خوشیوں بھری ساعتوں میں آج کا دن اختتام کا پہنچا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دوسری طرف وائٹ کرتے پاجامے میں وہ خاموشی سے سر جھکائے اسٹیج پر بیٹھے تھے ان کے چاروں طرف مہمانوں کا ہجوم تھا اسٹیج کر ان کے پاس ان کی ماں بہن اور بھابھیوں کو راج تھا۔

"افسانہ جلدی سے ہلدی کا تھال لے کر آ۔۔۔"حنا بھابھی نے افسانہ کو جلدی سے وہاں سے روانہ کیا تھا۔

شاہنواز کی شادی تھی کوئی مذاق نہیں تھا اس لئے تیاریاں بھی مکمل شاہی انداز میں کی گئی تھیں۔۔

سب کے چہروں پر ہنسی تھی سوائے دولہا کے۔۔

جو ایسا منہ بنا کر بیٹھے تھے جیسے کسی نے انہیں بندوق کی نوک پر بیٹھایا ہو ویسے اگر ایسا کہا جاتا تو بھی کچھ غلط نہیں تھا پاکیزہ بیگم کی وجہ سے وہ اتنی خاموشی سے بیٹھے یہ سب برداشت کر رہے تھے۔۔

"مما چاچو کے یہ مہندی بھی تو لگائیں۔۔۔" ربعیہ نے مہندی کا تھال آگے بڑھایا تو شاہنواز نے فوراً سے انہیں ایسا کرنے سے روکا تھا۔

انکے موڈ کے پیش نظر پاکیزہ نے بیگم نے اشارے سے سب کو منع کیا وہ آج کے دن کوئی بدمزگی نہیں چاہتی تھیں۔

رسم کے فوراً بعد وہ اٹھ کر اوپر چلے تھے۔

پاکیزہ بیگم کے لئے تو یہی بہت تھا کہ انہوں نے یہ رسم ادا کر لی۔۔

کیونکہ بارات کو کل صبح ہی نکلنا تھا تو وہ سب ہی جلدی سوئے تھے۔

اور پھر اگلے دن ان کی گاڑی صبح سات بجے بارات لے کر نکلی تھی۔

وہاں پہنچنے میں ہی کم سے کم پانچ گھنٹے لگنے والے تھے اور پھر واپسی بھی آج کی ہی تھی۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

پورے راستے خوشیاں مناتے وہ لوگ اپنی منزل پر پہنچے تھے جہاں ان کا شاندار استقبال کیا گیا تھا۔

مہمانوں کے آرام کے لئے پاکیزہ بیگم کے سامنے والوں نے اپنا دوسرا گھر انہیں دیا تھا جس پر وہ ان کی بے حد مشکور تھیں۔

"سجاد شاہنواز کے ساتھ رہنا بیٹا۔۔" گولڈن سوٹ میں مکمل تیار تھیں۔

"امی آپ بے فکر رہیں اسکے پاس فرحان و قاص سب موجود ہیں وہ کہیں نہیں جائے گا۔۔"

انہیں تسلی دیتے وہ مسکرائے تھے۔

"آپ بس بہو لے جانے کی تیاری کریں باقی سب اللہ پر چھوڑ دیں۔"

سجاد صاحب کی بات پر سن کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

بارات کا استقبال شاندار انداز میں کیا گیا تھا نکاح چونکہ پہلے ہی وہ چکا تھا تو زیادہ مسئلہ نا ہوا۔

"بھئی دولہن کو لے کر آئیں۔۔" پاکیزہ بیگم کے بولنے پر وہ لوگ شہوار کو لے کر آئے تھے۔

سرخ لہنگے میں نیٹ کا گھونگھٹ ڈالے وہ سب کی توجہ کا مرکز بنی تھی۔

اسے کے جا کر شاہنواز کے پہلو میں بیٹھایا گیا تھا اور اسکے بیٹھتے ہی شاہنواز نے پہلو بدلا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

مختصر کی رسموں کے بعد کھانے کا اہتمام ہوا تھا۔

"شہوار گڑیا کچھ کھالو لمبا سفر ہے۔" اسے کچھ نا کھاتے دیکھ فوزیہ بیگم نے دوبارٹوکا تھا اب وہ انہیں کیا بتاتی کہ برابر میں بیٹھے کھڑوس کی وجہ سے کھانا تو کیا بیٹھنا بھی محال لگ رہا ہے۔۔

کھانا کھانے کے بعد فوٹو سیشن اسٹارٹ ہوا اور شاہنواز کی شکل دیکھ دیکھ کر اسکا دل کیا دولہن والی حرکتوں کو چھوڑ قہقہ لگائے وہ دولہن ہو کر اتنی ریلکس تھی تو وہ۔۔۔

تھوڑی دیر بعد رخصتی کا شور اٹھا تب اسے لگا وہ آج رو رو کر آنکھیں سجالے گی۔

اپنوں کو چھوڑنا آسان کہاں ہوتا ہے بھلا۔۔

نیا گھر نئی زندگی نئے لوگ۔۔۔

سب سے الوادع لیتے اسنے ایک نظر سب کو دیکھا تھا بل کا انگنا اب پرایا ہوا تھا۔۔۔

طویل سفر کے بعد بالآخر وہ لوگ اپنی منزل پر پہنچے تھے۔۔

بیٹھے بیٹھے سب کی کمر اکڑ گئی تھیں یہ پانچ گھنٹے کا سفر کوئی دس گھنٹے کے برابر لگا تھا انہیں۔۔

"حنا بھابھی شہوار کو لے کر آجائیں میں دروازے کھولتی ہوں۔۔"انعم نے حنا بھابھی کو کہا اور خود سجاد بھائی سے چابی لیتیں اندر بڑھیں تھیں۔۔

"سنیں بچے سو گئے ہیں آپ انہیں اندر امی کے کمرے میں سلا دیں۔۔"وہ جاتے جاتے اپنے شوہر کو بولنا ہر گز نہیں بھولی تھیں۔۔

"شہوار آجاؤ بیٹا۔۔"گاڑی کا دروازہ کھولتے حنا بیگم نے اسکا شرارہ سنبھالتے اسے باہر نکلنے میں مدد کی تھی جس کی کمر بیٹھے بیٹھے تختہ ہو گئی تھی۔

"شاہنواز بھئی بیگم کو دیکھو اپنی۔۔"ڈرائیور کے پاس کھڑے شاہنواز کو پکارتے حنا بھابھی نے شرارت سے عدینہ بھابھی کو دیکھا تھا۔

اتنے مہمانوں کی موجودگی میں وہ انکار تو کر ہی نہیں سکتے تھے۔۔

وہ آہستہ سے چلتے اسکے پاس آکر کھڑے ہوئے تھے ۔

"بھابھی نے صرف کھڑے ہونے کو نہیں بولا میری مدد کرنے کو بھی بولا ہے۔" ان کو اسٹل کھڑے دیکھ اسنے دبی آواز میں کہا تو انہوں نے چونک کر اسے دیکھا تھا.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ایسے گھور کر دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے اس بیگ کو تھامیں زرا..." اپنا بیگ ان کو تھامتے اس نے اپنے ہاتھوں کو ریلکس کیا تھا۔

جبکہ وہ اس کی ڈھٹائی دیکھ کر ہی حیران تھے۔

عدینہ بھابھی کی مدد سے وہ اندر آئی تھی کیونکہ سب ہی تھکے ہوئے تھے تو رسموں کو مختصر کر دیا گیا تھا

دوسرا شاہنواز کا موڈ بھی عجیب سا ہو رہا تھا۔۔

"انعم بچی کو کمرے میں لے جاؤ کب سے بیٹھی ہوئی ہے تھوڑا آرام کر لے گی۔۔" پاکیزہ بیگم کے کہنے پر انعم آپا اسے شاہنواز کے کمرے میں لائی تھیں۔۔

سرخ پھولوں سے سجا بہت حد خوبصورت کمرہ۔

اسنے ایک طائرانہ نظر پورے کمرے پر ڈالی تھی کمرہ بھی ان کی شخصیت کی عکاسی کر رہا تھا۔

سائیڈ ٹیبل پر رکھی ان کی تصویر دیکھ اسکا دل ایک دم سے دھڑکا تھا۔۔

پاکیزہ بیگم اوپر آئی تو آج نا جانے کتنی مدتوں پر اپنی خواہش پوری ہونے پر ان کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

انہوں نے اسکا صدقہ اتارا اور پھر اسکے پاس ہی بیٹھی تھیں۔

"آپ نے کھانا کھایا؟؟" ان کے پاس بیٹھنے پر اس نے ان کا ہاتھ تھاما تھا۔

اسکے یوں پوچھنے پر وہ بے اختیار ہنس دی تھیں۔

"پاکی اماں ہنسیں نہیں آپ کی دوست نے سختی سے تاکید کی ہے ان کی دوست کا بہت خیال رکھنا ہے۔۔"

"تو میری گڑیا ابھی یہ وقت میرا خیال نہیں ابھی یہ تمہارے مزے کرنے کے دن ہیں۔۔" اسکے سر پر ہاتھ رکھتے انہوں نے محبت سے کہا تو وہ مسکرا دی۔

"شہوار گڑیا۔۔" کچھ سوچ کر انہوں نے اسے پکارا تھا۔

"جی۔۔۔"

"بیٹا مجھے نہیں پتا مجھے یہ کیسے کہنا ہے مگر شاہنواز کے حوالے سے تمہیں اندازہ ہے نا۔۔" وہ جو کہنا چاہ رہی تھیں وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی جبھی اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"مجھے ان کے ماضی یہ تب تک لینا دینا نہیں ہے اماں جب تک وہ خود مجھے اس ماضی کا نا بتائیں۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میں قدر کرتی ہوں بہت تمہاری بچے مگر شاہنواز۔۔۔" وہ لمحے کو رکی تھیں۔

"اسے وقت لگے گا تھوڑا کتنی عجیب سی بات ہے نا یہ بات ہم لڑکیوں کو کہتے ہیں سسرال کو شوہر کو سمجھنے میں انہیں مسئلہ ہوتا وہاں خود کو رچانا بسانا یہ سب کرنا سب سے مشکل ہے مگر یہاں میں ایک بیٹے کی ماں ہو کر یہ بات کر رہی ہوں میں چاہتی ہوں تم اسے محبت کرنا سیکھاؤ اسے زندگی کے اس نئے رنگ سے روشناس کرواؤ۔۔"

ان کی بات پر اسنے آہستہ سے سر ہلایا تھا دل میں پلتے خیالات مزید جڑ پکڑ گئے تھے۔

"اب تک آرام کرو میں شاہنواز کو بھیجتی ہوں۔۔" اسکے ماتھے پر بوسہ دیتی وہ کمرے سے باہر آئی تھیں اور اب انکا رخ شاہنواز کی طرف تھا جو اس وقت ان کے کمرے میں موجود تھے۔

وہ اپنے کمرے میں آئیں تو انہیں بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے پایا تھا.

"نواز میرے بچے۔۔۔" ان کے پاس بیٹھتے انہوں نے ان کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تو انہوں نے زرا سا چہرہ اٹھا کر انہیں دیکھا تھا۔

"کیا ہوا ہے بچے.."؟ ان کو ایسے دیکھ ان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

آج کا دن تو سب کے لئے ہی خوشیوں سے بھرا ہوتا ہے اور ان کے بیٹے کے لئے۔۔۔

انہوں نے کبھی کسی کو برا نہیں کہا تھا نا قصوروار ٹہرایا تھا مگر آج انکا دل کیا کہ وہ اس سے سارے حساب کتاب کریں۔۔

"کچھ نہیں امی ٹھیک ہوں۔۔" وہ اندرونی انتشار کا شکار تھے مگر اپنی ماں کو وہ مزید پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔

"کچھ نہیں بس سفر کی تھکان ہے۔۔" ان کا ہاتھ چومتے وہ مسکرا کر بولے تھے۔

"تو جا کر آرام کرو شہوار بھی تھک گئی ہے میں اسے بھی آرام کا بول کر آئی ہوں۔" ان کے بال سنوارے انہوں نے کہا تو اس کے نام پر ان کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

"شاہ وہ بن ماں باپ کی بچی ہے دادی چاچا کتنا بھی پیار کر لیں ماں باپ کی کمی پوری نہیں کر سکتے اور پھر ایک محبت جو عورت کو سب سے زیادہ چاہیے ہوتی ہے وہ شوہر کی ہوتی ہے۔

اسے شوہر سے محبت کی امید نا بھی ہو مگر اسکی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسکا شوہر اس کی عزت کرے۔۔۔" ان کا ہاتھ تھامے وہ آہستہ سے ان سے اپنی بات کہہ رہی تھیں اور وہ سر جھکا کر ان کی بات سن رہے تھے۔

"وہ عمر میں ضرور چھوٹی ہے مگر وہ بے عقل نہیں ہے وہ ایک حساس دل رکھتی ہے میرے بچے۔۔بے شک اسے محبت نا دینا مگر اسکی عزت ہمیشہ کرنا وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر صرف تمہارے لئے یہاں آئی ہے۔۔

اور جب ایک عورت اپنا گھر بار چھوڑ کر ایک انجان شخص کے پاس آتی ہے تو وہ کئی خواب سجا کر آتی ہے آنے والی زندگی کو لے کر اسکے بہت سے ارمان ہوتے ہیں مگر یہ جو قسمت ہے نا یہ سب چیزوں سے آگے ہوتی ہے حالات چاہے جو بھی ہوں مگر عورت اگر محبت نا بھی مانگے وہ عزت ضرور مانگتی ہے وہ چاہتی ہے کہ اسکا شوہر چار لوگوں میں اسکا پردہ رکھے نا کہ چار لوگوں میں اسے بیٹھا کر رسوا کرے۔۔پھر ایسا مرد کسی عورت کو نہیں چاہیے ہوتا خدا نے عورت کا محافظ بنایا ہے شوہر کو اگر وہ ہی اسے رسو کرے گا تو وہ کس پر اعتماد کرے گی؟

محبت نا بھی ہو رشتے میں تو رشتے نبھا ہی لئے جاتے ہیں مگر رشتے میں عزت نا ہو تو انہیں ٹوٹنے میں لمحہ بھی نہیں لگتا۔۔"

"اور میرے بچے میں یہ نہیں کہوں گی کہ تم شہوار سے محبت کرو یہ وہ چیز ہے جو زبردستی نہیں کروائی جاسکتی ہاں مگر میں یہ کہتی ہوں اس کی عزت میں کوئی کمی مت آنے دینا اسے ویسے ہی عزت دینا جیسے اپنی ماں بہن اور بھابھیوں کو دیتے ہو۔۔"

وہ خاموشی سے ان کی ہر بات سن رہے تھے۔

"بے غیرت ہوتے ہیں وہ مرد جو عورت کو پیر کی جوتی سمجھتے ہیں ان کے لئے عورت گھر کی ماسی سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی وہ اپنی ماں بہن کے آگے اسے ذلیل کرنے کو اپنی مردانگی تصور کرتے ہیں مگر یاد رکھو پھر ایسے مرد مرد نہیں کہلاتے انہیں کئی ناموں سے پکارا جاتا ہے تو اپنے رشتے کو اتنا خالص رکھنا کہ تم انصاف کر سکوں تم ماں بہن کو خوش رکھنے کے لئے اسے رسوا نا کرنا تم اللہ کی رضا کے لئے اسکے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنا۔۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میں کوشش کرونگا امی آپ پریشان نا ہوں۔۔" انہوں نے پاکیزہ بیگم کو مطمئن کرنا چاہا تھا اور پھر انہیں شب بخیر کہتے وہ اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھے تھے دماغ میں پاکیزہ بیگم کی باتیں گردش کر رہی تھیں۔۔

انہوں نے کمرے میں قدم رکھا تو سامنے نامنظر دیکھ انہوں نے گھیرا سانس لیا تھا۔

سامنے ہی دولہن محترمہ گدھے گھوڑے بیچ پورے بیڈ پر براجمان تھیں۔

نفی میں سر ہلاتے انہوں نے گھڑی اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی تھی اور خود فریش ہونے گئے تھے۔

فریش ہو کر واپس آئے تو وہ محترمہ اپنی پرانی پوزیشن کو اب تبدیل کرتے آدھا بیڈ اپنے قبضے میں کر چکی تھیں ۔

"سنو۔۔۔ شہوار!" آہستہ سے اسے پکارتے انہوں نے بیڈ پر بکھرا اسکا دوپٹہ سمیٹا تھا۔

"شہوار؟؟؟" اپنے کمرے میں اسکی موجودگی ہی انہیں عجیب سی لگ رہی تھی اوپر سے اب اسے اٹھانا۔۔

انہوں نے ایک نظر اسکے سوئے ہوئے چہرے پر ڈالی تھی۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کروٹ کے بل سونے سے چہرے پر جیولری کے نقش و نگار بن گئے تھے۔

گہرا سانس بھرتے انہوں نے اسے گھورا تھا اور پھر آہستہ سے اسکا ہاتھ تھام کر اسکی چوڑیاں اتاری تھیں۔

"یونہہ اب یہ بھی میں کروں خود تو سب بیچ کے سو گئی ہے۔۔" چوڑیاں اتار کر سائیڈ کرتے وہ بڑبڑائے تھے۔

اور پھر اسے تمام جیولری سے آزاد کرتے وہ اپنی جگہ پر آ کر لیٹے تھے۔

شاہ کو اس کی نیند پر حیرت ہوئی تھی جو زرا سا بھی نہیں اٹھی تھی۔

"ہونہہ۔۔ سو تو۔۔۔۔" سر جھٹک کر اسے سوتے بولتے وہ خود بھی لائٹس آف کرتے آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئے تھے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤
❤❤❤

صبح اسکی آنکھ کھلی تو اس نے ایک بھرپور انگڑائی لیتے اپنی جمائی کو روکا تھا۔۔

"اوور شٹ۔۔۔" ہوش آتے ہی وہ ایک دم سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔

رات کھانا کھا کر اسنے زرا سی آنکھیں بند کی تھیں اور وہ بیچارہ زرا سی آنکھیں پوری کی بند ہوئیں اور ایسی بند ہوئیں کہ اب کھلی تھیں۔۔

اس نے گردن موڑ کر بیڈ کی دوسری سائیڈ دیکھی جو کہ خالی تھی۔۔

"شکر یہ نہیں ہیں ورنہ میرا ایسا حلیہ دیکھتے تو مذاق بناتے۔۔" اپنے بکھرے بال سنوارتے وہ ابھی اٹھی ہی تھی کہ اپنا حلیہ ٹھیک کرلے مگر اسکی قسمت۔۔

یہاں وہ اٹھی وہی دروازہ کھول کر شاہنواز اندر داخل ہوئے تھے۔۔

"آہہہ۔۔۔۔۔ نہیں نہیں پلیز وہیں رہیں۔۔" اپنا منہ چھپاتی وہ واپس سے بیڈ پر اوندھے منہ گری تھی۔۔

اور بیچارے اس اچانک چیخ پر ہونق ہوئے تھے۔۔

"کیا ہو گیا ہے شہوار؟؟" تولیہ سائیڈ پھینکتے وہ اسکے پاس آئے تھے۔۔

"نہیں پلیز ابھی آپ جائیں پلیز شاہ پلیز۔۔۔" دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپاتے وہ خود میں سمٹی تھی۔۔

"شہوار ہوا کیا ہے آخر کچھ بتاؤ گی؟؟" اسکے رویے انہیں ٹھیک ٹھاک پریشان کیا تھا۔۔

"نہیں آپ بس جائیں میں یہ چہرہ آپ کو نہیں دیکھا سکتی ساری آپ کی غلطی ہے جب میں پیاری لگ رہی تھی تب تو آپ آئے نہیں اور اب جب میں ایک نمبر کی چڑیل لگ رہی آپ سامنے آگئے۔۔۔"

"ہا۔۔۔۔"اسکی بات سمجھ ان کو ہنسی آئی تھی

"مگر اب تو میں تمہیں دیکھ چکا ہوں جب تم سو رہی تھیں بکھرے بال بہتا کاجل اور ہاں ایک آواز۔۔۔"

"بس بس پلیز شاہ پلیز میں دیکھیں ایک دن کی دولہن ہوں مجھ ہے رحم کھائیں نا۔۔۔"اپنے حلیے جا سوچ سوچ اسکی جان ہوا ہو رہی تھی۔

شاہنواز نے دانتوں تلے لب دباتے اپنی مسکراہٹ کو روکا تھا۔

"ٹھیک ہے نہیں دیکھتا میں یہ بھوت۔۔ سوری تمارا چہرہ۔۔" شرارت سے کہتے وہ ڈریسنگ کے پاس آئے تھے مگر نظروں کا مرکز بیڈ کر گھڑی کی صورت میں پڑی شہوار پر ہی تھی۔

"آپ نظر ہٹالیں ورنہ دیکھ لیں سوتے آپ بھی ہیں میں بھی وڈیو بنا کر وائرل کر دوں گی ۔"

اس کی دھمکی پر انہوں نے گردن گھما کر اسے حیرت سے دیکھا تھا۔

"تم اس کنڈیشن میں ہو کہ مجھے دھمکی دو؟؟" انہوں نے سینے پر ہاتھ رکھتے جیسے کنفرم کیا تھا۔

"اچھا بھئی سوری واپس لے رہی اپنے الفاظ اب آپ جائیں نا۔۔۔" دونوں ہاتھ جوڑتے اس نے منہ بیڈ پر چھپایا تھا۔

"اچھا جا رہا ہوں ہو جاؤ تیار۔۔" خود پر پرفیوم اسپرے کرتے وہ کمرے سے باہر نکل گئے۔۔

"افففففف اللہ جی۔۔ لعنت ہو شہوار اپنے دن کی صحیح شرمندگی ہو گئی۔۔" خود سے کہتے وہ آئینے کے سامنے آئی تھی۔

رات کا مٹا مٹا میک اپ۔۔۔

"اتنی بھی بری نہیں لگ رہی یار بس تھوڑی سی۔۔۔ افففففف۔۔۔" پیر پٹختے اسنے خود کو کوسا تھا۔۔

"چل شہوار اس سے پہلے کوئی اور اس روپ میں دیکھے بھاگ لے۔۔"خود سے کہتے وہ جلدی سے کپڑے لے کر واشروم میں بند ہوئی تھی۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤

"بیٹا اب سے یہ تمہارا گھر ہے تو بلکل بھی ہچکچانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" اسے بولتے پاکیزہ بیگم نے اسکی پلیٹ میں فرائی ایگ رکھا تھا۔

اس نے مسکرا کر نہیں شکریہ کہا تھا مگر برابر بیٹھے انسان کی موجودگی میں کچھ بھی حلق سے اتارنا سب سے مشکل کام تھا۔

اس نے کن انکھیوں برابر میں سکون سے ناشتہ کرتے شاہنواز کو دیکھا تھا۔۔

اور پھر سر جھٹک کر ناشتہ کرنے لگی دل میں کہیں یہ ڈر بھی تھا کہ کہیں صبح والی بات سب کو نا بتادیں مگر اسنے سکون کا سانس تب لیا جب وہ خاموشی سے اپنا ناشتہ کر اٹھ کر چلے گئے۔۔

سب کے جانے کے بعد پاکیزہ بیگم وہیں اس کے پاس بیٹھ گئیں۔۔

"بیٹا شاہنواز کا رویہ ٹھیک تھا نا تیرے ساتھ۔"

"اماں بے فکر رہیں انہوں نے کچھ نہیں کہا مجھے اور اگر کچھ کہیں گے بھی تو آپ سے شکایت تو بلکل نہیں کرونگی میں۔۔" اسکے شرارتی انداز پر وہ ہنس دیں۔۔

"بس خوش وہ میرا بچہ اور ابھی شاہ آئے تو گھر پر بات کر لینا ابھی تو وہاں بھی سب ناشتہ وغیرہ کر رہے ہونگے۔۔"

"جی ٹھیک ہے۔۔" اس نے مسکرا سر ہلایا تو اپنی جگہ سے اٹھی تھیں۔

"اب آرام کر کوئی بھی کام ہو ربعیہ اور افسانہ کو بول دینا۔۔"

"جی۔۔۔" ان کے جاتے ہی اسنے پیر پسارے تھے۔۔

"واہ رے شہوار شادی کے فائدے بھی بہت ہیں سکون سے آرام کرو آرام کرو آرام کرو۔۔" خود سے کہتے وہ کھلکھلا کر ہنسی تھیں۔

کمرے میں آتے شاہنواز نے اسے پاگلوں کی طرح ہنستے دیکھا تھا جو پتا نہیں کیا کیا سوچتی منہ کے نہایت واہیات زاویے بنا کر کوئی جوکر ہی لگ رہی تھی۔۔

انہوں نے حیرت سے اسے دیکھا جو ہنستے ہنستے بیڈ پر گری تھی مگر ان پر نظر پڑتے ہی اسکی ہنسی کو بریک لگا تھا۔۔۔

محبت وہ ملی جو کسی اور کی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

رشتہ وہ ملا جو زبردستی کا تھا۔۔

ہم نے بھی ٹھان لیا ہے مگر۔۔

جو بھی ملا ہے سب نصیب میں تھا۔۔۔

اپنے ساتھ لائی ڈائری کا ورق پلٹتے کوئی پرانا سا شعر کی اسکی آنکھوں کے سامنے گزرا تو وہ بے ساختہ ہنسی تھی۔

"واہ رے قسمت جو کبھی ایسے ہی شغل میں لکھا تھا آج وہ حقیقت میں مل گیا۔۔" ڈائری واپس سے بیگ میں رکھتے وہ خود سے بولی تھی تھوڑی دیر بعد اسے ولیمے کے لئے تیار ہونے پارلر جانا تھا اسکے گھر والے تو کب کے نکل گئے تھے اور وہ بیچاری انعم آپی کا انتظار کر رہی تھی جو مارکیٹ تک گئی تھیں۔

"یار کوئی تو آجاؤ میں بور ہو رہی ہوں۔۔" دروازے تک آتے وہ واپس اپنے قدم موڑ گئی تھی دولہن ہونے کا نقصان آج سمجھ آیا تھا۔

تبھی دروازے پر دستک ہوئی تو وہ جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔۔

"جی۔۔۔؟" اسکے بولتے کی دروازہ کھول کر وہ دونوں اندر داخل ہوئی تھیں جنہیں دیکھ اسنے ناراضگی سے رخ پھیرا تھا۔

اسکے منہ پھیرنے پر افسانہ اور ربعیہ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"اگر تم دونوں مجھ سے بات کرنے آئی ہو تو جیسے آئی ہو چلی جاؤ قسم سے ایسی دوستیں ہوتی ہیں جب سے یہاں آئی ہوں ایک بار بھی ملنے نہیں آئیں۔۔" ناراضگی سے کہتے اسنے واپس سے چہرہ موڑا تو ان دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"یار ہم تو اسی میں کنفیوز گھوم رہے کہ تمہیں تم بولیں یا آپ۔۔۔ شہوار بولیں یا چاچی ۔"

اسکے پاس دھپ سے بیٹھتے افسانہ نے اپنا دکھڑا رویا تھا۔

"اوو بھئی خدا کو مانو کوئی چاچی واچی نہیں شہوار بولو یا در بس۔۔۔" اسکے گلے میں ہاتھ ڈالتے وہ رعب سے بولی تھی۔

"اور ہاں میں ناراض ہوں اور ایسے نہیں مانو گی۔۔" واپس سے ہاتھ نیچے کرتے وہ دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھ کر منہ بنا گئی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"اچھانادر سوری یار ہمیں سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کیسے ریکٹ کریں جبھی ہم نہیں آرہے تھے اوپر سے چاچو کا بھی تو مسئلہ ناوہ تو ویسے ہی ہمیشہ غصے میں رہتے ہیں سیریس سے۔۔"افسانہ نے اداس سا چہرہ بنایا تو اسنے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا تھا۔

"اب ان کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں انکا دور گیا اب اور میرا شروع۔۔"اترا کر کہتے وہ جلدی سے الماری کی طرف بڑھی تھی۔

ان دونوں نے ستائشی انداز میں اس کا یہ اسٹائل مارنا دیکھا تھا۔۔

جب کہ الماری سے ان دونوں کے لئے گفٹ نکالتے وہ واپس ان کے پاس آئی تھی۔۔

"یہ گفت تم دونوں کے لئے رکھے تھے میں نے مگر تم لوگوں نے تو ایسی آنکھیں ہھیریں کہ حد نہیں۔۔"منہ بسور کر ناراضگی کا بھرپور اظہار کرتے اس نے وہ پیکٹ ان دونوں کو تھمائے تھے۔

"یارادر سوری نا بھئی۔۔۔" اسکو کے گرد بازو پھیلاتے ربعیہ منمنائی تھی۔۔

"ہونہہ۔۔۔"اس نے مزید نخرہ دیکھاتے منہ پھیرا تو افسانہ نے ربعیہ کو اشارہ کیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"اچھا پلیز مان جاؤ اگر تم مان گئیں تو ہم چاچو کا ایک راز تمہیں بتائیں گے۔۔"افسانہ نے ربعیہ کو آنکھ مار کر اسے کہا تو اسکا راز سن کر شہوار کے کان کھڑے ہوئے تھے۔

"ان کے پاسٹ کو چھوڑ کر کوئی اور بات ہے تو ڈیل ہو سکتی ہے کچھ۔۔"اس نے آئی برو آچکا کر ان دونوں کو کہا تو ربعیہ نے اشارے سے افسانہ کو منع کرنا چاہا تھا مگر وہ اسے چپ کروا گئی۔۔

"چاچو اس شادی سے بچنے کے لئے بھاگ رہے تھے وہ تو ارحم نے انہیں پیکنگ کرتے دیکھ لیا تو ہم نے ان کی یہ کوشش ناکام بنادی۔۔"افسانہ نے رازداری سے ادھر ادھر دیکھتے اسے بتایا۔۔

"سچ میں؟؟"یہ بات سن کر اسکی آنکھیں پھیل گئیں تھیں۔

"ہاں نا بعد میں دادی نے آکر ان کی کلاس بھی لی تھی۔۔"ربعیہ نے بھی اس کار خیر میں اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا تھا۔

"لڑکیوں تم لوگ یہاں ہو پارلر نہیں جانا کیا اور شہوار بچے جلدی سے سارا سامان ایک بار دیکھ لو یہ آئیں گے تو پھر وقاص تم لوگوں کو چھوڑ کر آئے گا"..

دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر آتی انعم آپا نے ان تینوں کو ڈرا کر رکھ دیا تھا۔

افسانہ اور ربعیہ تو فوراً سے وہاں سے کھسکی تھیں جب کہ اسے یہ ڈر تھا کہیں انہوں نے کچھ سنا تو نہیں ۔

"کن سوچوں میں گم ہو؟" اسے یوں ہی اسٹل کھڑا دیکھ انعم آپا نے اسکا ہاتھ ہلایا تو وہ ایک دم چونکی تھی مگر پھر نفی میں سر ہلاتے اس نے اپنا بیگ ان کے سامنے رکھا تھا۔

"پھپھو انکل آ گئے ہیں وقاص بھائی ویٹ کر رہے ہیں نیچے۔۔" ربعیہ کی آواز پر انہوں نے جلدی سے اسے چادر تھمائی تھی۔

"شہوار وہ میری دوست ہے تو کوئی بھی مسئلہ ہو تو فوراً سے اسے بول دینا اگر میک اپ پسند نا آ رہا ہو تب بھی شرم کی وجہ سے چپ نہیں رہنا۔۔" اسے لئے نیچے اترتے وہ مسلسل بول رہی تھیں۔

"عدینہ تم جا رہی ہو بچیوں کے ساتھ؟" وہ دونوں نیچے آئیں تو سامنے عدینہ بھابھی کو بھی تیار پایا تھا۔

"ہاں امی بول رہی ہیں نئی دولہن کو اکیلے نہیں چھوڑنا ہے۔،"

"اچھا ٹھیک ہے تم تیار ہو کر آؤ پھر میں اور بھابھی جائیں گے۔۔"

وہ بول کر اندر بڑھی تھیں جب کہ باہر سے اندر آتے شاہنواز کو اس نے گھور کر دیکھا تھا۔

انہوں نے نا سمجھی سے اسکا یوں گھورنا ملاحضہ فرمایا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"اس لڑکی میں زرا شرم نہیں ہے یوں سب نے سامنے گھور رہی ہے۔۔"خود سے بولتے وہ اندر کی طرف بڑھے تھے۔

❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️

اس نے ایک نظر آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھا تھا۔

بلاشبہ پارلر والی نے بہت مہارت سے اس کے ایک ایک عکس کو ابھارا تھا۔

اس نے لینز نہیں لگائے تھے مگر اس کی آنکھیں زرا سے میک اپ سے ہی بے حد خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔

اس کے ساتھ اس وقت حنا بھابھی اور انعم آپی تھیں باقی سب تو کب کے حال پہنچ چکے تھے اسکے گھر والوں سمیت۔۔

وقاص باہر آگیا تھا۔

وہ ان دونوں کے ہمراہ حال پہنچی تھی۔

"آپی آپ ان کو بلا دیں۔۔"کچھ سوچ کر اس نے آہستہ سے انعم آپا کو کہا تھا جنہوں نے مسکرا کر سر ہلاتے شاہنواز کو آواز دی تھی۔

"شاہ۔۔۔۔شاہنواز۔۔۔۔۔"وہ دور کھڑے مہمانوں کو ریسو کر رہے تھے انعم آپا کی آواز پر سجاد صاحب کو بولتے وہ کار تک آئے تھے۔

"جی آپی؟؟"

"بھئی آپ کی دولہن آپ کو یاد کر رہی ہیں زرا ان کی بات تو سن لیں آپ۔۔"شرارت سے کہتے انہوں نے گاڑی کی طرف اشارہ کیا تھا۔

جہاں وہ کھڑکی سے جھانکتے انہیں ہی دیکھ رہی تھی نظریں ملنے پر اس نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں بلایا تھا۔

اس حرکت پر وہ بس دانت پیس کر رہ گئی کیونکہ سب کی نظریں ہی ان دونوں پر تھیں۔

بہن کی موجودگی کا لحاظ کرتے وہ گاڑی کے پاس آئے تھے۔

"کیا ہوا ہے؟ کیوں اشارے کر رہی ہو صبر نہیں ہو رہا تھا۔۔" آواز نیچے کئے وہ غصے کو ہر ممکن طور کر کنٹرول کر رہے تھے۔

ان کے اس انداز پر اس نے آنکھیں گھما کر بیزاری کا مظاہرہ کیا تھا۔

"بات سنیں شاہ۔۔۔! یہ میرا ولیمہ ہے جو روز روز نہیں ہو گا اس لئے جیسا میں نے سوچا ہے مجھے ویسا سب ہی کرنا ہے اور اگر آپ نے کوئی گڑبڑ کی تو یاد رکھئے گا ساری زندگی میرے ساتھ ہی گزارنی ہے کہیں پاگل ہی نا ہو جائیں۔۔" انہیں دھمکی دیتے اس نے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھایا تھا۔

"کیا؟" اس کا بڑھا ہاتھ دیکھ کر وہ جو اسے سنانے کے لئے کچھ سوچ رہے تھے اچانک پوچھ بیٹھے۔

"کیمرہ مین سامنے کھڑا ہے اسے بلائیں اور ایسا پوز بنوائیں اور یہ کریلا جیسا منہ نہیں آنا چاہیے ورنہ ساری زندگی طعنہ دے دے کر آپ کو آدھے سے پورا پاگل کر دوں گی۔" اسکی بات پر انہوں نے شاکڈ کیا تھا وہ انہیں آدھا پاگل بول رہی تھی۔۔

"کچھ زیادہ زبان نہیں چل رہی ہے؟" ماتھے پر بل ڈالے انہوں نے زرا سا جھک کر اسے کہا تو وہ کھل کر مسکرائی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"جب میں زیادہ حسین لگتی ہوں ناخود کو تو میں زیادہ بولتی ہوں اب پلیز اچھے ہسبینڈ کی طرف کام کریں اور میری اور اپنی دونوں کی فیملی کو ٹینشن سے آزاد کریں جو ہم دونوں کی طرف سے انہیں ملی ہوئی ہے۔۔"اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر ان کا ہاتھ تھامے وہ آہستہ سے گاڑی سے اتری تھی۔

ہیل کی وجہ سے اچانک ہی اسکا پاؤں مڑا تھا کہ اچانک شاہنواز نے اسکے گرد اپنا حصار کرا سے سنبھالا تھا۔

"بس زبان ہی چلانی آتی ہے چلنا نہیں آتا۔"تنک کر کہتے انہوں نے اسکی میکسی کو سائیڈ کیا تھا۔

جس پر اس نے زرا سا مسکرا کر انہیں دیکھا تھا اور پھر ان پر اٹھی کئی نظروں میں جیسے سکوں سا آیا تھا۔

کیمرہ مین ان کے ساتھ ساتھ تھا اور وہ ان کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے ان کے قدم سے قدم ملاتے آگے بڑھ رہی تھی اس کے چہرے پر کھلی مسکان نے اس کی دادی اور ساس دونوں کو فکروں سے آزاد کیا تھا۔

اس نے ایک نظر مسکرا کر شاہنواز کو دیکھا تھا۔

"شاہ۔۔۔ تھوڑا سا مسکرا دیں سڑے ہوئے کدو لگ رہے ہیں۔۔" وہ جو اس کی بات سننے کو زرا سا جھکے تھے اسکی بات پر ایک گھوری سے اسے نوازتے سر جھٹک گئے تھے۔

"در شہوار دولہن اتنا بولتی اچھی نہیں لگتی اس لئے منہ بند کر لیں آپ۔۔" انہوں نے سب کی نظریں خود پر محسوس کر آہستہ سے اسکی منت کی تھی جو ایک نظر انہیں دیکھ کر سر جھکا گئی تھی کیونکہ جو اسے کرنا تھا وہ کام تو ہو گیا تھا۔۔

اینٹری کے بعد وہ ایک ایک کر سب سے ملی تھی۔

"کیسی ہو شہوار؟؟" شمع بیگم کو وہ کب سے نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر ان کے سامنے آنے پر اس نے زرا سا ارد گرد دیکھا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں مما خوش ہوں بہت ۔۔"۔

"میری دعا ہے تم یونہی خوش رہو اور تمہیں اور تمہاری امی کو پچھتانا نا پڑے۔۔"

"بد دعا دے رہی ہیں؟" اس کے سوال پر وہ ہلکا سا مسکرائی تھیں۔

"میں بد دعا دے کر کیا کروں گی۔؟ میری اولاد ہو تم۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"مجھے اس بات پر شک ہے کہ میں آپ کی اولاد ہوں خیر میرے گھر آئی ہیں تو اچھے سے کھانا وغیرہ کھا کر جایئے گا کیونکہ میں نہیں چاہتی بعد میں میرے سسرال والوں کو باتیں سننی پڑے۔۔" چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ اپنی بات کہہ کر رکی نہیں تھی۔

"شہوار ٹھیک ہو کیا بول رہیں تھیں وہ؟؟" اس کے پاس آتے فوزیہ بیگم نے جلدی سے اس سے پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں چچی بس یہ ہر بار میرے دل سے اپنی محبت ایک درجہ مزید کم کر دیتی ہیں۔۔"

اس نے آہستہ سے ان کی طرف دیکھ کر کہا تھا انہوں نے افسوس سے سر ہلایا۔

فوزیہ بیگم کے ساتھ وہ اسٹیج پر آکر بیٹھی تھی پہلے کی دولہن اچھی ہوتی تھی ایک جگہ بیٹھ جاتی تھیں یہاں تو اسے ادھر ادھر گھومنا پڑ رہا تھا وہ بھی بغیر دولہے کے ۔۔

گھر جانے سے فلحال اس نے خود ہی منع کر دیا تھا کلثوم بی کو وہ ابھی اس رشتے کو وقت دینا چاہتی تھی دوسرا پاکیزہ بیگم نے بھی اسے یہاں رکنے کا کہا تھا وہ چاہتی تھیں شاہنواز اور وہ زیادہ سے زیادہ وقت ساتھ گزاریں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اس لئے وہ لوگ بنا اسے لئے ہی چلے گئے تھے ان لوگوں کے نکلتے ہی وہ لوگ بھی گھر آئے تھے۔

پاکیزہ بیگم نے سب سے پہلے شکرانے کے نفل ادا کئے تھے کہ سب ساتھ خیریت سے ہو گیا تھا۔

کھانا وغیرہ کھا کر وہ بھی اپنے روم میں آئی تھی مہمان تو کچھ آج چلے گئے تھے اور باقی نے کل جانا تھا۔

اور پھر اسکا اصل امتحان شروع ہونا تھا۔۔

وہ چینج کر کے مزے سے بیڈ پر لیٹی تھی تبھی دروازہ کھلا تھا اور شاہنواز اندر آئے تھے۔

انہیں دیکھ کر بھی وہ اپنی جگہ سے ہلی نہیں تھی ۔

"تم گئی نہیں اپنے گھر؟؟ کیا اتنی بیزار تھیں اپنے گھر سے؟" دن کا پورا بدلہ چکانے کو انہوں نے

نہایت کاٹ دار لہجے میں اس پر طنز تھا۔

"نہیں نا اگر میں چلی جاتی تو آپ کو بھاگنے کا موقع مل جاتا۔۔" آنکھیں پٹپٹاتے اس نے معصومیت سے

کہتے ان کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

"کیا فضول بول رہی ہو۔۔؟" وہ فوراً سے اپنا کہا بھول گئے تھے.

"ہائے۔۔کیا زمانہ آگیا ہے پہلے لڑکیاں بھاگا کرتی تھی اب یہاں آدمی۔۔۔۔۔بھاگنے لگے ہیں..."

اس نے آدمی پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔

"مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔؟" اسکی بات پر وہ غصے سے اسکی طرف بڑھے تھے ۔

"اہاں میں نے تو آپ کو کچھ نہیں کہا اب آدمی کی داڑھی میں ہی تنکا ہو تو میں معصوم بھلا کیا کر سکتی ۔۔" اپنی جگہ سے اٹھتے وہ افسوس سے سر ہلاتی ان سے پہلے واشروم میں بند ہوئی تھی اور وہ بس خود پر ضبط کر کے رہ گئے ۔۔

"سنیں۔۔۔"وہ صوفے پر بیٹھے اپنا کام کرنے میں مصروف تھے جب اس نے بوریت سے تنگ آکر انہیں پکارا تھا۔

"شاہ۔۔" جواب نا پا کر اسنے ایک بار پھر سے انہیں پکارا تھا۔۔

"کیا؟؟"لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹاتے انہوں نے اسے دیکھا تھا ۔

"کیا آپ واقعی بھاگنے والے تھے ہماری شادی سے پہلے ؟؟" اسکے سوال پر انہوں نے اسکا چہرہ دیکھا تھا جہاں اس وقت سنجیدگی چھائی ہوئی تھی انہیں سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا جواب دیں ۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"بتائیں نا کیا واقعی ایسا ہے یا مجھے پاگل بنایا گیا ہے ۔۔"

ان کو چپ دیکھ اسکے دل کو کچھ ہوا تھا جب سے وہ یہی ایک بات تو سوچے جا رہی تھی۔

"فضول سوال مت کرو میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔" سر جھٹک کر وہ واپس سے لیپ ٹاپ میں گم ہوئے تھے ۔

"اگر اتنا ہی سر درد ہو رہا ہے تو اسے کیوں بند نہیں کر رہے ہیں۔۔" تنک کر کہتے وہ ان کے سامنے آئی تھی اور ان کا لیپ ٹاپ بند کیا تھا ۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔"اس کی حرکت نے انہیں غصہ دلا دیا تھا۔

"کل ہماری شادی ہوئی ہے اور آپ کو لیپ ٹاپ پر اپنا کام کرنا لازمی ہے ؟؟"

"میں نے پہلے ہی کہا تھا مجھ سے کوئی امید نہیں رکھنا یہ شادی سراسر تمہاری مرضی سے ہوئی ہے تم شروع دن سے جانتی تھیں کہ میں شادی نہیں کرنا چاہتا تھا اور نا میری زندگی میں کسی بھی شخص کی گنجائش تھی جب سب کچھ جان کر یہاں آئی ہو تو اب شکوہ کیسا؟؟۔۔بہت شوق چڑھا تھا مجھ پر ترس

کھانے کا تو اب اپنی رحمدلی کو بھگتو۔۔" غصے سے کہتے وہ اس کی سائیڈ سے نکلے تھے مگر انہیں رکنا پڑا تھا کیونکہ انکا ہاتھ اسکی نازک گرفت میں آیا تھا۔

"آپ سے کس نے کہا کہ میں نے آپ سے ترس کھا کر شادی کی ہے؟؟؟" ماتھے پر بل ڈالے وہ ان کے سامنے آئی تھی۔

"معذور ہیں آپ بول نہیں سکتے؟ گونگے ہیں آپ کے ہاتھ پیر سلامت نہیں ہیں؟؟ بتائیں ایسی کون سی چیز ہے جس پر میں ترس کھاؤ؟؟" ان کے سامنے آتے اس نے ان سے سوال کیا تھا.

"آپ کو پتا ہے شاہنواز ہماری طرف ایک لڑکا تھا اس نے دو شادیاں کی دونوں ناکام وجہ قسمت نہیں تھی وجہ بنی تھی اسکی پہلی محبت۔۔ جس وجہ سے اس نے زبردستی شادی تو کی مگر دونوں لڑکیوں کی زندگی برباد ہوئی اور اسکی ماں اسی غم میں گھل گھل کر ختم ہو گئی کہ اسکے بیٹے پر لوگ انگلیاں اٹھاتے تھے باتیں بناتے تھے۔ مجھے آپ کا ماضی نا جاننا ہے ناخواہش ہے جب تک آپ خود نا بتائیں مگر جب میرے سامنے میری دادی اور آپ کی ماں نے اپنی بات رکھی تو میں نے انکار نہیں کیا کیونکہ میں ان

سے خوشی نہیں چھین سکتی تھی۔۔میں آپ سے چھوٹی ہو کر آپ سے زیادہ سمجھدار ہوں اور آپ ۔۔۔" وہ لمحے کو رکی تھی۔

" آپ ایک نمبر کے بیوقوف اور خود سر انسان ہیں جو اپنی خوشیاں تو خود سے دور کر کے بیٹھا ہی ہے مگر اپنے سے جڑے رشتوں کو بھی اذیت میں رکھا ہوا ہے کیا آپکا ماضی اتنا اہم ہے آپ کے لئے کہ آپ اس کی وجہ سے اپنا حال اور مستقبل خراب کر رہے ہیں۔۔۔؟"

اسکے سوال کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ بس خاموشی سے کھڑے اسکا چہرہ تک رہے تھے جو غصے کی زیادتی سے سرخ ہو گیا تھا۔

"شہوار۔۔" انہوں نے کچھ کہنا چاہا تھا مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے انہیں ٹوک گئی۔

"میں نہیں جانتی کہ ماضی میں آپ کے ساتھ کیا ہوا اور کیا نہیں مگر خدارا شاہ اس کی سزا سب کو مت دیں۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے جو بھی تھا میں سکون سے زندگی گزار رہا تھا اور تمہارے آنے کی وجہ سے اب میرا وہ سکون بھی چھین گیا ہے۔۔مجھے نہیں سننی کوئی نصیحت اور بھی بات جاؤ یہاں سے۔۔" ان کے پاس جواب نہیں دیا تھا جبھی انہوں نے اسکا ہاتھ تھام اسے کمرے سے نکالا تھا۔۔

اس نے حیرت سے اس بند دروازے کو دیکھا تھا اور پھر سامنے کھڑی افسانہ کو۔۔

احساس توہین سے اسکا سر جھکا تھا۔

افسانہ نے ایک نظر اسکے جھکے سر کر ڈالی تھی اور پھر نیچے کی طرف بڑھی تھی جبکہ وہ خود اوپر چھت پر آگئی تھی ۔

دل پھوٹ پھوٹ کر رونے کو چاہ رہا تھا اور پھر وہ روئی تھی اور پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی ۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤

"وہ کب سے آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹے ہوئے تھے شہوار کی باتیں دماغ میں گردش کر رہی تھیں ۔

"ہونہہ مجھے سیکھا رہی تھی پتا کیا ہے اسے میرے بارے میں۔۔"خود سے بولتے انہوں نے تکیے میں منہ دیا تھا مگر نیند تھی کہ روٹھ سی گئی تھی ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

بے چین ہو کر وہ اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور آ کر کھڑکی کھولی تھی ۔۔

ٹھنڈی ہوا کا جھونکا جونہی چہرے سے ٹکرایا انکا گرم دماغ تھوڑا پر سکون ہوا تھا.

انہوں نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تھا مگر سامنے نظر پڑتے ہی وہ ایک دم سے چونکے تھے۔

غصہ ٹھنڈا ہوا تو اپنی کی گئی زیادتی کا احساس ہوا تھا۔

"افففففف۔۔۔" ہاتھ کی دو انگلیوں سے ماتھا مسلتے وہ جلدی سے باہر آئے تھے اور چھت کا رخ کیا تھا۔

چھت پر وہ منڈیر سے ٹیک لگائے خاموشی سے چاند کو تکنے میں مصروف تھی ۔

کسی کی آہٹ پر اس نے چونک کر انہیں دیکھا تھا ۔

انہیں سامنے پاتے اس نے جلدی سے رخ موڑ کر اپنے آنسو صاف کرے تھے ۔

وہ کبھی اپنی کمزوری کسی پر ظاہر نہیں کرتی تھی نا اسے پسند تھا اپنا تماشہ بنوانا۔

"یہاں کیوں کھڑی ہو؟" اسکی پشت پر آ کر انہوں نے سوال کیا تھا مگر وہ ان سنا کرتی سامنے دیکھتی رہی۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں یہاں کیا کر رہی ہو ؟"

اب کی بار اسکا بازو تھامے انہوں نے اسکا رخ اپنی طرف کیا تھا ۔

جس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

ان کے اچانک رخ موڑنے کر اس نے ہاتھ کی پشت سے اپنا چہرہ صاف کیا تھا اور اپنا بازو چھڑاتی ان کی پہنچ سے دور ہوئی تھی.

" آپ کو جواب دینے کی پابند نہیں ہوں میں اگر میاں چار دیواری کے اندر اپنی بیوی کو جگہ نہیں دے سکتا تو بہتر ہے یوں کھلے عام جھوٹی ہمدردی کا ڈھونگ بھی نا کرے ۔۔"

انہیں آئینہ دیکھاتے نے اس نے رخ موڑا تھا۔

"میں غصے میں تھا۔۔" اپنا رویہ یاد کر وہ خود پر لعنت بھیجتے انہوں نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا۔

پاکیزہ بیگم کو پتا چلتا تو وہ الگ ناراض ہوتیں۔۔

"اچھا جو ہوا اس کے لئے سوری اب نیچے روم میں چلو ۔"

ان کے سوری بولنے پر اس نے گردن ترچھی کر کے انہیں دیکھا تھا ۔

"جب سوری بولنا نہیں آتا تا تو بولیں بھی نہیں عجیب ہی لگ رہے ہیں اور دوسرا آپ کی وجہ سے یہاں نہیں کھڑی وہ کمرہ میرا بھی ہے اور کوئی مجھے اندر جانے سے نہیں روک سکتا تھا وہ تو بات نا بڑھے اس لئے میں چپ رہی ہو نہہ آئے بڑے خود کو کچھ سمجھنے والے۔۔" نخوت سے کہتے وہ تن فن کرتی نیچے کی طرف بڑھی تھی۔

اور اسکی بات ہے انہوں نے گہرا سانس لیا تھا۔

کیونکہ اسکے آگے جیتنا کم از کم ان کے لئے مشکل تھا۔

نفی میں سر ہلاتے وہ روم میں آئے تو وہ روم میں اندھیرا کئے بیڈ پر قبضہ کئے ہوئے تھی۔

نیند تو اب انہیں کیا آنی تھی دل و دماغ بے چین تھے جبھی خاموشی سے اپنی جگہ پر لیٹتے وہ آنکھیں موند گئے تھے۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤
❤❤❤

"اماں شہوار سے بات ہوئی آپ کی." وہ لوگ اس وقت صحن میں بیٹھے تھے شیز اپاس ہی بیٹھی پالک کاٹ رہی تھی شہوار کے نام پر اسنے کان کھڑے ہوئے تھے۔

"نہیں فوزیہ کل رات کی بات ہوئی تو پھر میں نے بھی تنگ نہیں کیا۔"

"دادی اسے لے کر آتے نا میرا تو دل ہی نہیں لگ رہا اس کے بغیر اور اس نجم کو بھی ابھی کورس کرنا تھا۔" منہ بسور کر کہتے وہ ان کے چہرے پر مسکراہٹ لے آئی تھی ۔

"نجم کو عقل آگئی ہے یہی بہت ہے بچے اور شہوار آئے گی نا اچھا ہے ابھی شوہر اور سسرال کو وقت دے میں تو چاہتی ہوں میری بچی بیت خوش رہے کہ اسے ہماری یاد بھی نا آئے ۔۔"

"انشاءاللہ اماں آپ دیکھئے گا سب ٹھیک ہو گا بس اسکے بغیر گھر واقعہ خالی خالی سا ہو گیا ہے۔۔"فوزیہ بیگم کے کہنے پر اداس تو وہ بھی ہو گئی تھیں مگر ایک نا ایک دن تو یہ ہونا تھا نا بیٹیوں کو جتنا جلدی ہو سکے اپنے گھر کا کرنا چاہئے اور وہ تو پھر پوتی تھی دوھری زمہ داری تھی ان کے سر۔۔

"ہاں بس تھوڑا موسم اچھا ہو جائے پھر ہم ملنے چلیں گے۔۔" ان کے اداس چہرے پر ان کی بات سن کر مسکراہٹ آئی تھی ۔

"دادی اب کے شہوار آئی نا تو ہم باغ جائیں گے۔۔" شیزا کی فرمائش پر انہوں نے سر ہلایا تھا۔

"جہاں جانا ہو جانا فلحال تو کچن میں جاؤ شاباش۔۔" فوزیہ بیگم کی بات پر اس نے منہ بسورا تھا ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"اسلام وعلیکم۔۔۔"سب کو سلام کرتی وہ دستر خوان پر آکر بیٹھی تھی ۔۔

"وعلیکم السلام جیتی رہو۔۔"پاکیزہ بیگم نے شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا.

"بلکل بھی تکلف نہیں کرنا شہوار۔۔"اسے یونہی بیٹھے دیکھ عدینہ بھابھی نے اس کی طرف پلیٹ بڑھائی تو وہ مسکرائی تھی ۔

"تکلف نہیں کر رہی بھابھی ان کا انتظار کر رہی ہوں۔۔" اس کے یوں کہنے پر وہاں سب کے چہروں پر مسکراہٹ آئی تھی ۔

"ہائے افسانہ کل سے ہم یہ چچی کا فرمانبردار روپ نہیں دیکھ سکیں گے۔۔" ربعیہ کی بات کر اس نے منہ بنا کر اسے گھورا تھا ۔

باقی سب کی تو جاب اسٹارٹ ہو گئی تھی البتہ وہ دونوں کل سے کالج جانے والی تھیں ۔۔

"شاہنواز کہاہے بیٹا ابھی تک نہیں آیا۔۔" دروازے کی طرف دیکھتے انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے بھی دروازے کی سمت دیکھا تھا۔

"امی وہ شاور لے رہے تھے آتے ہیں ہوں گے میں.."ابھی وہ کچھ مزید بولتی تبھی شاہ نیچے آتے دیکھائی دیے تھے۔

وہ سلام کرتے آکر بیٹھے تو انہوں نے پاکیزہ بیگم کو دیکھا جو چہرے پر سنجیدگی لائے انہیں دیکھ رہی تھیں ۔

"بھئی شاہنواز ناشتہ اسٹارٹ کرو تمہاری بیوی تمہارے انتظار میں بیٹھی۔"حنا بھابھی کے چھیڑنے پر انہوں نے چونک کر اسے دیکھا تھا کو سر جھکائے اپنی پلیٹ کو دیکھ رہی تھی ۔

"جی بھابی۔۔"زبردستی سا مسکراتے انہوں نے اپنی پلیٹ میں پراٹھا رکھا تھا ۔

"شاہنواز ناشتہ ہو جائے تو بچے کمرے میں آجانا۔۔" انہیں حکم سناتی پاکیزہ بیگم اٹھ کر اندر چلے گئی تو انہوں نے پریشانی سے اسے دیکھا کہ ضرور اس نے شکایت لگائی ہو گی مگر وہ مگن سی اپنی پلیٹ میں جھکی ہوئی تھی ۔

اپنا ناشتہ مکمل کر وہ تو افسانہ اور ربعیہ کے ساتھ چلتی بنی جبکہ وہ بچارے چند زہر مار نوالے کھا کر پاکیزہ بیگم کے پاس آئے تھے جو بیڈ پر بیٹھی گہری سوچ میں گم تھیں ۔

"امی۔۔"

ان کی پکار پر انہوں نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا تھا ۔

"آجاؤ شاہنواز۔۔" اسکی سنجیدگی دیکھ انہوں نے خود کو حوصلہ دیا تھا ۔

"بیٹھو۔۔" انہیں بیٹھنے کا بول کر وہ ایک بار پھر سوچ میں پڑ گئی تھیں جیسے لفظوں کا چناؤ کر رہی ہوں۔

"امی۔۔" ان کی پکار کر انہوں نے ایک نظر انہیں دیکھا تھا۔

"زندگی میں پہلی بار اپنی اولاد سے کچھ بولتے ہوئے سوچنا پڑ رہا کہ میری اولاد میری بات کو اہمیت جو نہیں دیتی ہے"

"ایسا کیوں بول رہی ہیں امی۔۔" انہوں نے تڑپ کر انکا ہاتھ تھاما تھا ۔

"شاہنواز تم میرے بچے ہو تمہاری ہر غلطی معاف ہے مگر اپنی اور اس بچی کی ذات کا تماشہ گھر والوں کے سامنے مت بناؤ کل اسے کمرے سے کیوں نکالا تھا تم نے۔" اپنی بات کہتے وہ ایک دم سے مدعے کی بات پر آئی تھیں ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"اس نے آپ سے شکایت لگائی؟بس اسی لئے میں شادی نہیں کرنا چاہتا تھا وہ چھوٹی ہے اسے اتنا نہیں پتا کہ کیا بات کرنی چاہے کیا بتانی چاہیے کیا نہیں۔۔" اپنی رو میں بولتے وہ اپنے ہی پیروں کر کلہاڑی مار گئے تھے۔

"پہلی بات تو یہ کہ اس نے مجھے کچھ نہیں بولا افسانہ نے دیکھا تھا تمہیں اسے کمرے سے باہر نکالتے ہوئے وہ اسی وقت میرے پاس آئی تھی مگر میں ایسے دخل اندازی نہیں کرنا چاہتی میں ان ماؤں میں سے نہیں ہوں جو ان حرکتوں کر فخر کریں۔بیوی بہن ماں سب کا ایک الگ مقام ہے تو میری تربیت کا ہی تھوڑا خیال کرلو۔باقی آگے تمہاری مرضی۔۔"

سب کچھ بول کر وہ جو بولتی تھیں نا کہ آگے تمہاری مرضی تو مرضی بچتی کہاں تھی پھر ۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤

کھڑکی میں بیزار سی شکل بنائے وہ سامنے دیکھ رہے تھے ۔

آفس کی چھٹیاں بھاری پڑ رہی تھیں ۔

سیگریٹ کی طلب بڑھی تو انہوں نے ادھر ادھر دیکھا کہ کہیں کوئی دیکھ نا لے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اچھے سے تسلی کرتے انہوں نے دراز سے سیگریٹ نکال کر سلگائی تھی۔

"شاہ۔۔"وہ کو مگن سی کمرے میں آئی تھی انہیں دیکھ کر اسے شاکڈ لگا تھا اور اسکے تاثرات نے مزہ دیا تھا۔

وہ کبھی انہیں دیکھتی تو کبھی سیگریٹ کو۔۔

اسکے تاثرات دیکھتے شاہنواز کے دماغ میں الارم بجا تھا۔

"آپ سیگریٹ پیتے ہیں؟؟"اس کے لہجے میں چھپی حیرانگی سمجھ وہ آہستہ سے مسکرائے تھے۔

"تمہیں نہیں پتا میں سیگریٹ پیتا ہوں؟؟"انہوں نے حیرت سے اس چھوٹی سے لڑکی کو دیکھا تھا۔

"غلط جگہ پھنس گئی ہو میں نے کہا بھی تھا نہیں کرو نکاح مگر تم نے سنی نہیں میں سیگریٹ بھی پیتا ہوں نشہ بھی کرتا ہوں میں سارے غلط کام کرتا ہوں۔۔"اسکی طرف جھکتے وہ قدرے پر اسرار انداز میں بولے تھے۔

اس نے کچھ سوچ کر ان کی طرف دیکھا تھا.

"آپ گانجا پیتے ہیں؟چرس؟؟؟"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کیا؟؟"گنجا؟؟؟؟"

"اونہوں گنجا مطلب ٹکلا میں بول رہی گانجا چرس وہ جو ہتھیلی پر ڈال کر سونگھنے سے نشہ ہوتا ہے۔۔"اپنی ہتھیلی کو انگلی کی مدد سے مسلتے اسنے انہیں ڈیمو کر کے دیکھا تھا۔

"آپ کو نہیں پتا؟؟"ان کے تاثرات دیکھ اس نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی تھی۔

"پرولیول کے نشئی نہیں ہیں آپ خیر کوئی بات نہیں میرے نکاح میں آگئے ہیں نا اب میں آپ ایک دم پرفیکٹ نشئی بنادونگی کوئی ایسا بڑا مسئلہ نہیں۔۔"ان کا کندھا تھپکتے وہ ان کے برابر سے نکلی تھی۔

اور وہ بیچارے منہ کھولے اپنی نئی نویلی دلہن کے منہ سے چرس کا سن کر وہ بیچارے شاکڈ تھے۔۔

"امی کن سوچوں میں گم ہیں؟؟"پاس بیٹھی انعم نے پاکیزہ بیگم کو مخاطب کیا تھا جو پرسوچ انداز میں سامنے دیکھ رہی تھیں.

"ایک ہی تو سوچ چلتی ہے میرے دماغ میں آج کل انعم میں کیا سوچ رہی تھی کچھ دن شاہ اور شہوار کو کہیں گھومنے بھیج دیتے ہیں شاید اس سے ان کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے ۔"

"اونہوں یہ مسئلے کا حل نہیں ہے امی۔۔اکیلے میں شاہ کیسا رویہ رکھے کسے پتا ابھی ہم سب کی نظروں کے سامنے تو ہیں کم از کم اور دوسرا امی میاں بیوی کا معاملہ ہے انہیں خود حل کرنے دیں آپ کہتی ہیں نا تین تگڑا کام بگڑا۔۔شہوار کو جتنا میں نے سمجھا ہے وہ بہت سمجھدار ہے بظاہر وہ بچوں کی طرح رہتی ہے مگر وہ رشتوں کی اہمیت کو اچھے سے سمجھتی ہے اور مجھے یقین ہیں کہ شاہ اور اسکا رشتہ وقت کے ساتھ ساتھ بہت مضبوط ہو جائے گا۔۔"

"انشاءاللہ۔۔" انعم کا ہاتھ تھامے انہوں نے دل سے کہا تھا۔

"اچھا اب آپ بتائیں عمرہ کرنے کب جا رہی ہیں؟"

"یہ تو اللہ کو بہتر پتا ہے نا جانے کب بلاوا آجائے کلثوم بھی بول رہی تھی تو سوچ رہی ہوں ایک چکر لگا آؤں اس کے پاس کا شہوار کو بھی ملوا لاؤں ۔۔"

"ہاں یہی بہتر ہے وہ گئی بھی نہیں ہے ملنے جب سے شادی ہوئی ہے وقت کا بھی نہیں پتا چل رہا نا امی کہاں تو ہم شاہنواز کی شادی شادی کرتے رہتے تھے اور اب چار دن ہونے کو آئے ہیں۔۔"

"بلکل ویسے یہ حنا اور عدینہ کہاں ہیں صبح سے نظر نہیں آرہی نا میرے پاس آئی ہیں۔۔" انہیں اچانک ہی اپنی دونوں بہوؤں کا خیال آیا تھا۔

"بھابھی تو چھت پر ہیں شہوار کے ساتھ اچار ڈال رہی ہیں اور عدینہ بھابھی ارحم نے اسکول گئی ہیں۔۔"

"یہ اتنی گرمی میں چھت پر ہیں دیکھو تو زرا رنگ جل جائے گا ان کا جا دیکھ بیٹا بھابھی کے ساتھ کچھ کروا لے۔۔"

"بھئی اماں اتنے سال ہو گئے مگر یہ نہیں کہ مجھے میکے میں آرام مل جائے آپ تو کام ہی بتاتی رہتی ہیں۔" ان کے شکایتی لہجے کے وہ ہولے سے مسکرائی تھیں۔

"یہ تمہاری ماں کا بھر ضرور ہے مگر اس گھر کو بنانے سنوارنے میں ساری محنت ان بچیوں کی ہے وہ صبح سے رات اس گھر میں لگی رہتی تو یہ تمہارا فرض ہے کہ اپنی بھابیوں کی مدد کرو مہمان ایک یا دو دن کا ہوتا ہے اور اس بات کا آپ بھی احساس ہونا چاہے کہ آپ کی موجودگی کہیں بوجھ تو نہیں بن رہی۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"امی آپ مجھے بوجھ بول رہی ہیں؟"انہیں ٹھیک ٹھاک جھٹکا لگا تھا ان کی بات پر ۔

"انعم۔۔۔"ان کے ری ایکشن پر وہ پریشان ہوئی تھیں۔

"کیا انعم امی میں یہاں اپنے بھائی کی شادی کی وجہ سے رکی تھی مگر یہاں تو میرا رکنا بوجھ بن گیا ہے مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ مجھے بوجھ سمجھتی ہیں ورنہ میں کب کی چلی جاتی۔۔"غصے سے کہتے وہ فوراً سے اٹھی تھیں۔

"انعم۔۔"انہوں نے پریشانی سے انہیں پکارا تھا۔

ان کا ارادہ تو بس یہ سمجھانے کا تھا کہ وہ اس بھی اپنی بھابھیوں کا ہاتھ بٹائیں تاکہ انہیں یہ احساس ہو کہ ان کی نند کو بھی ان کا خیال ہے مگر ۔۔

شاید وہ یہاں زیادتی کر گئی تھی یا کیا مگر اب انعم کی ناراضگی کا سوچ انہوں نے سر پکڑا تھا ۔

اتنے سالوں میں کبھی ایسا نہیں ہوا تھا نا انعم نے کبھی ان کی باتوں کا برا بنایا تھا مگر ان شاید ان کے لفظوں میں کچھ ایسا تھا جو انہیں بہت چبھ گیا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤
❤❤❤

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"آپی آپ رو رہی ہیں؟؟"وہ سیڑھیاں اترتی نیچے آئی تھی مگر سامنے ہی انہیں بیٹھے دیکھ وہ ان کے پاس آئی تھی مگر ان کا آنسوؤں سے بھرا چہرہ دیکھ اسے تشویش ہوئی تھی ۔

"آپ سب ٹھیک ہے نا آپ کیوں رو رہی ہیں ؟؟"

"کچھ نہیں بیٹا۔۔" اپنا چہرہ صاف کرتے انہوں نے جھوٹ بولا تھا مگر وہ کہاں ماننے والی تھی جبھی جلدی سے اوپر آئی تھی اور عدینہ اور حنا کو بولا تھا۔

انعم کے رونے کا سن کر وہ دونوں بھی کام چھوڑ چھاڑ ان کے پاس آئی تھیں ۔

"انعم کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو کچھ برا لگا ہے؟ کسی نے کچھ کہا ہے؟" وہ دونوں پریشان سی ان سے پوچھ رہی تھیں جو انہیں کچھ بتانے کو تیار نہیں تھیں۔

"امی نے کچھ بولا ہے؟" عدینہ کے بولنے پر وہ خاموش رہی تھیں تو حنا بھی نے افسوس سے سر ہلایا تھا۔

"پاگل امی کی باتوں کا کون برا مانتا ہے وہ ماں ہیں انعم"..

"آپ کو پتا بھی ہے انہوں نے کیا کہا ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ میرا گھر نہیں ہے اور اگر مجھے یہاں رکنا ہے تو آپ لوگوں کے ساتھ کام کروانا پڑے گا کیا بھابھی اتنے سالوں میں کبھی میں نے آپ لوگوں کی مدد نہیں کی یا آپ لوگوں کا ساتھ نہیں دیا آپ لوگوں کا خیال نہیں کیا۔۔"وہ ہچکیوں سے روتی سوال کر رہی تھیں ۔۔

ان کا رونا دیکھ اسکی آنکھیں بھی نم ہوئی تھیں.

"ارے بھئی۔۔۔" حنا بھابھی کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ بولیں تو کیا بولیں۔۔

"انعم بیٹا۔۔میں نے ایسا نہیں کہنا چاہا تھا۔" ان کی باتیں سنتی پاکیزہ بیگم نے اپنی صفائی دینی چاہی تھی ۔

"بلکل نا آپا مجھے نہیں پتا امی نے ایسا کیوں کہا مگر ہر بات کے دو پہلو ہوتے ہیں اور اسی طرح سے سمجھنے والے بھی دو رخ پر سمجھتے ہیں ایک رخ ہوتا کہ آپ پازیٹو رخ کر سوچیں تو آپ کو پازیٹو لگے گا۔ کہ امی چاہتی تھی کہ سب کو یہ لگے کہ آپ کو کتنی فکر بھابھیوں کی اور ان کی نظر میں آپ کا مقام بڑھے اور دوسرا کو آپ نے سوچا کہ آپ کی اب جگہ نہیں۔"

"بلکل یہ تو انسان کی سوچ پر ہے نا اور ہم سے زیادہ تمہارا اس گھر پر حق ہے اور حق بڑھ بھی گیا ہے کیونکہ تم کچھ وقت کے لئے آتی ہو تو اس حساب سے اس دوران سب سے زیادہ تمہارا حق ہوتا ہے اس گھر پر۔" حنا بھابھی نے بھی شہوار کی بات سے اتفاق کیا تھا۔

"اب بھئی بس رونا چھوڑیں اچھا اچھا سوچا کریں۔" ان کے گرد بازو حائل کرتے وہ محبت سے بولی تو وہ سر ہلا گئیں ۔

"سر نہیں ہلائیں مسکرا کر دیکھائیں پھر ہم آپ کو مزیدار سے اچار کھلائیں گے۔۔" اس کے شرارتی انسان پر وہ ہولے سے ہنس دی تھیں ۔

"دل میں بات نہیں رکھا کریں آپا آپ تو اتنی اچھی ہیں فضول میں میری ساس کو ٹینشن دے دی۔۔" ان کو ٹائٹ سے ہگ کرتے وہ پاکیزہ بیگم کا ہاتھ تھام گئی تھی.

"انعم میرا وہ مطلب نہیں تھا بچے۔۔" انہوں نے اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہا تھا مگر انعم نے انہیں گلے لگایا تھا ۔

"سوری اماں۔۔" ان کے سر پر بوسہ دیتی ان کی خود کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھیں ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وقت نے ایک دم سے رفتار پکڑی تھی انعم آپا کے جانے کے بعد جو تھوڑی بہت رونق تھی وہ بھی ختم ہوئی تھی۔

سب اسکول کالج آفس جاتے اور پھر شام میں الگ مصروفیات۔۔

شادی کو پندرہ دن ہو گئے تھے شاہنواز نے ڈیوٹی جوائن کر لی تھی تو وہ بس آتے کچھ دیر کام کرتے اور سو جاتے۔

اس کے پاس تو بات کرنے والا بھی نہیں تھا اب حنا اور عدینہ بھابھی کی باتیں اکثر اسے سمجھ ہی نہیں آتی تھیں ۔

ابھی بھی وہ بیزار سی شکل بنائے شاہنواز کو دیکھ رہی تھی۔

"سنیں آپ بولتے کیوں نہیں ہیں؟" سر پر دوپٹہ جمائے اس نے لیپ ٹاپ پر نظر جمائے بیٹھے اپنے نئے نویلے دولہے صاحب کو دیکھا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میں بولتا ہوں۔۔" اسکے سوال پر حیران ہوتے انہوں نے ایک نظر لیپ ٹاپ سے ہٹا کر اسے دیکھا تھا۔۔

"مگر میں نے تو آپ کو بولتے ہوئے دیکھا ہی نہیں ہے۔" وہ متفکر سی اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"تو ابھی کیا میں نے دیواروں سے بات کی ہے؟" انہیں حیرت ہوئی تھی اس کی بات پر۔۔

"ارے مطلب آپ پورے دن میں گنتی کے چند جملے بولتے ہیں یوں تھک نہیں جاتی آپ کی زبان چپ رہ رہ کر؟" اس نے گال پر ہاتھ ٹکاتے ان سے سوال کیا تھا۔

اس کی بات پر گہرا سانس لیتے انہوں نے لیپ ٹاپ بند کیا تھا کیونکہ کام کرنا اب ممکن نہیں تھا۔

"جب آپ کی زبان اتنا بول کر نہیں تھکتی ہے تو میری کیوں تھکے گی؟" وہ نہایت سنجیدگی سے اس پر طنز کر گئے تھے۔۔

"کام کرنے سے چیز خراب نہیں ہوتی بلکہ رکھے رکھے اس میں زنگ لگ جاتا ہے اور ہمیں ڈر ہے کہ کہیں آپ کی زبان میں بھی زنگ ہی نا لگ جائے۔۔" آنکھیں پٹپٹاتے اسنے معصوم بننے کی بھرپور ایکٹنگ کی تھی وہی اس کی بات پر انکا منہ کھلا تھا۔۔

"ایسے منہ کھول کر مت دیکھیں شادی کے دنوں میں تو آپ پھر بھی غصے میں بڑبڑ کر لیتے تھے اب تو جب سے آفس جانے لگے ہیں آپ نے بات کرنا بھی چھوڑ دی ہے۔"

"میں گھر میں بور ہو جاتی ہوں افسانہ ربعیہ کا کالج اکیڈمی بھابھی گئی ہوئی میکے عدینہ بھابھی کی باتیں بہت الگ ہوتی ہیں اور امی سے بھی زیادہ بات نہیں کر سکتی۔۔اب بتائیں میں کیا کروں؟؟"اس کے منہ بسورنے پر انہوں نے ایک بھرپور نظر اس پر ڈالی تھی ۔

کائی رنگ کے کڑاہی والے سوچ کر ہاتھوں میں چوڑیاں پہنے مہندی لگائے وہ ایک دو دن کی دولہن ہی لگ رہی تھی انکا دل ایک دم سے دھڑکا تھا۔

کہ انہوں نے گھبرا کر اپنی نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔

"یہ ہر وقت چوڑیاں اور مہندی چڑ نہیں ہوتی۔۔؟" خود سے گھبرا کر وہ کیا بول گئے تھے انہیں خود بھی اندازہ نہیں ہوا تھا۔

"ہیں۔۔؟ارے یہ تو امی نے بولا ہے کہ دولہن ہوں نا تو ہاتھ خالی نہیں رکھا کروں۔۔" اپنی جگہ سے اٹھتے وہ ان کے پاس صوفے پر آکر بیٹھی تھی ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"مہندی اچھی لگ رہی ہے نا؟" ان کے آگے دونوں ہاتھ پھیلاتے اس نے اشتیاق سے پوچھا تھا۔

انہوں نے نظریں اٹھا کر اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا۔

"اسکی آنکھیں کتنی خوبصورت ہیں۔۔" اسکی کاجل بھری آنکھوں کو دیکھتے وہ دل میں بولے تھے۔

"کیا ہوا کیا گھور رہے ہیں۔۔" ان کی نظروں سے کنفیوز ہوتے وہ اس نے جلدی سے ان کا بازو ہلایا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔ تم کوئی حور پری تو ہو نہیں جو تمہیں گھوروں گا۔۔" سر جھٹک کر کہتے انہوں نے واپس سے لیپ ٹاپ پر دھیان لگانا چاہا تھا۔

"بھئی آپ بتائیں نا مہندی کیسی ہے۔۔" انکا لیپ ٹاپ سائیڈ کرتے اس نے واپس سے اپنی مہندی والا ہاتھ ان کے سامنے کیا تھا۔

"اچھی ہے بہت بس اب خوش۔"

"ہونہہ جان چھڑا رہے ہیں میں بور ہو رہی ہوں شاہ مجھے کہیں گھمانے ہی لے چلیں۔۔" ایک اور فرمائش انہوں نے گہرا سانس لیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ڈانٹ اسے سکتے نہیں تھے کہ جتنا اسے ڈانٹتے اتنا ہی وہ فری ہو جاتی اور پھر سارے کام ان کے سنبھال رہی تھی تو ڈانٹنا بنتا بھی نہیں تھا ۔

"تم بور ہو رہی ہو تو پڑھائی کرو آگے ابھی ایڈمیشن آئیں گے تو افسانہ کے ساتھ آگے لے لینا ایڈمیشن۔۔"

"اووو بھئی معافی مجھے نہیں پڑھنا۔۔" اس نے ان کے آگے ہاتھ جوڑے تھے ۔

"شہوار"..

انہوں نے سختی سے اسکا نام پکارا تو کھلکھلا کر ہنس دی تھی ۔

"اچھا نا کر لیں ناکام میں جا رہی ہوں باہر۔۔" ان کو تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتی وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی مگر اچانک ہی اسکا ہاتھ ان کی گرفت میں آیا تھا ۔

لمحے کو اسے لگا اسکا دل دھڑکنا بھول گیا ہو۔

اس نے چونک کر انہیں دیکھا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"چادر لے کر آؤ جب تک میں امی کو بتادوں۔" ناجانے کیا سوچ کر انہوں نے یہ کیا تھا مگر وہ حیران تھی۔

وہ کیا حیران تو پاکیزہ بیگم بھی ہوئی تھیں مگر بولا کچھ نہیں تھا بلکہ خوشی خوشی انہیں جانے کا بولا تھا۔

وہ جلدی سے عبایا پہنتی نیچے آئی تھی جہاں وہ اسکے منتظر تھے۔

اسکے آتے ہی انہوں نے بائیک اسٹارٹ کہ تھی۔

یہ سب تو خواب سا تھا اس نے مضبوطی سے انہیں تھاما تھا ۔

انہوں نے آہستہ سے شیشے میں نظر آنے والے اسکے عکس کو دیکھا تھا۔

ان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی ۔۔

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اسکے چہرے سے ٹکراتی اسے کھکھلانے پر مجبور کر رہی تھی ۔۔

اسکا دل کیا بانہیں وا کر کے ان ہواؤں کو خود میں سمیٹ لے۔۔

اس نے آہستہ سے شیشے میں نظر آتے ان کے وجیہہ چہرے کو تکا تھا۔

چہرے پر سنجیدگی سجائے ان کا پورا دھیان روڈ کی طرف تھا۔

اور اس وقت اسے وہ دنیا کے سب سے خوبصورت انسان لگے تھے۔

اس نے آہستہ سے ان کی کمر کے گرد ہاتھ رکھا تھا اور اپنا سر ان کے کندھے پر رکھتے اس نے آنکھیں موندیں تھیں۔

اس کے اس طرح کرنے پر شاہنواز نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

جو آنکھیں موندے ان کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی تھی۔

"شہوار ٹھیک سے بیٹھیں گر جائیں گی۔۔" اپنا ہاتھ پیچھے لے جاتے انہوں نے اسکا ہاتھ اپنے گرد باندھا تھا۔

"مجھے اچھا لگ رہا ہے ایسے شاہ آپ کے ساتھ سفر کرنا۔۔" آہستہ سے کہتے اسنے زرا سا آنکھیں کھول کر انہیں دیکھنا چاہا تھا۔

"میں ساری زندگی آپ کے ساتھ رہنے والا ہوں شہوار۔۔" اس کی نظروں کی تپش سے خائف ہوتے انہوں نے اسے ٹوکا تو وہ بے ساختہ ہنسی تھی اور یہ ہنسی سن انکے دل نے اسپیڈ پکڑی تھی۔

"یعنی اب آپ مجھے ساتھ رکھنے پر تیار ہیں؟" اس کی بات پر وہ سٹپٹائے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ایسا تو کچھ نہیں ہے فضول نا بولیں ورنہ یہی پھینک کر چلا جاؤ گا ۔"

"پھینک ہی نہیں سکتے آپ کیونکہ آپ امی سے ڈرتے ہیں اور اب تو امی اتنی بہادر ہو گئی ہیں کہ آپ مجھے پھینکیں گے نا وہ آپ کو پھینک دینگی۔۔" اسکی شرارتی آواز پر انہیں اس وقت کو کوسا تھا جب انہیں اس پر ترس آیا تھا کہ اس کے بھی اپنی شادی شدہ زندگی کو لے کر کچھ خواب ہونگے کچھ خواہشات ہونگی ۔

اب ہمدردی گلے پڑ رہی تھی۔

آئسکریم پارلر کے سامنے بائیک روکتے انہوں نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

"کیا میں نے کیا کیا اب۔۔۔" ان کی نظروں کا مفہوم سمجھتی وہ منمنائی تھی ۔

"اندر اگر فضول گوئی کی نا شہوار میں آپ کو یہی چھوڑ کر چلا جاؤ گا بنا بل دیئے۔۔"

اسے دھمکی دیتے انہوں نے بائیک سائیڈ پر کھڑی کی تھی اور خود آگے بڑھے تھے ۔

"ہونہہ کھڑوس اور آتا بھی کیا ہے غصے کے علاوہ۔۔" منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے وہ جلدی سے ان کے ہم قدم ہوئی تھی۔

ان کے ساتھ اندر رکھتے وہ ان کی ہمراہی میں ٹیبل تک آئی تھی ۔

"کون سا فلور کھاؤ گی ؟" مینو اسکے سامنے رکھتے انہوں نے اسکی پسند پوچھی تو اس نے ملامت بھری نظروں سے انہیں دیکھا تھا ۔

"کیا؟" اس کے یوں دیکھنے پر انہوں نے آئی برو اچکائی تھی۔

"مجھے ایک ہفتے میں آپ کی پسند ناپسند کا اندازہ ہو گیا ہے مگر آپ کو نہیں ہوا نا۔۔" منہ بسورتے اس نے مینو پرے کیا تھا اب شہوار میڈم کا موڈ خراب ہو چکا تھا ۔

اس کا پھولا منہ دیکھتے شہوار نے دانت پیسے تھے مجال ہے جو یہ لڑکی کوئی بھی کام سیدھے سیدھے ہونے دے۔۔

"چلو کوئی بات نہیں ویسے بھی جو شوہر کو پسند ہوتا وہی بیویوں کی پسند بھی ہوتی ہے۔۔" ان کی بات پر اسکی آنکھیں پھیل تھیں ۔۔

"کون کہتا ہے آپ شریف ہیں آپ تو بہت چالاک ہیں شاہ۔۔" ان کی چالاکی پر وہ عش عش کر اٹھی تھی ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"تم سے سیکھ رہا ہوں میں یہ چالاکیاں۔۔" اپنی جگہ سے اٹھتے انہوں نے کہا تو وہ بس جھٹک کر رہ گئی۔

ادھر ادھر دیکھتے اسکی نظر کاونٹر پر گئی تھی جہاں وہ کھڑے آرڈر کر رہے تھے ۔

وہ رف سے حلیے میں بھی سیدھا اسکے دل میں اتر رہے تھے۔

کتنے پیارے ہیں کیا ہو جائے اگر میں بھی انہیں پیاری لگنے لگ جاؤں.."خود سے کہتے اس نے مسکرا کر انہیں دیکھا تھا۔

"دادی بولتی ہیں شاہ نکاح بہت پاک رشتہ ہوتا ہے اور اگر دل میں نبھانے کی لگن ہو تو کوئی بھی رکاوٹ بڑی نہیں لگتی مجھے یقین ہے میرا اخلوص اور میرے دل میں جو آپ کے لئے وہ سب مل کر آپ کا دل میری طرف موڑ دینگے۔۔" وہ خود سے کہتی ان کے آنے پر سیدھی ہو کر بیٹھی تھی ۔

"شاہ۔۔۔" آئسکریم کا بائٹ لیتے اس نے انہیں پکارا تھا

"ہمم۔۔" انہوں نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی ۔

"گھر میں سب لوگ موجود ہیں سب کے لئے بھی لے کر جائینگے آئسکریم ۔۔"

اس کی بات پر اسنے انہوں نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا تھا۔

"اگر بمبر بڑھانے کے لئے لے کر جانا ہے تو فائدہ نہیں کیونکہ کچھ وقت بعد آپ سب لوگ لڑ رہے ہونگے پاگلوں کی طرح۔۔"

"اووووا چھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب سمجھی۔۔۔" اس نے آئسکریم چھوڑ ان کو حیرت سے دیکھا تو وہ ایک دم سے سٹپٹائے تھے۔

"کک۔کیا۔۔۔؟کیا۔۔۔۔؟

"آپ مجھے یہاں اس لئے لائیں ہیں تا کہ دونوں بھابھیاں باتیں بنائیں ہم میں پھڈے فساد ہوں اور ہم بلیوں کی لڑائی میں بند۔۔۔ آہاں یعنی آپ فائدہ اٹھائیں۔۔۔۔" ان کے اس بدلے روپ کا پس منظر بہت اچھے سے سمجھ آگیا تھا اسے۔

"مطلب کچھ بھی فضول؟؟" اپنی سوچ پکڑے جانے پر وہ فوراً سے مکر گئے تھے۔

"شاہ سازشی شوہر کم بنیں آپ پر سوٹ نہیں کرتا بلکل۔۔" آئسکریم کا لاسٹ بائٹ لیتے اسنے ٹشو سے فیس صاف کیا تھا۔

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔چلو اٹھو۔۔" اسکی باتوں پر ان کا منہ بنا تھا۔۔

وہیں ان کے تاثرات دیکھ اس نے دانتوں تلے لب دباتے اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔۔

"اچھا اب چلو۔۔"اسے مسکراتے دیکھ وہ جل کر آگے بڑھے تھے۔

جبکہ گھر والوں کے لئے آئسکریم لینے کا سوچتی وہ مجبوراً خالی ہاتھ وہاں سے نکلی تھی ۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"یہ لوگ ابھی تک نہیں آئے بھابھی۔۔" کھڑکی سے باہر کی جانب جھانکتے عدینہ نے حنا بھابھی سے کہا تھا۔

"آجائیں گے عدینہ تم کیوں جلے پیر کی بلی بنی گھوم رہی ہو"..

"کہاں جلے پیر کی بلی بھابھی امی کو بھی برابر کے اصول رکھنے چاہیے نا چھوٹی بہو کو اتنی آزادی یاد ہے ہم میری نئی نئی شادی ہوئی تھی کتنی پابندیاں تھیں ان کے ساتھ تو وقت گزارنے کا موقع ہی نہیں مل سکا۔۔"

"ہمارا زمانہ اور تھا اور اب کا زمانہ اور ہے اور ویسے بھی جن حالات میں ان کی شادی ہوئی ہے اچھا ہے دونوں زیادہ سے زیادہ وقت ایک ساتھ گزاریں۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

حنا بھابھی کی بات پر ان کا منہ بنا تھا۔

"بھابھی پتا نہیں آپ کس مٹی سے بنی ہیں کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کو۔۔"

"مجھے کیوں فرق نہیں پڑے گا؟ کیا میں انسان نہیں ہوں عدینہ؟

"میں نے ایسا تو نہیں کہا میرا مطلب ہے کہ جو اصول ہم دونوں کے لئے تھے وہ شہوار کے لئے بھی ہونے چاہیے اور مجھے برا لگا ہے ہمیں تو کبھی ایسے اکیلے جانے کی اجازت نہیں ملی۔۔"

"وہ اس لئے کیونکہ اس وقت ایسے چونچلے ہی نہیں ہوتے تھے اور عدینہ کچھ بھی کہو ہم نے ایک بہترین وقت گزارا ہے ایسا سسرال بھی نصیب والوں کو ملتا ہے دیکھوں نا کتنا سکون ہے کوئی چک چک نہیں نا ہی کوئی پنچائیت اپنا سکون سے گھر میں بیٹھے ہیں ورنہ آج کل گھر بسانا کتنا مشکل ہو گیا ہے ۔۔"

حنا بھابھی کی بات ہے وہ لمحے کو چپ ہوئی تھیں ۔

بات ان کی واقعی ٹھیک تھی آج کل گھر بسانا اتنا مشکل ہو گیا ہے کہ شادی سے کی خوف آنے لگا تھا۔

"امی دادو بلا رہی ہیں آپ کو۔۔" افسانہ کی آواز پر وہ دونوں ہی نیچے آئی تھیں ۔

"بھابی آپ جائیں میں سن کر آتی ہوں امی کی بات ۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

انہیں بولتی وہ اندر کمرے میں داخل ہوئی تو پاکیزہ بیگم آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی تھیں ان کی آمد پر انہوں نے زرا سا آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر انہیں دیکھا تھا۔

"آجاؤ عدینہ۔۔" انہیں دیکھتی وہ سیدھی ہو کر بیٹھی تھیں ۔

ان کی خاموشی نے انہیں پریشان کیا تھا کہ کہیں کچھ دیر پہلے کہیں گئی باتیں تو نہیں سن لی انہوں نے۔۔

"جی امی۔۔" ان کے پاس بیٹھتے انہوں نے کہا تو پاکیزہ بیگم نے گہری سانس بھرا تھا ۔

"عدینہ مجھے نہیں پتا کہ یہ بات کرنا ٹھیک ہے یا نہیں مگر میں نے ایک بات کرنی تھی سے یہ خواہش تمہارے ابا حضور کی تھی لیکن میں چپ اس لئے تھی کیونکہ شاہنواز۔۔۔" انہوں نے بات ادھوری چھوڑ کر انہیں دیکھا تھا۔

"امی آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں کھل کر کہیں۔۔" انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ آخر کیا کہنا چاہتی ہیں۔

"بیٹا تمہارے ابا کی خواہش تھی کہ زبیر اور ربعیہ۔۔ دیکھو کوئی زبردستی نہیں ہے تم بیٹے کی ماں ہو تمہاری خواہش کو پہلے رکھا جائے گا۔۔"

"امی۔۔۔" یہ بات واقعی ان کے لئے جھٹکا ہی تو تھی انہوں نے کہا سوچا تھا کہ وہ ان سے اس طرح کی کوئی بات کریں گی۔۔

"ابھی اچانک سے یہ بات پہلے تو کبھی آپ نے تذکرہ نہیں کیا۔۔۔"

"ہاں کیونکہ بچے چھوٹے تھے اور ابھی بھی کوئی زور زبردستی نہیں ہے عدینہ جو تم لوگ فیصلہ کروگے وہ ہی ہو گا کیونکہ وہ تمہاری اولاد ہے۔۔

میں عمرہ کرنے جارہی ہوں تو میں چاہتی تھی کہ تم اس پورے عرصے میں اچھے سے سوچ سمجھ لو۔۔۔"

"ہمم ضرور سوچوں گی امی فلحال تو ابھی کوئی جلدی ہے بھی نہیں مجھے پہلے میری افسانہ کو ہی فارغ کرونگی میں۔۔" ان کی بات پر پاکیزہ بیگم نے سر ہلایا تھا۔

"آپ آرام کریں میں بھی جارہی ہوں۔۔"

"ٹھیک ہے جاؤ بیٹا۔۔" پاکیزہ بیگم کو شب بخیر کہتے وہ باہر آئی تھی۔

دماغ میں عجیب وغریب سے خیالات اٹھ رہے تھے جنہیں کھٹکتی وہ اپنے کمرے میں آگئی تھیں۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤
❤❤❤❤

وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو پورا گھر سناٹے کی زد میں تھا۔۔

شاہنواز کو بائیک کھڑے کرتے چھوڑ وہ خود کمرے میں آگئی تھی تا کہ ان کا کل صبح کا سامان نکال سکے۔ بھلے ابھی وہ گھر کے کاموں میں ہاتھ نہیں بٹا رہی تھی مگر شاہنواز کے کام اس نے اپنے زمہ لے لئے تھے۔

وہ کمرے میں آئے تو اسے وارڈروب کے سامنے کھڑے پایا تھا۔

"شاہ آپ کے پاس ایک ہی کلر کے اتنے سوٹ ہیں میری تو سمجھ ہی نہیں آرہے۔۔" ان کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ اس نے گردن موڑ کر انہیں پوچھا تھا۔

"سارے الگ ہیں شہوار اور یہ آتے ہی کام کیوں کرنے لگی وہ پہلے منہ ہاتھ تو دھولو۔۔" واشروم کا رخ کرتے وہ اسے بولے تو وہ منہ سڑا گئی۔

یہ بندا کبھی ایک بار میں جواب نہیں دیتا تھا۔

ان کے آنے کے بعد وہ خود بھی چینج کر کے آئی تو وہ سامنے ہی بیڈ پر لیپ ٹاپ کے ساتھ براجمان تھے۔

"شاہ میں نے سنا تھا کراچی والے ساری رات جاگتے ہیں مگر یہاں تو ابھی بارہ بھی نہیں بجے اور ایسا لگ رہا آدھی رات ہو گئی ہے ۔۔"

ان کے کپڑے نکالتے اس نے دراز سے ان کا سامان نکال کر ڈریسنگ پر رکھا تھا ۔

"ہر کوئی پاگل نہیں ہوتا اللہ نے رات سونے کے لئے بنائی ہے نا کہ جاگنے کے لئے۔۔" اسے جواب دیتے وہ مسلسل اپنے کام میں مصروف تھے۔

"اسے تو رکھ دیں الجھن ہونے لگی ہے مجھے اس دیکھ دیکھ کر ایک دن اٹھا کر پھینک دونگی میں اسے"..

"کیا مصیبت ہے یار کام نہیں کروں میں ؟ ابھی تو باہر سے آئے ہیں مگر تم تو تھکتی ہی نہیں ہو۔۔

غصے سے اسے کہتے وہ اپنا لیپ ٹاپ اٹھائے باہر کی جانب بڑھے تھے جبکہ احساس توہین سے اسکا چہرہ سرخ ہوا تھا ۔۔

اسے نے رو تو صورت کے ایک نظر انہیں دیکھا تھا اور پھر الماری کو۔۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"آپ لوگ کب سے عمرے پر جانے کی باتیں کر رہے ہیں مگر ابھی تک تو کچھ بھی نہیں کر رہے آپ لوگ ۔۔"

صحن کی منڈیر پر بیٹھے نجم نے تنک کر کہا تو شیز انے ایک غصیلی نظر اس پر ڈالی تھی ۔

"تجھے کیا تکلیف ہے کبھی بھی جائیں اپنی نحوست کیوں پھیلا رہا۔

"اے تو میں پھر اپنا دیکھو نا ماموں نے بولا ہے بیس دن سے زیادہ کی ٹریننگ ہے اب ان لوگوں کا فائنل ہو تو میں ماموں کو بولوں نا۔۔"

"تو ٹریننگ پر کراچی جائے گا؟" شیز انے حیرت سے اسے پوچھا تھا کیونکہ ماموں تو حیدر آباد میں رہتے تھے ۔

"ہاں وہیں ہوسٹل میں رہوں گا مگر ان لوگوں کے جانے کا تو کچھ سیٹ ہو ۔۔"

"افف ہو جائے گا دادی چاہ رہی تھی امی اور بابا بھی ساتھ جائیں تو ابھی امی کے ویزہ کا مسئلہ ہے وہ حل ہوتے ہی شاپنگ اسٹارٹ ۔۔"

"ہمم اور پھر ان کے آنے کے بعد ہم تیرا رشتہ دیکھیں گے بابا نے بولا ہے امی کو۔۔" نجم کی بات پر اسکی آنکھیں پھٹی تھیں ۔

"ہیں۔۔۔؟ یہ میری شادی کہاں سے آگئی بہت پیسہ آگیا ہے کیا۔۔؟" تنک کر کہتے اس نے غصے سے نجم کو گھورا تھا۔

"یہ تو مجھے نہیں پتا بہنا پر انشاءاللہ اگلے سال تک تم بھی اپنے سسرال اور یہاں ہو گا میرا راج۔۔۔" اس کے اترا کر کہنے پر اس نے آہستہ سے اپنی چپل اتار کر اسکا کھینچ کر نشانہ لیا تھا مگر وہ پہلے سے ہی تیار تھا جبھی فوراً سے سائیڈ ہوا تھا۔

"تجھے تو کبھی اس گھر میں اکیلے راج نہیں کرنے دونگی منحوس انسان تیری بیوی کو پکڑ کر نامارانا میرا نام بھی شیزا نہیں۔۔" اسکی دل جلانے والی مسکراہٹ اسے تپ چڑھا رہی تھی۔

وہ جانتا تھا کتنی چڑ ہونے لگی تھی شادی کے نام سے جب سے شہوار گئی تھی ۔

اچھی بھلی زندگی میں اس نے جانے سے اداسی آگئی تھی اور اپنا گھر چھوڑنے کا سوچ کر ہی اسے خوف آرہا تھا ۔

"دل میں کدو پھوٹ رہے ہونگے اور اوپر اوپر سے منہ بنا رہی۔۔" اسکو ایسے سوچ میں دیکھ نجم نے پھر اس چھیڑا تو اسنے گھور کر اسے دیکھا تھا

"اپنی یہ مینڈک جیسی چونچ بند کر لے نجم میں بابا کو بتادوں گی اسکول میں تو نے کیا کیا تھا۔"

"کک۔۔کی۔۔کیا کیا تھا فضول کچھ بھی۔" اپنا کارنامہ یاد کر اس کے ہوش اڑے تھے اگر بابا کو پتا چلتا تو اسکی چھترول ہونی پکی تھی ۔

"فضول تو کچھ نہیں مجھے سب یاد ہے اب شکل گم کر ورنہ لگاؤ میں آواز بابا کو ۔"

"کیسی بہن ہے یار اب کوئی مذاق بھی نہیں کر سکتا۔۔" چنے کا کے جیسا منہ بنا تا وہ منڈیر سے کود تا اندر بڑھ گیا تھا مگر اپنی شادی کا سوچ اسکے چہرے پر بے چینی چھائی تھی۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوئے تو خالی کمرہ ان کا منہ چڑا رہا تھا۔

حیرت سے انہوں نے باتھ روم اور پھر ڈریسنگ روم کو دیکھا مگر وہ بھی خالی ۔۔

باہر سے وہ ابھی ہو کر آئے تھے تو اسنے باہر ہونے کا چانس نہیں تھا۔۔

"شہوار۔۔۔" غصے ٹھنڈا ہوا تو انہیں اب اسکا خیال آیا تھا۔

ارد گرد پریشانی سے نظر دوڑاتے جیسے ہی ان کی نظر آئینے میں آتے اسکے عکس کو دیکھ انکی آنکھیں پھیلی تھیں۔

ایک جھٹکے سے مڑ کر انہوں نے الماری کے اوپر دیکھا تھا۔

"شہوار۔۔۔" ان کے کہنے میں بے یقینی تھی مانا کہ اونچائی زیادہ نہیں تھی ان کی اس والی الماری کی مگر پھر بھی وہ کیسے اوپر بیٹھ سکتی تھی ۔۔

"شہوار یہ کیا طریقہ ہے نیچے اترو۔۔"

"نہیں اترنا مجھے۔۔" ان کے بولنے پر اس نے پھاڑ کھانے والے انداز میں انہیں جواب دیا تھا۔

انہوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ لاک کیا تھا

"شہوار میں اترو۔۔۔" انہوں نے پریشانی سے الماری پر بیٹھی اس آفت کو دیکھا تھا۔

"نہیں اترونگی کبھی نہیں اترونگی۔۔" سوں سوں کرتے انہیں جواب دیتے اس نے واپس سے اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپایا تھا۔

"نیچے آؤ میں کہہ رہا ہوں نا۔۔" وہ اسکی حرکت کر واقعی پریشان ہوئے تھے اگر گھر میں کسی کو پتا چل جاتا تو۔۔

"نہیں آپ اچھے نہیں ہیں میں آپ سے کبھی بات نہیں کرو نگی نا آپ کا کہنا مانو گے آپ بہت برے ہیں شاہ بہت زیادہ۔۔" پھوٹ پھوٹ کر روتی وہ انکا دل دہلا گئی تھی ۔

وہ ایسی تو نہیں تھی اتنی سی بات پر رونے والی پھر۔

"شہوار اچھا نیچے آؤ غصہ کر لو مگر پلیز اتر اس گر جاؤ گی تو لگ جائے گی۔" اسے روتا دیکھ انکا پتھر دل بھی پسیج رہا تھا۔

"نہیں آؤ گی میں۔۔" نفی میں سر ہلاتی وہ رخ موڑ گئی تو انہوں نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا ۔

"ٹھیک ہے نہیں مگر پھر جب امی اور باقی سب آئیں گے تو جو شرمندگی ہو گی نا تمہیں پھر وہ مجھے نہیں بولنا۔۔" کچھ سوچ کر انہوں نے اچانک کہا تو وہ بھی چونکی تھی ۔

اگر واقعی وہ سب آجاتے تو۔۔۔؟

"ٹھیک ہے آرہی ہوں میں نیچے مگر مجھ سے بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"اچھا پہلے آؤ تو۔۔" اسکی دھمکی کو نظر انداز کرتے انہوں نے اسے کہا تو وہ سائیڈ سے اترنے کے لئے آگے ہوئی تو وہ جلدی سے اسکے پاس آئے تھے ۔

"ہاتھ دو مجھے۔۔" اسے اسٹول کے سہارے اترتے دیکھ انہوں نے جلدی سے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا اس اسٹول کو یہاں سے نالے جانے پر وقاص کو تو وہ بعد میں سنانے والے تھے ۔

"نہیں دونگی اچھا ہے گر کر مر جاؤ تو آپ کو مجھ سے نجات مل جائے گی۔۔" جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے وہ اسٹول سے نیچے اتری تھی جب بہت اچانک اسکا پیر سلپ ہوا تھا ۔۔

"دھیان سے شہوار۔۔۔." اسے کمر سے تھامتے انہوں نے اسے سہارا دیا تو وہ ایک دم بوکھلائی تھی۔ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

گہرے سانس لیتے اس نے آنکھیں کھول کر انہیں دیکھا تھا جو اس وقت اسے تھامے اس کے بے حد قریب تھے اتنا کہ وہ با آسانی ان کی دھڑکن سن سکتی تھی۔۔

اسکی آنکھیں ان کی گہری آنکھوں سے ٹکرائی تو ان دونوں کے ہی دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔ اپنی کمر پر ان کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کرتے اس کی جان ہوا ہوئی تھی۔

وہ یک ٹک بس اسکے حسین چہرے کے نقوش کو تک رہے تھے۔

یہ لمحہ یہ وقت یہ دل سب ٹھہر سا گیا تھا رک سا گیا تھا۔

کبھی نا محبت کرنے کی قسم کھانے والے شاہنواز کو اپنا دل ان آنکھوں میں ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔

بہت اچانک ہی انہوں نے جھک کر اس کی گھنی پلکوں کو چھوا تو وہ سر تا لزر اٹھی تھی۔

نظریں اٹھانا اب محال ہوا تھا جب اپنے گال پر انکا لمس محسوس ہوا تو اسے لگا وہ اپنے پیروں کر کھڑی نہیں رہ سکے گی۔

اسکی آواز جیسے بند ہو گئی تھی اپنے مومی ہاتھوں سے سختی سے اس نے شاہنواز کا بازو دبوچا تھا۔

جو مدہوش سے اسکے نقوش میں کھوئے دنیا بھلا چکے تھے۔

"ش۔۔شاہ۔۔۔" پھولی سانسوں کے ساتھ اس نے بہت مشکل سے انہیں پکارا تھا مگر وہ تو شاید سن ہی نہیں رہے تھے۔۔

"یہ انکھیں۔۔۔" اسکی آنکھوں کو دیکھتے وہ ہولے سے مسکرائے تھے ۔

ان کو مسکراتا دیکھ وہ مسمرائز ہوئی تھی بھلا کسی کی مسکراہٹ بھی اتنی حسین ہو سکتی ہے کیا۔۔؟اس نے خود سے سوال کیا تھا۔

وہ دونوں دنیا جہاں سے غافل ایک دوسرے میں گم تھے جب اچانک دروازے پر ہونے والی دستک نے ماحول پر چھائے فسوں کو توڑا تھا۔

وہ ایک دم ان سے دور ہوئی تھی اور گھبرا کر انہیں دیکھا تھا۔

دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بیتاب تھا اپنے چہرے کی سرخی چھپانے کو وہ جلدی سے ڈریسنگ روم میں گھسی تھی۔

جبکہ اپنی اس بے اختیاری پر گہرا سانس بھرتے انہوں نے دونوں ہاتھوں سے بالوں کو سیٹ کیا اور نارمل ہوتے دروازے تک آئے تھے۔

"کیا مسئلہ ہے بندہ کام بھی کر رہا ہوتا ہے صبر ہی نہیں ہے بلکل۔۔" دھڑ دھڑ دروازے کو بجتا دیکھ انہوں نے دروازہ کھولا تو سامنے ہی ارحم کو کھڑا پایا تھا

"کیا یار چاچو ہاتھ دکھ گئے میرے اتنا ٹائم کون لگاتا دروازہ کھولنے میں۔۔" اپنے ہاتھ کو جھٹکا دیتا وہ ایسے بولا جیسے نا جانے کتنی مشقت کر کے آیا ہو ۔

"دادی بلا رہی ہیں آپ کو سن لیں جا کر۔۔"

"امی سوئی نہیں ؟.." انہوں نے گھڑی کو دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔

"آپو کی کال آئی ہوئی تھی ابھی بند ہوئی ہے جا کر سن لیں ورنہ پھر میری شامت آئے گی۔" اپنا پیغام پہنچاتا وہ فوراً سے رفو چکر ہوا تھا۔

شاہنواز نے ایک نظر مڑ کر ڈریسنگ روم کو دیکھا تو کچھ دیر پہلے کا منظر یاد آتے ہی ایک دلفریب سی مسکراہٹ نے ان کے لبوں کو چھوا تھا۔

اپنی بے ساختگی پر خود کو سرزنش کرتے وہ دروازہ بند کرتے نیچے کی جانب بڑھے تھے۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤ ❤

"امی۔۔" ان کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے انہوں نے باہر سے ہی انہیں پکارا تھا۔

اور یہ عادت ان سب کی تھی پاکیزہ بیگم نے بچپن سے انہیں یہ عادت ڈالی تھی کہ کسی کے بھی کمرے میں جانے سے پہلے لازمی آواز دو۔

"آجاؤ بچے۔۔"

ان کی اجازت پر وہ اندر داخل ہوئے تو وہ سامنے ہی اپنی جگہ پر بیٹھی تھیں ۔

"آپی کو بولا کریں اتنی رات کال نا کیا کریں نیند متاثر ہوتی ہے اس سے۔۔" ان کی بات پر وہ ہولے سے مسکرائی تھیں ۔

"کچھ نہیں ہوتا دراصل بتا رہی تھی کہ اسکی ساس کا ویزہ لگ گیا ہے عمرے پر جانے کا تو اب ہمارا بھی کبھی آسکتا ہے ۔"

"انشاءاللہ جلد ہی آجائے گا۔۔"

"آمین۔۔"

"شاہ بچے میں سوچ رہی تھی کہ تم شہوار کو زرا جب تک ویزہ نہیں آجاتا اس نے گھر چھوڑ آؤ دیکھو نا جب سے شادی ہوئی ہے ایک بار بھی نہیں گئی اپنے میکے۔۔۔"

ان کی بات پر چونکے تھے۔

"اس کے جانے کی کیا ضرورت ہے امی سب لوگ یہی تو آئیں گے تو وہ مل لے گی۔۔" اسکے جانے کا سن نا جانے کیوں انکا دل ڈوبا تھا۔

"بیٹا مہینہ ہونے کو آیا ہے شادی کو ایک بار بھی نہیں گئی بچی وہ خود سے نہیں بولتی مگر ہمیں تو احساس کرنا چاہیے نا۔۔۔"

ان کی بات پر نا چاہتے ہوئے بھی وہ سر ہلا گئے تھے۔

"تمہیں چھٹی تو ملے گی نہیں میں سوچ رہی ایک چکر لگا آؤ تو اسے بھی چھوڑ آؤ گی۔۔" وہ تو جیسے ساری تیاری کر کے بیٹھی تھیں۔

بیچارے شاہنواز کے پاس کہنے کو بچا ہی نہیں تھا کچھ جبھی اثبات میں سر ہلاتے وہ اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔

"جیسا آپ کو مناسب لگے میں بول دیتا ہوں اسے پیکنگ کر لے اپنی۔۔" انہیں شب بخیر کہتے وہ برے دل سے باہر آئے تھے دل اچانک ہی اچاٹ ہوا تھا۔

"ہونہہ اچھا ہے جائے مجھے کونسا محبت ہے اس سے۔۔" اپنی حالت کو نظر انداز کرتے وہ بڑبڑائے تھے۔

"بھلا مہینے میں بھی کسی کو محبت ہوئی ہے۔۔" ان کی منتق پر دور کھڑی محبت ہنسی تھی اب انہیں کیا پتا کہ جس پاک اور مقدس رشتے میں وہ بندھے تھے اس میں محبت تو لمحوں میں ہو جاتی ہے۔

پہلے عادت ہوتی ہے محبت ہوتی ہے اور پھر عشق ہوتا ہے کو دائمی ہوتا ہے دل میں ہمیشہ زندہ رہتا ہے بہت بدبخت ہوتے ہیں ایسے لوگ جو محرم کی محبت کو چھوڑ ایک حرام محبت کو گلے لگائے سسکتے رہتے ہیں۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤
❤❤❤

دھک دھک کرتے دل کے ساتھ اسنے آئینے میں اپنا عکس دیکھا تو ایک شرمگیں مسکان اسکے لبوں پر مچل سی گئی تھی۔

پلکیں حیا کے بوجھ سے لبریز اٹھنے سے انکاری تھیں۔

اس شخص کی زرا سی قربت نے اس کے اعصاب جھنجھلا دیئے تھے اگر وہ مزید قریب آتا وہ یقیناً وہ حواس کھو دیتی۔۔

"یا اللہ۔۔۔" خود سے نظریں چراتے اس نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپایا تھا۔

دل میں گدگدی سے ہونے لگی تھی وہ شخص زرا سا مہربان ہوا تو جیسے دل کی دنیا میں بھونچال آگیا تھا اگر وہ۔۔

اس سے آگے اس سے سوچا ہی نہیں جا سکا شرم سے گلنار چہرہ لئے وہ جلدی سے اپنی جگہ پر آکر لیٹی تھی کیونکہ اس سے نظریں ملنا اب جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔

اس جگ خیالوں میں کھوئی وہ یہ تو بھول ہی گئی تھی کہ وہ کتنی خفا تھی اس سے۔

اسے یاد رہا تو اپنے نقوش پر اس پر پر حدت لمس۔۔

دانتوں میں انگلی دباتے اس نے کھکھلا کر اس کھڑوس شخص کا ایک نیا روپ آنکھوں میں بسایا تھا۔

کھٹکے کی آواز پر اس نے منتشر ہوتی دھڑکنوں کو قابو پاتے چہرے پر نارمل تاثرات سجائے تھے.

مگر انکا موڈ دیکھ اس نے حیرت سے انہیں دیکھا.

"ان کے موڈ کو کیا ہوا؟" خود سے پوچھتے اس نے شاہنواز کو دیکھا لائٹس آن کرتے اس کے پاس آ کر بیٹھے تھے۔

"شاہ۔۔؟ کیا ہوا کیا کہا امی نے ؟؟"

"کچھ نہیں کہا تم پیکنگ کرنا شروع کر دو اپنی۔۔۔" ان کی بات پر اسکا دماغ بھک سے اڑا تھا۔

"کیوں میں کہاں جا رہی ہوں؟؟" ابھی تو اس شخص نے خوشیوں کا دامن تھمایا تھا اب کیوں وہ اسے خود سے دور کر رہا تھا۔

اس کے تاثرات دیکھ ان نے ہلکا سا مسکراتے اس کے سر پر چپت ماری تھی۔

"کیا فضول سوچ رہی ہو سب عمرہ کرنے جا رہے ہیں تو امی چاہ رہی تھیں تم وہاں سب کے ساتھ وقت گزار کر آ جاؤ۔۔" ان کی بات پر اسکا سانس بحال ہوا تھا۔

"افففف تو ایسے تاثرات کیوں تھے آپ کے ڈرا دیا مجھے تو۔۔" خفگی سے کہتی اس نے شکوہ کیا تو وہ نفی میں سر ہلا گئے۔۔

"جانا کب ہے ویسے؟؟"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کل شام یا پرسوں تک جائیں گی امی وقاص کے ساتھ تو جو بھی سامان رکھنا ہو رکھ لینا۔" اسے پرجوش دیکھ وہ سخت بدمزہ ہوئے تھے۔

جبکہ وہ تو اپنے گھر جانے کا سوچتے ہی خوشی سے پاگل ہو رہی تھی۔۔

"سو جاؤ شہوار۔۔" اپنی جگہ پر لیٹتے انہوں نے اسے بیٹھے دیکھا تو فوراً سے ٹوکا تھا جس پر وہ جلدی سے سر ہلاتے لائٹس آف کرتی ان کے پہلو میں آ کر لیٹی تھی ۔

نا جانے کیا سوچ کر انہوں نے بے اختیار اپنا ہاتھ اسکے سر کے نیچے لے جا کر اسکا سر اپنے سینے پر رکھا تھا۔

ان کا حصار پاتے وہ ایک بار پھر سے شرم سے گلنار ہوئی تھی مگر اپنے بالوں میں چلتی انگلیاں محسوس کر اس نے سکون سے آنکھیں موندیں تھیں ۔

ان کا رویہ کیوں اور کیسے بدلہ وہ نہیں جانتی تھی وہ اتنے میں ہی خوش تھی کہ وہ شخص اس کی طرف متوجہ تو ہوا ۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤ ❤

"شاہ یہ دیکھیں یہ آپ کے کپڑے پریس کر کے ہینگ کر دیئے ہیں اور یہ شوز یہاں رکھے ہیں اور آپ کے رومال اور گھڑی اس دراز میں ہے۔۔" اپنی پیکنگ مکمل کرتے وہ ان کی تیاریوں میں لگی ہوئی تھی۔

جب سے شادی ہوئی تھی وہ یونہی ان کی چھوٹی سے چھوٹی چیزوں کا خیال رکھتی تھی۔

"ایک گھنٹے بعد تم نے نکلنا ہے اپنا سامان دیکھ لو۔۔۔" اسے اپنے کاموں میں الجھا دیکھ انہوں نے ٹوکا تو ان کے سنجیدہ سے تاثرات پر ٹھٹکی تھی۔

"شاہ۔۔۔۔" انہیں پکارتے وہ ان کے سامنے آکر بیٹھی تو شاہنواز نے موبائل پر سے نظر ہٹا کر اسکا دلکتاروپ دیکھا تھا۔

جامنی رنگ کے کامدار سوٹ پہنے ہاتھوں میں چوڑیاں بھرے وہ ہلکا سا تیار ہوئی ان کے دل کو دھڑکا گئی تھی۔

"لگتا ہے دل کی بیماری ہو گئی ہے بات بات پر زور سے دھڑکتا ہے۔" خود سے بڑبڑاتے وہ اسکی طرف متوجہ ہوئے جو بغور انہیں دیکھتی ان کی بات سننے کی کوشش کر رہی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کچھ کہا؟؟"

"نہیں میں کیا بولوں گا اور یہ بات بات پر دماغ کھانا بند کرو جاؤ گی تو تھوڑا سکون ملے گا ۔۔"

انہوں نے سر جھٹک کر کہا تو اسکا ہواؤں میں اڑتا دل دھڑام سے زمین بوس ہوا تھا۔

"جان چھوٹے گی میری سکون کا سانس لونگا میں اب جاؤ بھئی آپکا کام کرو۔۔" بیزاری سے کہتے وہ اٹھ کر باہر کی جانب بڑھے تھے جب کے ان کی بے رخی پر آنسو پیتے اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجائی تھی۔۔

"دادی۔۔۔" کلثوم بی کے سینے سے لگے اسکی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔

کتنا یاد آتی تھی ان سب کی گھر کی ۔۔

"میری بچی۔۔۔" اسکا ماتھا چومتے انہوں نے شہوار کو خود کو میں بھینچا تھا۔۔

"چچی۔۔۔" کلثوم بی کو چھوڑ وہ فوزیہ بیگم سے ملی تھی۔

"ہم بھی لائین میں لگے ہوئے ہیں امی۔۔" شیز اکی بات پر وہ مسکراتی اسکی جانب بڑھی تھی اور اسے خود میں بھینچا تھا دل پر چھائی ساری اداسی لمحے میں ہوا ہوئی تھی۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

خوشی اس کے ہر انداز سے عیاں تھی اس جگہ آکر وہ کیسے خوش نہیں ہوتی؟

اس آنگن میں اسکا بچپن گزرا تھا اس گھر کی ایک ایک چیز سے اسے انسیت تھی محبت تھی اسے یہ گھر پرایا نہیں لگا بلکہ ایسا لگا رہا تھا اتنے دنوں کی دوری پر یہ گھر بھی اس کے لئے اداس رہا ہو ۔

نجم شیز اتو مانو خوشی سے جھوم رہے تھے اس سے کراچی جیسے بڑے شہر میں رہنے والی زندگی کا پوچھ رہی ہے۔۔

"میر پور میر پور ہے بھئی کراچی میں شور بہت۔۔" اسکی بات کے شیز انے منہ بگاڑا تھا ۔

"لوگ اس جگہ جانے کے لئے پاگل ہیں اور تم وہاں کی برائی کر رہی ہو۔۔"

"برائی نہیں کر رہی ہوں پاگل میں بس بتا رہی ہوں کہ وہاں شور بہت ہو تا ٹریفک بہت ہے باقی سہولتیں تو ہیں مگر یہاں میرے گھر والی بات نہیں۔۔"

اس کی بات پر اس نے ان دونوں نے منہ ہی بنایا تھا۔

"نجم باہر وقاص بھائی بیٹھے ہیں انہیں کمپنی دے دو۔۔" وقاص کا یاد آنے پر اس نے کہا تو نجم نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا تھا

"بخدا شہوار میرے پاس کوئی کمپنی نہیں ابے میں تو بے روزگار ہوں ابھی تو پڑھائی بھی مکمل نہیں ہوئی میں کیسے اور کون سی کمپنی دے سکتا ہوں۔۔" اسکی اوور ایکٹنگ اور ٹھنڈی کا میڈی پر اسنے پاس پڑا کشن اسے کھینچ کر مارا تھا۔

"فضول مطلب کچھ بھی۔۔۔"

"اچھا نا جا رہا ہوں میں ویسے چچی ہو کر بھتیجے کو بھائی بول رہی ہو شرم کرو۔۔"

"اپنی نا یہ چونچ بند کر لو ورنہ وائپر مار دونگی میں۔۔" اسکی بات پر بدمزہ ہوتے اسے لتاڑا تو وہ منہ بناتا باہر بڑھا تھا۔

"اوئے شہوار اب بتا شاہنواز بھائی کا رویہ تو ٹھیک ہے نا تیرے ساتھ؟؟" نجم کے جاتے ہی شیزا نے پہلے تسلی کی کہ کہیں وہ آس پاس تو نہیں پھر اس سے پوچھا تو وہ لمحے کو چپ ہوئی تھی ۔

جس بات کو وہ بھول چکی تھی وہ ایک بار پھر یاد آئی تھی اور پوری شدت سے یاد آئی تھی۔

"ہاں کیوں ٹھیک نہیں ہو گا بیوی ہوں ان کی۔۔" مسکرا کر کہتے اس نے اپنے اندر کے درد کو با آسانی چھپایا تھا اپنا درد کسی پر ظاہر کرنا اسے کبھی پسند ہی نہیں رہا تھا ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"مجھے بہت خوشی ہے ورنہ جو ناولز میں ہوتا کہ ہیرو ظلم کرتا ہے مارتا ہے میں تو ڈر رہی تھی"..

شیز اکی بات پر اسکا قہقہ بلند ہوا تھا.

"پاگل اب ایسا بھی کچھ نہیں ہے یہ اصل کہانی ہے ڈرامہ تھوڑی بس وقت لگتا ہے سب سیٹل ہونے میں اور ویسے بھی یہ کوئی ہیرو تھوڑی ہیں ایک عام سے انسان ہیں۔۔

اسکی بات پر وہ محض سر ہلا گئی تھی۔

"اچھا تو بیٹھ میں آم کا شربت بنا کر لاتی ہوں تیرے لئے ۔۔"

اسے بولتی وہ باہر آئی تو صحن میں وقاص کو کھڑے پایا۔

"خیریت آپ ایسے کیوں کھڑے ہیں؟'

"جی وہ پانی چاہیے تھا۔۔"

"تو آپ نجم کو بول دیتے نا وہ نہیں تھا کیا آپ کے پاس؟؟"

"نہیں۔۔۔" اسکے جواب پر شیز اکا پارہ ہائی ہوا تھا۔

نجم کو دل ہی دل میں صلواتیں سناتی اس نے خود ہر کنٹرول کیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"آپ بیٹھیں میں لاتی ہوں پانی ۔۔"

اسے بولتے وہ کچن میں آئی تھی اور جلدی سے پانی کا گلاس بھرا تھا۔

"یہ لیں۔۔" اسے گلاس تھما کر وہ واپسی کے لئے مڑی تھی مگر اپنے نام کی پکار پر اسے رکنا پڑا تھا۔

"جی؟؟" اس نے حیرت سے وقاص کو دیکھا تھا۔

"شکریہ شیز ااس پانی کے لئے بھی اور اس دن مجھے تسلی دینے کے لئے بھی۔۔" آہستہ آواز میں۔ کہتا وہ ہولے سے مسکرایا تو وہ ایک دم عجیب سی ہوئی تھی کہ سمجھ نہیں آیا کیا بولے۔

"شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے آپ شکریہ نا بولیں۔۔" اسے جواب دیتے وہ جلدی سے کچن میں آئی تھی۔

"نجم منحوس گھر آئے مہمان کو ایسے اکیلا چھوڑ دیا آنے دے ابا کو بتاتی ہوں تجھے۔۔" جوس بناتے وہ بڑبڑائی تھی پھر سب کو جوس دے کر وہ کمرے میں آئی تو شہوار کھڑکی کے پاس کھڑے پایا تھا۔

"کن سوچوں میں گم ہو محترمہ۔۔؟" گلاس رکھتے وہ اسکے پاس آئی تو کو گہری سوچ میں گم تھی ایک دم سے چونکی تھی ۔

"کچھ نہیں پاگل بس ہوا اچھی چل رہی تھی تو یہاں آکر کھڑی ہو گئی۔"

"ہاں ہوا تو واقعی اچھی چل رہی ہے۔۔" اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے وہ بس اتنا ہی بول سکی کچھ تو تھا جو اس کے دل میں چل رہا تھا مگر وہ زبردستی نہیں پوچھ سکتی تھی اس سے۔۔

"اچھا سن شیز اجب میں واپس جاؤ گی تو تم ساتھ چلو گی میرے نجم کورس کے لئے جا رہا ہے ابھی دادی نے بتایا تو جب تک یہ لوگ نہیں آجاتے تو میرے ساتھ رہے گی۔" اسکی سوچوں کو بدلنے کے لئے اس نے شیز اسے کہا تو وہ ایکدم سے پرجوش ہوئی تھی۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤

پاکیزہ بیگم اور وقاص واپس آگئے تھے اور ان کے ساتھ شہوار کو نا دیکھ وہ جو سوچ رہے تھے خوش ہونگے ایک دم سے پریشان ہوئے تھے ۔

ان لوگوں کا ویزا آگیا تھا اور اب بس جانے کی تیاریاں شروع ہو گئی تھیں۔

انکی فلائٹ ایک ہفتے کی تھی تو مہمانوں کی آمد بھی جاری ہو گئی تھی کہ سب ہی ان سے ملنے آرہے تھے۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

عدینہ بھابھی اور فرحان بھائی بھی عمرہ کرنے جارہے تھے گھر میں ایک دم سے ہلچل ہو گئی تھی۔

وہ جاب سے آئے تو گھر میں مہمان موجود تھے سب کو سلام کرتے وہ روم میں آئے تو خالی کمرہ ان کا منہ چڑا رہا تھا۔

ان چند دنوں میں ہی اس نے اپنا ایسا قبضہ جما لیا تھا کہ جب وہ گھر آتے وہ کمرے میں کچھ نا کچھ کرتی ضرور نظر آتی تھی۔

کبھی الماری صاف کرتی تو کبھی ان کا بک شیلف اور محترمہ کا منہ بھی نہیں رکتا تھا باتوں سے۔۔

اسٹینڈ پر رکھے کپڑے دیکھ انہوں بے ساختہ اسکی یاد آئی تھی۔۔

وہ خود سے بے بیزار ہوتے بیڈ پر ڈھے سے گئے تھے کہ اچانک ان کی نظر سائیڈ ٹیبل پر رکھے فریم پر گئی تھی۔

ہنستا مسکراتا چہرہ۔۔۔

انہوں نے ہاتھ بڑھا کر فریم تھاما تھا۔

اس کی آنکھیں اسکی مسکراہٹ اور وہ خود ۔۔۔

وہ مبہوت سے انداز میں اسکی تصویر کو دیکھنے لگے۔۔

اپنی بے اختیاری کا احساس ہوتے ہی وہ بری طرح گڑبڑائے تھے۔۔

"اچھا ہے نہیں ہے سکون ہے زندگی میں۔۔" خود کو بولتے وہ تکیے میں منہ دے گئے مگر پھر جلدی ہی بیزار ہوتے انہوں نے اپنے بالوں میں انگلیاں چلائی تھیں۔

"افففففف۔۔۔۔" بیزاری حد سے سوا ہوئی تو وہ اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور کپڑے لئے واشروم میں بند ہوئے تھے۔

ان کی ضرورت کی ہر چیز موجود تھی وہاں انہیں اپنا رویہ یاد آیا تو دل کیا اپنا سر دیوار میں مار لیں۔۔

فریش ہو کر وہ نیچے آکر بیٹھ گئے اور ایسا شاذونادر ہی ہوتا تھا کہ وہ یوں سب کے ساتھ آکر بیٹھیں۔۔

"دادی آج سورج کہاں سے نکلا تھا۔۔" زبیر کی شرارت بھری آواز پر پاکیزہ بیگم مسکرائی تھیں جبکہ انہوں نے گھور کر اسے دیکھا تھا جو فوراً سے ایسے انجان بنا تھا جیسے کچھ بولا ہی نا ہو۔

"چاچو کیا ہوا اتنے سیڈ کیوں لگ رہے ہیں۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ارے بیگم گھر نہیں تو بندہ سیڈ ہی ہو گا نا۔۔" سب کر انہیں تنگ کر رہے تھے جب کہ پاکیزہ بیگم خاموشی سے شاہنواز کے تاثرات دیکھ رہی تھیں..

"میرا یہاں بیٹھنا برا لگ رہا ہے تو میں چلے جاتا ہوں۔۔" ان کا موڈ خوامخواہ ہی بگڑ رہا تھا جبھی ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ واپس سے کمرے میں آئے تھے۔

دل کر رہا تھا دیوار میں سر مار دیں۔

آنکھیں بند کی تو اسکی اداس آنکھیں سامنے آئی دل کیا خود کو ماریں ۔۔

"کیا ضرورت تھی اسے یوں ڈانٹنے کی بہت بکواس کرتا ہے شاہنواز لعنت ہے تجھ پر ۔۔۔۔"

ابھی اسے گئے دو دن بھی نہیں ہوئے تھے اور ان کی بیزاری عروج پر تھی۔

"شاہنواز کیا ہوا غصہ کیوں ہو کر آئے ہو طبعیت نہیں ٹھیک ہے کیا؟" پاکیزہ بیگم کی آواز پر وہ سیدھے ہو کر بیٹھے تھے۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں امی بس۔۔" انہیں سمجھ نہیں آیا کہ وہ جواب دیں تو کیا دیں ۔

"شہوار سے بات ہوئی۔۔؟" کچھ سوچ کر انہوں نے سوال کیا تو وہ چونکے تھے پھر نفی میں سر ہلایا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کتنی بری بات ہے ناشاہنواز۔۔اپنی اذیتیں اسکی زندگی میں بھرنے کی کوشش مت کرو وہ بہت زندہ دل بچی ہے اپنے رویے سے اسکا دل مردہ مت کر دینا۔۔تم اسے خوشیاں نہیں دے سکتے تو بیٹا اسے دکھ بھی مت دو ورنہ سکون تمہیں بھی نہیں ملے گا۔۔"

اپنی ماں کی باتوں پر وہ جی بھر کر شرمندہ ہوئے تھے وہ اپنے رشتے کو خود تماشہ بنا رہے تھے۔

"اگر تم اس کی وجہ سے شہوار کے ساتھ زیادتی کر رہے ہو تو ایک بات سن لو میری وہ خوش ہے اپنے گھر میں اتنے سال ہو گئے شاہنواز اب خدا کے لئے خود پر اور ہم پر رحم کھاؤ۔۔"

"وجہ وہ نہیں ہے امی۔۔" وہ ایک سے تڑپے تھے اور ایسا پہلی بار ہوا تھا۔

"مجھے فرق نہیں پڑتا اسکے ہونے یا نا ہونے سے آپ اسکا ذکر مت کریں میرے سامنے۔۔" شاہنواز کی التجا پر وہ لحظہ بھر کو خاموش ہوئی تھیں۔

"پھر یہی کہوں گی کہ خود پر رحم کھاؤ خوشیوں کا وقت بہت مختصر ہوتا ہے مگر ہجر کی راتیں اتنی طویل ہوتی ہیں کہ انسان سانس لے نہیں پاتا شہوار کو اپنی طرح مت بننے دینا۔۔"

"مجھ پر بھروسہ رکھیں امی۔۔۔" وہ بس انہیں اتنا ہی کہہ سکے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

پورا ہفتہ گزار کر بلآخر وہ کراچی واپس آئی تھی وقاص انہیں لینے گیا تھا۔

گھر مہمانوں سے بھرا پڑا تھا کل رات سب کی فلائٹ تھی تو وہ لوگ آج صبح ہی آ گئے تھے۔

اور تب سے ہی وہ شہوار کو بری طرح اگنور کر رہی تھی اسکا دل ہی نہیں کر رہا تھا ان سے بات کرنے کا۔۔

وہ نیچے ہی سب کی مدد کرواتی رہی مگر خود پر پڑتی شاہنواز کی نظروں سے بھی وہ انجان نہیں تھی مگر اس نے سوچ لیا تھا اب نہیں ماننا تو مطلب نہیں ماننا۔۔

شیزا کو تو اس کے ساتھ ہی رکنا تھا جبکہ نجم کو ماموں کے ساتھ جانا تھا۔

سب لوگوں کو ساتھ دیکھ اسکا خوب دل لگا رہا تھا۔

" بھئی میں تو آج اپنی دادی اور امی نے ساتھ سوؤں گی۔۔" اس کے شوشے ہر شاہنواز نے چونک کر اسکا چہرہ دیکھا تھا جو ایسے کر رہی تھی جیسے وہ یہاں ہے ہی نہیں۔۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ہاں ہاں کیوں نہیں میری بچی۔۔" پاکیزہ بیگم نے اسے ساتھ لپٹایا تو وہ بس گہری سانس بھر کر رہ گئے۔

اپنا کیا اب خود ہی بھگتنا تھا بیچارے شاہ کو۔۔۔

"شہوار شام کے لئے کپڑے نکال دو۔۔۔"

وہ جو سب کے درمیان گھری بیٹھی کام کر رہی تھی ان کی پکار پر اس کے چلتے ہاتھ رکے تھے۔۔

"ربعیہ ان کے کپڑے اندر رکھے ہیں لا کر دے دو۔۔" انہیں نظر انداز کرتے وہ ربعیہ سے بولتی عدینہ بھابھی کے پاس چلے گئی جبکہ وہ خاموشی سے اسے جاتے دیکھتے رہے۔۔

تیار ہو کر وہ نیچے آئے تو گاڑی آچکی تھی وہ سب ہی جانے کو تیار تھے۔

انہوں نے اسے ڈھونڈنا چاہا مگر وہ نظر نہیں آئی۔

وہ سب لوگ ائیر پورٹ انہیں چھوڑنے آئے اور پھر واپسی پر بھی وہ ان کے ساتھ نہیں بیٹھی تھی۔۔

ان کا دل جل کر خاک ہوا تھا اسے سب کے ساتھ ہنستے دیکھ۔۔

گھر جو کل تک مہمانوں سے بھرا ہوا تھا ایک دم خالی ہوا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

شیز اکو اسکا سامان دیتے اس نے ربعیہ اور افسانہ کے حوالے کیا تھا اسے۔

دل تو نہیں کر رہا تھا اوپر جانے کا مگر مجبوری تھی اس لئے سب کے سونے کے بعد وہ اوپر آئی تو سامنے انہیں بیڈ پر بیٹھے دیکھ اسے جھٹکا لگا تھا۔

مگر انہیں دیکھتے ہی اس دن والا منظر یاد آیا

"شہوار۔۔۔" اس سے پہلے شاہنواز اسے کچھ بھی بولتے وہ فوراً سے ڈریسنگ روم میں بند ہوئی تھی۔

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی ہے آپ سے۔۔" سختی سے کہتے اس نے وہیں اندر اپنا ڈیرہ جمایا تھا

"شہوار۔۔۔میری بات تو سنو۔۔" وہ بیچارے بند دروازے کو دیکھ بے بسی سے اسے پکار رہے تھے۔۔

"بلکل بھی نہیں شاہ۔۔۔جب تک آپ ڈھنگ سے ہمیں نہیں منائیں گے ہم نہیں آنے والے باہر۔۔۔" بند دروازے سے ٹیک لگاتے اسنے دونوں ہاتھ باندھے تھے۔

"شہوار۔۔میں سوری بول تو رہا ہوں پلیز مجھے نہیں آتا منانا۔۔" ان کی بے بسی انتہا کو پہنچ گئی تھی۔۔

"پلیز مان جاؤ۔۔" دروازہ بجاتے وہ اسکی منت کر رہے تھے جبھی جھٹکے سے دروازہ کھولتے وہ باہر آئی تھی اور انکا ہاتھ تھام انہیں صوفے پر بیٹھایا تھا۔

"آپ کو منانا نہیں آتا۔۔، پیار کرنا نہیں آتا۔، تعریف بھی نہیں کرنی آتی تو آپ کو آتا کیا ہے شاہ؟؟؟"

"بس ہر وقت یہ سیڈو سا منہ بنائے رکھنا۔۔۔اس لیپ ٹاپ پر کام کرتے رہنا۔۔" ان کے دونوں کانوں کو پکڑے اسنے شکوے شکایتوں کی ایک طویل لسٹ انہیں تھمائی تھی۔۔

"شہوار۔۔۔"

"کوئی شہوار نہیں اب ہم تب تک آپ سے بات نہیں کرینگے جب تک آپ ہمیں منائیں گے انہیں۔۔" اپنی بات کہہ وہ انہیں پریشان چھوڑ واپس سے کمرے میں بند ہوئی تھی۔

وہ پریشان سے بند دروازے کو دیکھ رہے تھے باہر جاتے تو بھی کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ اگر ایک بار کسی کو بھی پتا لگتا تو مذاق بننا لازم تھا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"شہوار باہر آکر ایک بار بات سن لو پھر بھلے واپس چلی جانا۔" وہ اپنی ماں کی باتوں کو اچھے سے سمجھ گئے تھے اس لئے نہیں چاہتے تھے کہ ایک بار پھر کوئی ان کے جیسا بن جائے۔۔

"کبھی بھی نہیں آپ اپنے موڈ کے ہیں میں یہاں اندر سونا پسند کرونگی مگر آپ کے ساتھ بات کرنا نہیں۔" وہ آج ضدی بن گئی تھی۔

"ایک بار آکر بات سن لو پھر لڑتی رہنا۔۔" ان کا عاجزانہ رویہ محسوس کر وہ منہ سڑاتی باہر آئی تھی۔ اس کے باہر آنے پر انہوں نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔

"بولیں جلدی کیا بولنا ہے میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔" سینے پر ہاتھ باندھتے اس نے دیوار سے ٹیک لگائی تو اس کے انداز پر وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئے ۔۔

"بیٹھ جاؤ بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔" اسکے روکھے انداز پر انہوں نے منت کی تو وہ بیڈ کے کنارے زرا سا ٹیک کر ان پر احساس کر گئی۔

"شہوار۔۔" اسکے انداز پر انہوں نے آہستہ سے اسکا ہاتھ تھاما تو وہ ایک دم بدکی تھی۔

"یہ مت کریں شاہ خواب دیکھا کر توڑنا سب سے زیادہ اذیت ناک ہوتا ہے اور میں اس درد سے ایک بار گزر گئی ہوں بار بار آپ کو خود کو اذیت نہیں دینے دونگی ۔۔"

"آئی ایم سوری میں جانتا ہوں تمہاری کوئی غلطی نہیں میں بہت غلط کر جاتا ہوں مگر میں کیا کروں میں اس رشتے کو قبول کر کے بھی ماضی کی گرہوں سے خود کو نکال نہیں پارہا میں چاہنے کے باوجود کہیں نا کہیں اپنے ماضی میں اٹک سا گیا ہوں مجھے لگتا ہے میں اتنے سالوں میں اندر سے خالی ہو گیا ہوں کوئی جذبہ کوئی احساس میرے دل کو چھو کر بھی اسے موم نہیں کر پارہا میں خوش رہنا چاہتا ہوں میں نارمل زندگی گزارنا چاہتا ہوں میں نہیں کر پارہا شہوار میں کیا کروں؟" وہ آج بے بسی کی انتہا پر تھے اسے آج ان پر واقعی رحم آیا تھا۔۔

"تو میں ہوں نا شاہ آپکی شریک حیات آپکی زندگی کی ساتھی آپ مجھ سے کہیں اپنے سارے دکھ مجھے دے دیں میں ہوں نا۔۔" ان کا ہاتھ تھامے اسنے کہا تھا وہ انہیں ایسے تو کبھی بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی یوں ٹوٹا بکھرا ۔۔۔

"وہ مجھے تب چھوڑ کر گئی جب مجھے اسکی سب سے زیادہ ضرورت تھی ۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"شاہ اگر یہ سب ٹاپک اتنا تکلیف دہ ہے تو رہنے دیں۔۔" وہ نہیں چاہتی تھی وہ ٹوٹ جائیں۔۔

"میں چاہتا ہوں کہ سب اپنے دل سے نکال کر ایک نئ شروعات کرو شہوار وہ میری بچپن کی منگیتر تھی اس وقت شاید منگیتر کے نام سے آشنائی بھی نہیں ہوتی تھی کسی کو وہ مجھے اچھی لگتی تھی بہت میں پاگل تھا اس کے لئے اور وہ۔۔۔۔"

وہ لحظہ بھر کو کو تھمے تھے ۔

"اسے شاید مجھ سے زیادہ ابو کی دولت جائیداد سے مطلب تھا۔

ابو کے انتقال کے بعد ہمارا برا وقت شروع ہوا تو ساتھ چھوڑنے والی سب سے پہلے وہی تھی ہمیں بہت کچھ کھونا پڑا تھا ہم ابھی اسی صدمے سے نہیں سنبھلے تھے کہ اس کے گھر سے سارا سامان واپس آ گیا۔ میں اسکے پاس گیا اسے منایا مگر سب بے سود کیونکہ وہ تو سمجھنا نہیں چاہتی تھی ماننا نہیں چاہتی تھی اسے میری چند ہزار کی تنخواہ نہیں چاہیے تھی اسے محل چاہیے تھا اور اسکی قسمت کے اسے مل بھی گیا مگر میں بس یہ سوچتا رہ گیا کہ کیا پیسہ اتنا ضروری ہے؟؟ میری بھابھیاں بھی تو تھیں میرا دل نہیں کرتا تھا شادی کرنے کا میرا دل اور اسکی خوشی جیسے کہیں گم ہو گئی تھی میں ڈرتا تھا اور ڈرتا ہوں کہ میں آنے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

والی کے ساتھ انصاف نا کر گناہگار ہو جاؤ گا میں کسی کہ زندگی برباد نہیں کرنا چاہتا تھا مگر پھر تم میری زندگی میں آئی تو ایسا لگا کہ واقعی زندگی میں ایسے لوگ بھی ہیں جو دولت سے زیادہ رشتوں کو اہمیت دیتے ہیں مگر میں تو تمہارے ساتھ بھی زیادتی کر رہا ہوں نا۔۔"

ان کی بات پر اس نے تڑپ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

"آپ میرے ساتھ زیادتی نہیں کر رہے ہیں شاہ آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے اگر میرے ساتھ یہ سب ہوا ہو گا تو یقیناً میرا ردعمل بھی یہی ہوتا کیونکہ میں جانتی ہوں جب کوئی ایسا شخص آپ سے دور ہو جائے جو آپ کے لئے بہت اہم ہو تو دل ہر کیا گزرتی ہے ہمیں ایسا لگتا زندگی اب ختم ہو جانی چاہیے مگر نہیں ہوتا ایسا کیونکہ اسی کا نام زندگی ہے اپنی تکلیفوں کو دل میں رکھ کر مسکرانا ہی اس زندگی کا نام ہے۔۔"

اس کی باتوں پر وہ بس حیرت سے اسے تک رہے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"امی بولتی ہیں کہ میں تمہارے ساتھ غلط کر رہا ہوں میں کیسے انہیں بتاؤ کہ میں اپنا ماضی بھول چکا ہوں بس اب جو رنگ تھے زندگی کے وہ پھیکے پڑتے کرتے بلکل ہی ختم ہو گئے ہیں۔۔" وہ آج بے بسی کی انتہا پر تھے۔

"ہم مل کر ان غائب ہوئے رنگوں کو اپنی خوشیوں سے واپس لے آئیں گے اس بے رنگ زندگی کو حسین رنگوں سے سجا دینگے ہن دوسروں کی طرح بے وقوفی کر کے اپنے رشتے کو ختم نہیں کرینگے بلکہ ایک دوسرے کی اچھائی اور برائی دونوں کو ایک دوسرے میں جذب کر لیں گے۔"

انکے ہاتھوں کو اپنی نازک گرفت میں لیتی وہ آہستہ سے بولی تو وہ ہولے سے مسکرائے تھے۔

"مجھ سے اتنی چھوٹی ہو کر اتنی سمجھداری کی باتیں کیسے کر لیتی ہو۔۔" وہ اسکی باتوں پر حیران ہوئے تھے۔

"کیونکہ میرے ارد گرد میرے دادی چچی ہیں جنہوں نے ہمیشہ مجھے رشتوں کی اہمیت سیکھائی ہے اور لڑکے بس جذباتی ہوتے ہیں۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"آئی ایم سوری شہوار۔۔۔" وہ واقعی میں شرمندہ تھے اپنی ذات سے کسی کو تکلیف پہنچانے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

"اچھا بس نا بھئی اب سے دوستی کریں کچھ آپ میری باتیں برداشت کرنا کچھ میں کروں گی ایسے ہی سب اچھا اچھا ہوتا جائے گا۔۔۔" مسکرا کر کہتی وہ ان کے دل میں سکون پیدا کر گئی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤
❤❤❤❤

"بھابھی میں کوئی مدد کرواؤ۔۔" وہ نیچے آئی تو حنا بھابی کچن میں مصروف تھیں پورا گھر گہری نیند میں ڈوبا ہوا تھا سوائے ان کے ۔۔

"تم کیوں جلدی اٹھ گئیں؟؟"

"نیند نہیں آئی نماز کے بعد پھر انہیں آج جانا تھا تو ان کے کپڑے پریس کر کے رکھے۔۔" وہ خالص بیویوں کی طرح بات کر رہی تھی اسکے انداز پر وہ بے ساختہ مسکرائی تھیں ۔

"مجھے اب بھی یقین نہیں آرہا کہ شاہنواز کی شادی ہو گئی ہے اور میں اسکی بیوی سے بات کر رہی ہوں ۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا کہ میری شادی ہو گئی ہے۔۔" شرارتی انداز میں کہتے وہ ان کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

"بھابی ایک بات پوچھوں۔" کچھ سوچتے اس نے اچانک انہیں مخاطب کیا تھا۔۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔"

"بھابھی انکی منگیتر کا نام کیا تھا مطلب انہوں نے مجھے بتایا تو ہے مگر نام وغیرہ میں ان سے پوچھ نہیں سکی۔۔" ناجانے کیوں اسکا دل کیا وہ پوچھے کہ اس بے مہر اور لالچی لڑکی کا نام کیا تھا۔

"طوبی نام تھا اور بہت فیشن ایبل تھی مگر دیکھو کیسے کیا اس نے۔۔"

"ہمم خیر یہ بتائیں وقاص بھائی کے لئے لڑکی کب دیکھنے جائیں گی ۔۔"

اسکا اشتیاق دیکھ وہ معنی خیزی سے مسکرائی تھیں۔

"لڑکی دیکھ لی ہے بس ٹھیک وقت کا انتظار ہے۔۔"

ان کی بات پر وہ ایک دم سے چونکی تھی ۔

"کون کون؟؟؟" پرجوش سی ہوتے وہ بے تابی سے بولی تو ہنس پڑیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"راز کو راز ہی رہنے دو اور ابھی جاؤ میاں جی کو اٹھاو اپنے۔۔"

"یہ غلط ہے بھابھی بہت۔۔۔" وہ منمنائی تو وہ ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلا گئیں۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

"کیا بات ہے اکیلے کیوں بیٹھی ہو؟" وہ کمرے میں آئی تو شیزا کو اکیلے بیٹھ دیکھا پوچھ بیٹھی۔

"افسانہ اور ربعیہ کالج گئی ہیں اور تم تو اپنے میاں کی ہو کر رہ گئی ہو میں کروں تو کیا کروں۔۔" اسکے منہ بنا کر کہنے پر شہوار کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔

"اووو میرا بچہ تو اوپر آجاتی نا میں تو انہیں آفس بھیج رہی تھی۔"

"ہونہہ اچھا تھوڑی نا لگتا ہے میاں بیوی میں ہڈی بننا۔۔"

"لے تجھے ہڈی بننے کی ضرورت ہی کب ہے تو پہلے سے سوکھی سڑی ہڈی تو ہے۔۔"

قہقہ لگاتے اسنے شیزا کا مذاق اڑایا تھا جس پر جوابی کاروائی کرتے اس نے کشن اٹھا کر اسے مارا تھا مگر شہوار کو لگنے کے بجائے وہ شاہنواز کے ہاتھوں میں آیا تھا جس پر وہ ایک دم سٹپٹائی تھی۔

"اپس۔۔۔۔ سوری سوری بھائی وہ۔۔۔" ایک دم بوکھلاتے اسنے صفائی دینی چاہی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ہماری بیگم پر قاتلانہ حملہ ہو رہا ہے یہاں تو۔" اسکے شرارتی انداز پر شہوار کا جہاں منہ کھلا تھا وہی شیز ابے ساختہ مسکرائی تھی۔

کہاں وہ کسی سے ٹھیک سے بات کرتے تھے اب جہاں مسکرا رہے تھے۔۔

"شاہ آپ گئے نہیں آفس۔۔؟ اپنی حیرانگی چھپاتے اس نے مسلسل ان کے مسکراتے چہرے کو حیرت سے تکا تھا۔

"بہت جلدی ہے مجھے بھگانے کی بیگم۔۔؟" آئی برو اچکاتے وہ اس سے بولے تو اس نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"فائل رہ گئی تھی وہ لینے آیا تھا یہاں سے آواز آئی تو رک گیا اب جا رہا ہوں خیال رکھنا اپنا۔" اسکا گال تھپتھپاتے وہ چلے گئے تھے اسے سکتے میں چھوڑ کر۔

جبکہ اسکی حالت دیکھ شیز اکا قہقہ ابلا تھا۔

"اوئے بھائی گئے اب ہوش میں آجا۔۔۔"

"بکو مت آئی سمجھ۔۔" اپنی خفت مٹانے کو وہ اسکے بازو پر ہاتھ مار کر بولی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ویسے یار شاہنواز بھائی کی اسمائل کتنی پیاری ہے نا۔۔"

"مجھے نہیں پتا اور زیادہ تعریف نا کروان کی آئی سمجھ میری بہن ہو ان کی نہیں۔۔" انکا مسکرانا اسے آگ لگا گیا تھا۔

"ہونہہ میرے سامنے تو ہنستے ہوئے منہ دکھتا ہے ان کا اب کیوں اتنا مسکرا کر رہے تھے۔"

جل کر کہتے اس نے سر جھٹکا تھا کیونکہ اگر ان کو ہی سوچتی رہی تو کام سارے خراب ہی ہونے تھے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"یار زبیر بھائی ایسے نہیں کریں یہ چیٹنگ ہے۔۔۔" افسانہ کے دھائی دینے پر وقاص نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"افسانہ آواز کا ولیم کم کر لیا کرو ہم یہی صحن میں بیٹھے ہیں چاند پر نہیں ۔۔"

"افففف بس کریں آپ تو ہمیشہ ٹوکتے رہتے ہیں۔" اسکے چڑ کر کہنے پر وقاص نے شیزا کو دیکھا تھا جو خاموشی سے ربعیہ کے ساتھ کوئی کہانی پڑھنے میں مصروف تھی۔

"اسلام و علیکم۔۔۔" سلام کی آواز پر وہ سب شاہنواز کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"وعلیکم اسلام۔۔۔" جواب سب سے پہلے حنابھابھی کی طرف دے آیا تھا۔۔۔

"افسانہ جاؤ چاچو کو پانی پلاؤ۔۔۔۔" ان کے بولنے پر وہ جلدی سے کچن کی طرف بڑھی تھی جبکہ شوز اتارتے ان کی نظریں مسلسل کسی کو تلاشنے میں مصروف تھی۔۔

پانی کا گلاس لیتے انہوں نے کچن میں ایک سرسری سی نظر دوڑائی تھی مگر بے سود۔۔

"بھابی شہوار کہاں ہے؟" بلآخر انہوں نے پوچھ ہی لیا تھا۔

"اوپر ہی ہے کمرے میں۔۔" انکے اطلاع دینے پر وہ سب کی دبی دبی مسکراہٹ کو نظر انداز کرتے اوپر بڑھے تھے۔

جب کے ان کے جاتے ہی ان لوگوں کے ہنسنے پر جہاں شیزا نے ناگواری سے وقاص اور زبیر کو ہنستے دیکھا تھا وہیں حنابھابی نے ان لوگوں کو آنکھیں دیکھائی تھیں۔۔

وہ اوپر روم میں آئے تو وہ مصروف سی اپنا کام کر رہی تھی۔

ایک لمحے کو وہ اسے دیکھ کر ٹھٹھک سے گئے تھے لال سوٹ میں وہ بالوں کا جوڑا بنائے ان کا دل دھڑکا گئی تھی اوپر سے متضاد اسکی کلائی میں موجود چوڑیاں۔۔۔

آہستہ سے قدم بڑھاتے وہ اسکی پشت پر جا کر کھڑے ہوئے تھے وہ جو مدہوش سی اپنے کام میں مگن تھی کسی کی موجودگی محسوس کر اسکا دل تیزی سے دھڑکا تھا مگر پھر اپنے گرد ایک مضبوط حصار محسوس کرتے وہ بے ساختہ مسکرائی تھی۔

"کیوں ایسے کام کر رہے ہیں جن کاموں کی آپ سے امید نہیں ہے؟" گردن کو زرا سا ترچھی کئے اس نے نکھیں سکیڑ کر ان کے وجہہ چہرے کو آنکھوں میں بسایا تھا۔

مگر اسکی بات سن کر بھی وہ کچھ نہیں بولے بلکہ آہستہ سے جھکتے اس کے گال پر آہستہ سے اپنا لمس چھوڑ گئے۔۔

ان کا لمس محسوس کر وہ ساکت ہوئی تھی۔۔

"شش۔۔شاہ دروازہ۔۔۔ "

کھلے دروازے کو دیکھ اسکی جان ہوا ہوئی تھی۔

"تم بھی وہ کام نا کرو جن کی تم سے امید نا ہو۔۔ء" اسکے گھبراتے لہجے پر چوٹ کرتے انہوں نے سرگوشی کے انداز میں اسے کہا تو وہ ناک سکیڑ گئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"اچھی لگ رہی ہو ایسے۔۔" اسکے کانوں کی بالی چھیڑتے وہ اسکے حواس پر چھا رہے تھے۔

"اچھا نا اب چینج تو کر لیں۔۔" ان کی گرفت سے نکلتے وہ جلدی سے الماری کی جانب بڑھی تھی جبکہ اسکے چہرے پر چھائے قوس قزح کے رنگ انہیں مسکرانے کے مجبور کر گئے تھے۔

"بات سنیں۔۔۔" وہ جو کسی کام سے باہر آیا تھا شیزا کی آواز پر اس نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔

"کسی کا مذاق اڑانا بری بات ہوتی ہے اور مذاق بھی اسکا جو آپ سے عمر میں بڑا ہو۔۔" اس کی بات پر وقاص نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔

"جی۔۔۔؟" اسکی بات کا مطلب اسے سمجھ نہیں آیا.

"کیا جی؟؟ میں نے بہت صاف لفظوں میں تو کہا ہے۔۔"

"شیزا آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں میں واقعی نہیں سمجھ پا رہا آپ زرا تفصیل سے سمجھائیں گی۔۔"

"دیکھیں میں جانتی ہوں شاہنواز بھائی آپ کے چاچو ہیں مگر ان کا یوں مذاق بنانا مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگا تو اگر شہوار کو کتنا برا لگے گا۔۔"

اسکی باتوں پر وہ شاکڈ ہوا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"دیکھیں مجھے نہیں پتا آپ کو ایسا کیوں لگا مگر وہ ہمارے چاچو ہیں ہم بھلا کیوں ان کا مذاق بنائے گے بلکہ تو ہمیں خوشی ہے کہ چاچو نے موو آن کیا ہے ہم ان سے شرارت کر سکتے ہیں مذاق نہیں اڑا سکتے اور یہ بات شہوار کو بھی اچھے سے پتا ہے۔۔"

اس نے اپنے تئیں بات کلیر کی تھی۔

"اور دوسری بات شیز آپ وہاں زبیر اور افسانہ سے بھی یہ بات بول سکتی تھیں میں اکیلا وہاں نہیں تھا۔"

"لیکن بڑے آپ تھے اس لئے آپ کو بولا اور ایک بات کوئی بھی بات ہو اسے برا لگتے دیر نہیں لگتی میں نے غلط ارادے سے تو بلکل آپ کو نہیں بولا تھا اگر آپ کو برا لگا تو سوری مگر میں نہیں چاہتی میری بہن کو کچھ بھی برا لگے۔۔" اپنی بات کہہ کر وہ رکی نہیں تھی جبکہ وقاص نے حیرت سے اسے دیکھا تھا وہ کتنا غلط سمجھ بیٹھی تھی انہیں۔۔

جبکہ دوسری طرف اسکا بگڑا موڈ اور بگڑ گیا تھا۔

"کیوں منہ پھلا کر بیٹھی کو لاڈورانی؟؟"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اسے یوں منہ بنا کر بیٹھے دیکھ شہوار کو حیرت ہوئی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا تم اپنے مزے میں رہو۔۔" اسکے چڑچڑے انداز پر شہوار نے اسے اپنے بازوؤں میں بھینچا تھا۔

"بتانا کیا ہوا ہے؟؟" اس کے پچکارنے پر وہ نم ہوئی آنکھوں کے ساتھ اسے سب بتاتی گئی جس پر پہلے اس کا منہ حیرت سے کھلا تھا اور شہوار کا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لے۔۔

"افففف جذباتی لڑکی۔۔" اسکے سر پر ہاتھ مارتے شہوار نے غصہ کیا تو منہ پھلا گئی ۔

"بیوقوف میں خود انہیں اتنا تنگ کرتی تو وہ تو بھتیجے بھتیجی ہیں ان کا حق نہیں ہے کیا ان سے مذاق کرنے کا؟"

"پھر بھی۔۔۔" وہ منمنائی تھی ۔

"آپ شاید دادی کی سیکھائی ساری باتیں بھول گئی ہیں شیز اان پر مجھ سے زیادہ ان سب کا حق ہے جو بچپن سے ان کے ساتھ ہیں ان کے اچھے برے وقت میں ان کے ساتھ رہے ان کا اچھا برا رویہ اختیار

کیا کتنی بری بات ہے نا اب تم وقاص بھائی سے سوری بولو جا کر کتنا ہرٹ ہوا ہو گا نا انہیں کہ اب وہ اپنے چاچو سے مذاق کرتے ہوئے بھی سو بار سوچیں ؟

"تو یار میں کیا کرتی مجھے اچھا نہیں لگا کہ سب ان پر ہنس رہے تھے۔۔" اس نے منہ بسورنے پر شہوار نے اپنا سر پیٹا تھا

"گدھی ہم لوگ ایک دوسرے کا مذاق اڑاتے تھے تو کیا تجھے برا لگتا تھا بس کرنا بات کو کیا لمبا کر رہی وقاص بھائی دیکھیں تو سوری کر لینا اتنی سی بات ہے بس۔۔" مسئلے کا حل نکالتی وہ اسے مزید پریشان کر گئی تھی ۔

"میں کیسے ان سے معافی مانگوں گی یار ۔۔۔"

"ویسے ہی مانگنا جیسے منہ اٹھا کر ان کے سامنے فضول بول دیا کتنا برا لگا ہو گا اگر یہ بات حنا بھابھی کو پتا چلی اور وہ ٹیپکل جیٹھانی بن کر لڑنے آ گئی اور ہمیں گھر سے نکال دیا تو۔۔۔" اس نے چہرے پر خطرناک تاثرات سجائے تھے بہادری شیز انے سوچ کر ہی جھرجھری لی تھی ۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"سوری یار میری وجہ سے اتنا مسئلہ ہو گا میں اب انہیں دیکھوں گی تو معافی مانگ لوں گی۔۔" " گڈ میرا بچہ بس آئندہ دھیان رکھنا اور زبان کھولنے سے پہلے میرے پاس آجانا۔۔" اسکا گال چومتے وہ شرارت سے بولی تو وہ بس اسے گھور کر رہ گئی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"شاہ۔۔۔! آپ کا والٹ کہاں ہے؟" روم میں آتے اس نے ان سے پوچھا تو وہ ایک سے چونکے تھے

۔

"ہاں۔۔یہی میرے پاس تو تھا۔۔" اسکے تیور دیکھ انہوں نے آپ پاس دیکھا تھا۔

"یہاں پڑا ہے۔۔ہر وقت آپ کے پیسے بھی یونہی پڑے رہتے ہیں اتنے ہی امیر ہیں آپ تو مجھے دے دیں۔۔" ان کا والٹ اٹھاتے وہ منہ بناتی ان کے پاس آئی تھی۔۔

"لے لو۔۔" بنا سوچے سمجھے جواب آیا تھا۔

"لائیں پھر مجھے دے دیں اپنی ساری جائیداد۔۔۔" دانتوں میں لب دبائے اس نے اپنا مومی ہاتھ ان کے آگے پھیلایا تھا۔

"اونہوں میرے تو پاس تو جائیداد ہے ہی نہیں۔۔" وہ بیچارگی بھرے میں انداز میں بولے تو اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے انہیں دیکھا تھا۔۔۔

"جھوٹ۔۔۔ بلکل جھوٹ۔۔۔"اس نے جھٹ نفی میں سر ہلایا تھا۔

"آپ کا دل اور یہ دماغ دونوں جائیدادیں ہیں آپ کی جو بہت قیمتی ہیں آپ انہیں ہمیشہ کے لئے میرے نام کر دیں۔۔۔ اور یہ جو آپ کا دل ہے نا اسے میری حفاظت میں دے دیجئے"ان کے دل کے مقام پر اپنا ہاتھ رکھتے وہ ان سے محبت بھرا مطالبہ کر گئی تھی۔۔

اسکی بات پر وہ لمحے کو بس اسے دیکھ کر رہ گئے تھے پھر آگے بڑھ کا اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا میں تھا۔

"یہ دل یہ دماغ اور پورا میں صرف تمہارا ہے تو مجھے مجھ سے مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" اسکے ماتھے پر مہر ثبت کرتے وہ ہولے سے اس کی پلکوں کو چھو کر بولے تو اسکے حسین چہرے پر کئی رنگ کھلے تھے۔

"شاہ۔۔۔" اس نے کچھ بولنا چاہا تھا مگر انہوں نے آہستہ سے اسکے لفظوں کو قید کیا تھا۔

لمحوں کا کھیل تھا ماحول میں ایک معنی خیز سی خاموشی کا راج ہوا تھا۔

دونوں کی دھڑکنیں منتشر تھیں دونوں ہی اس لمحے کے سحر میں گرفتار سے ہو گئے تھے۔

"شاہ۔۔۔" آزادی ملتے ہی اسکے لب پھڑ پھڑائے تھے.

"شششش۔۔۔۔" اسکا ٹوکنا انہیں ناگوار گزرا تھا۔

"شاہ۔۔۔پلیز نا۔۔۔" ان کی قربت سے گھبراتے وہ منمنائی تو انہوں نے آہستہ سے اپنا ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکایا تھا۔

"جب دور رہوں بات نا کروں تو مسئلہ اب قریب آرہا ہوں بات کر رہا ہوں تو تمہاری جان ہوا ہو رہی ہے اب یہ معصوم بندہ جائے تو جائے کہاں؟؟" اسکی حالت سے حظ اٹھایا تھا۔۔

"بھئی تو ایسے بھی نہیں بولا تھا میں۔۔۔"

"تو کیسے بولا تھا۔۔؟" وہ اب بھی باز نہیں آرہے تھے

"شاہ میں رو دونگی۔۔" ان کے سہارے کھڑے وہ روہانسی ہوئی تو وہ آہستہ سے ہنس دیئے تھے۔۔

"ہنستے ہوئے زیادہ اچھی لگتی ہو جان شاہ۔۔۔۔"

"کون سا ناول پڑھا کے آپ نے جو جان شاہ بول رہے تھے مجھے۔۔" اسکے یوں مشکوک انداز میں دیکھنے پر قہقہ لگا کے ہنس دیئے تھے۔۔

جس پر اس نے مکا کھینچ کے ان کے کندھے پر مارا تھا۔۔

"اچھا نا نہیں ہنستا ریڈی ہو جاؤ۔۔"

"کیوں ریڈی کیوں؟" ان کی بات پر اس نے سوالیہ انداز میں انہیں دیکھتے پوچھا تھا۔

"کیونکہ شاپنگ پر جانا ہے تو زیادہ ٹائم ویسٹ مت کرو میں نیچے ویٹ کر رہا ہوں۔" اس کے سر پر ہاتھ مارتے وہ اپنا والٹ اٹھائے باہر کی جانب بڑھے تھے جبکہ کچھ دیر پہلے گزرے لمحات کی سرخی چھپاتے وہ جلدی سے تیار ہونے بھاگے تھی ۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤ ❤ ❤

وہ دونوں اس وقت شاپنگ مال کے فوڈ کورٹ میں بیٹھے تھے۔

"افففف شاہ اکیلے شاپنگ کرنا کتنا مشکل ہے آج کے بعد میری توبہ.." اپنے پیروں کو ریلکس کرتے اس نے ٹیبل پر ہاتھ پھیلاتے اس پر سر ٹکایا تھا۔۔

"شاپنگ تم نے کی ہے کب ہے بس گھومنے میں ہی اپنے پیر دکھائے ہیں۔۔۔" ان کی بات پر اس نے منہ بناتے انہیں دیکھا تھا۔

"مجھے نہیں اچھے لگتے اتنے مہنگے کپڑے فضول میں پیسہ ضائع کرنے والی بات ہے ۔۔"

"لو نئ سنو میرے بھائی اگر اپنی بیگمات کو یہاں لائیں تو وہ لوگ سارا والٹ کھنگال کر رکھ دیں ان دونوں کا.." ان کے کہنے پر وہ بے اختیار مسکرائی تھی۔

"میں بھی خالی کروا سکتی ہوں اگر جگہ میری پسند کی ہو اور پھر آپ دیکھئے گا آپ سو بار بھی بولیں گے تو میں آپ کی نہیں سنو گی۔"

یہ بولتے اس نے زرا سا گردن موڑ کر ویٹر کو دیکھا تھا مگر سامنے دیکھ اسکے چہرے پر ناگواری بھرے تاثرات ابھرے تھے۔

وہ ایک دم اپنی جگہ سے اٹھی تو شاہنواز نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"شاہ یہ آپ کو اتنا گھور گھور کر کیوں دیکھ رہی ہے۔۔" ان کے برابر والی سیٹ پر بیٹھتے اس نے ناگواری سے سمجھ دیکھا تھا۔

اس کے اشارے پر انہوں نے سامنے دیکھا اور پھر اسے۔۔

"دیکھیں کتنی ڈھیٹ ہے کیوں دیکھ رہی ہے یہ آپ کو۔۔" اسکا بس نہیں چل رہا تھا کیا کر جائے۔۔

"شہوار مجھے کیا پتا میں تو ساتھ بیٹھا ہوں نا۔۔"

ان کے انداز پر اس نے جل کر اس لڑکی کو گھورا تھا ۔

"بجے بڑی غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔" وہ اچانک سے پریشان ہوئی تھی۔

"کیا ہوا؟ کیا غلطی ہو گئی ؟"

"آپ پر کچھ پڑھ کر نہیں پھونکا اب دیکھیں یہ چڑیل آپ کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتی نظر لگا دے گی۔۔" اس کے پرانی سے کینگ کے ان کے وجہہ چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آئی تھی۔

"نہیں لگتی مجھے نظر پریشان نہیں ہو۔۔" مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتے وہ نرمی سے گویا ہوئے تھے مگر وہ شہوار ہی کیا جو آرام سے بیٹھ جائے۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"اے۔۔۔ہیلو کیا دیکھ رہی ہو دماغ جگہ پر ہے شوہر ہیں یہ میرے آنکھیں ادھر ادھر کرو ورنہ میں پھوڑ دونگی۔۔۔" وہ وہیں بیٹھے بیٹھے بولی تو جہاں وہ لڑکی سٹپٹائی تھی وہیں شاہنواز نے رخ موڑ کر بہت مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی۔

"شرم نہیں آتی بے شرموں کی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دوسروں کے شوہروں کو دیکھتی ہیں اور جب وہ دیکھیں تو بعد میں شکوہ کرتی ہیں کہ یہ بندہ مجھے گھور رہا ہے۔۔"

"شہوار بس۔۔" اسے بڑبڑاتے دیکھ انہوں نے اسکا ہاتھ تھام چپ کروا تھا۔

"آپ تو خوش ہونگے ایک لڑکی آپ کو گھور رہی ہے۔۔" انہیں گھورتے اس نے کہا تو وہ فوراً سے نفی میں سر ہلا گئے

"میری یہ مجال۔"

ان کے انداز پر وہ ایک دم سے کھلکھلا کر ہنسی تھی اور اس ہنسی نے کسی کو بری طرح آگ لگائی تھی۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤ ❤

وہاں سے نکلتے وہ گھر کے لئے نکلے تھے مگر ان کا شاید برا وقت تھا کہ بائیک کا ٹائیر اچانک ہی پنکچر ہوا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"شاہ اب کیا کریں گے ہم.." اس نے پریشانی سے انہیں دیکھا تو جو نیچے جھکے ٹائیر کا جائزہ لے رہے تھے۔

"کچھ نہیں کرینگے اسے شاپ پر دینگے اور ہم بس سے جائینگے۔۔" ان کے کہنے پر اس نے روڈ پر سے گزرتی ان بڑی بڑی بسوں کو دیکھا تھا۔

"شاہ یہ تو بہت بڑی اور لوگوں سے بھری ہوئی ہیں۔" ان بسوں میں سفر کا سوچ کر ہی اسکی جان ہوا ہوئی تھی۔

"کچھ نہیں ہوتا آجاؤنا۔۔" بائیک کو گھسیٹتے وہ پنکچر شاپ پر آئے تھے اور بائیک اس کے حوالے کی تھی۔

"شاہ ان سے بولیں نا دس منٹ میں کر کے دے دیں۔۔" وہ بیچارگی سے کہتے ان کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

"نہیں شہوار دو گھنٹے لگ جائیں گے اور یہاں سے گھر صرف پندرہ منٹ ہی دور ہے بس ہمیں دس منٹ میں پہنچادے گی گھنٹہ بچ جائے گا ہمارا۔" ان کے دماغ میں نا جانے کیا چل رہا مگر اس بیچاری کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا جبھی مرے دل سے سر ہلاتی وہ ان کے ہم قدم ہوئی تھی۔

"شاہ آٹو کر لیتے ہیں نا۔۔" اس نے ان کا ہاتھ تھام کہا تو وہ فوراً سے نفی میں سر ہلا گئے۔

"کچھ نہیں ہوتا آجاؤ۔۔"۔بس کے رکنے کے اسکا ہاتھ تھامے وہ بس میں چڑھے تھے۔

بس میں بیٹھنے کے لئے ایک ہی بندے کی جگہ تھی جس پر وہ بیٹھی تھی اور شاہنواز تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہوئے تھے۔

اتنے ہجوم میں اس نے منہ بسور کر انہیں دیکھا تو انہوں نے آنکھوں کے اشارے سے اسے ریلکس ہونے کا کہا تھا۔

جگہ خالی ہونے پر وہ اس کے برابر آکر بیٹھے تھے تو اس نے سکھ کا سانس لیا تھا۔

"شاہ یہ کتنی تیز چل رہی ہے مجھے خوف آرہا ہے مجھے الٹی ہو جائے گی۔۔" میر پور میں بھلا کب بس کا سفر کیا تھا اس نے۔۔

اسکی حالت پر انہوں نے آہستہ سے اسکا ہاتھ تھاما تھا اور اپنے پہلو میں چھپایا تھا۔

"میں ہوں نا ساتھ اب اس سفر کو میری ہمراہی میں خوشی سے گزارو۔" ان کی فرمائش پر وہ انہیں دیکھ کر رہ گئی۔

پندرہ منٹ بیس منٹ ہو گئے تھے ٹریفک کی وجہ سے مگر وہ دونوں آہستہ سے ایک دوسرے سے باتوں میں مگن تھے۔

اور جب وہ بس سے اتری تو اسکے چہرے پر سکون سا تھا خوشی سی تھی۔

"میری ایک خواہش تھی کہ میں اپنی وائف کے ساتھ ایسے سڑکوں پر واک کروں بسوں کا سفر کروں ایسی زندگی گزاروں جو بناوٹ سے پاک ہو تھینک یو یارا۔" ان کی بات ہے اس نے ان کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔

"شکر کریں روڈ خالی ہے ابھی تو آپ کو موقع مل رہا ہے ورنہ بس کو ایسے موقعے میسر نہیں آتے۔"

اس کے شرارتی انداز پر وہ فوراً سے سر ہلا گئے تھے۔

"بلکل بجا فرمایا محترمہ۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"شاہ مجھے یقین نہیں آرہا یہ آپ ہی ہیں ورنہ تو شروع شروع میں اتنے کھڑوس تھے کہ دل کرتا تھا کہ آپ کو اتنا سناؤ اتنا سناؤ کے آپ بس۔۔۔" اسکے جذباتی ہونے پر وہ منہ سڑا گئے تھے۔

"شرم تو زرا نہیں نا شوہر کے بارے میں ایسے خیالات رکھتے ہوئے۔۔"

"بلکل بھی نہیں۔۔" وہ بھی ڈھیٹ بنی کہتی گھر کا دروازہ پار کر گئی تھی۔

"کہاں گئی تھی منحوس بتا کر بھی نہیں گئی میں کب سے یہاں بور ہو رہی ہوں۔۔" شیزا نے اسکے کمرے میں قدم رکھتے ہی شکوہ کیا تو وہ مسکرا دی۔

"ڈیٹ پر گئی تھی اپنے ہسبینڈ کے ساتھ۔۔" شرارت سے ونک کرتے وہ اس نے پاس آکر بیٹھی تھی۔

"واہ بھئی مزے آرہے ہیں۔" اسکے چٹکی کاٹنے پر وہ کھکھلا کر ہنسی تھی۔

"میری چھوڑ تو بتا بور تو نہیں ہوئی نا یہ بس اچانک ہی لے گئے تم لوگ اوپر تھے تو میں بس بھابی کو ہی بتا سکی۔۔"

"اچھا نا مذاق کر رہی تھی ہم لوگوں نے بھی آئسکریم کھائی تھی اور پھر گول گپے۔۔" اس کے چٹخارہ لینے پر شہوار نے اسے گھور کر دیکھا۔

"کیسے ندیدوں کی طرح بول رہی بھوکی۔۔"

"ہاں خود باہر سے کھا کر آئی وہ کچھ نہیں؟؟"

"ہاں بس لگا دو تم نظر خود جو یہاں مزے سے بیٹھی چڑیل۔۔"

"ارے ارے کیوں لڑ رہی ہیں آپ ہماری دوست سے۔۔؟" افسانہ اور ربعیہ دونوں شیز اکی حمایت میں آئی تو اس نے آنکھیں پھاڑ کر ان غداروں کو دیکھا تھا۔

"بیٹا جی یہ تو چلی جائے گی پھر آنا تم لوگ میرے پاس۔۔۔"

"دیکھیں یہ دھمکی نا دیں ہمیں ہم نے چاچو سے شکایت لگا دینی ہے۔۔" افسانہ کے کہنے پر قہقہ لگا کر ہنسی تھی۔

"ارے ارے میں تو ڈر گئی نا۔۔"

"چاچی نا ہوتی نا تو میں بتاتی۔۔" اسکے چڑانے پر ربعیہ جل بھن کر بیٹھی تھی۔

"یہی تو فائدہ ہے چاچی بننے کا میں کچھ بھی بول سکتی مگر تم لوگوں کو سوچنا پڑتا۔۔" مزے سے بولتے وہ شیزا کی گود میں سر رکھ کر لیٹی تھی۔

"ویسے کیا ہوتا اگر میں بھی ٹیپکل چاچی کی طرح نکلتی۔۔" زرا سا سر اٹھائے اس نے سوال کیا تو ان دونوں نے منہ بنا کر اسے دیکھا تھا۔

"جینا حرام کر دینا تھا ہم نے لیکن آپس کی بات بتاؤ تو ہم پہلے سے ٹریننگ پر تھے امی نے اور چچی نے پہلے ہی سمجھا دیا تھا کہ چاچی اور چاچا کو وقت دینا ہے گھسے نہیں رہنا بھلے وہ دوست تھی مگر اب چاچی بھی ہے۔۔"

"یار بھابی نے میری ساری خواہشات پر پانی پھیر دیا مجھے جو چچی ملی وہ بھی اچھی اور تم لوگوں کو جو ملی وہ بھی اچھی۔۔"

"اپنی خود کی تعریف کرتے زرا شرم نہیں آرہی ناشہوار۔۔" اس نے اسے نوچ کر کہا تو وہ قہقہ لگا اٹھی۔

"بس تعریف برداشت ہی نہیں میری۔۔"

"چاچو کرتے ہیں نا تعریف وہی بہت ہے۔۔" ربعیہ کی بات پر وہ چونکہ تھی۔

"ہیں۔۔۔؟ یہ تعریف کرتے ہیں میری؟؟؟" اسکے انداز پر ان تینوں کا مشترکہ قہقہ کمرے میں گونجا تھا۔۔

"کیا بدتمیزی ہے کیوں گلا پھاڑ پھاڑ کر ہنس رہی ہو لطیفہ سنایا ہے میں نے کوئی۔۔" ان کے یوں ہنسنے پر اسے سبکی کا احساس ہوا تھا۔

"بھئی چاچو کے نام پر بیتابی تو دیکھو بنو کی۔۔" افسانہ کے شرارت سے کہنے پر اس نے کھینچ کر کشن اسے مارا تھا۔

"ڈوب مرو تینوں اور اٹھو گھر کے کام کرو ورنہ ابھی بھابی کو بلاتی میں۔" ان تینوں کو دھمکاتی وہ غصے سے واک آؤٹ کر گئی تھی۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤

"آپ کو پتا ہے دادو آج ہم شاپنگ پر گئے تھے اور پہلی بار میں نے بس کا سفر کیا۔۔" وہ پرجوش سی انہیں آج کی کہانی سنا رہی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

انہوں نے وڈیو کال کی تھی وہاں پاکیزہ بیگم نماز ادا کر رہی تھیں جبکہ وہ نماز پڑھ کر فارغ ہو چکی تھیں ۔

"باقی سب کہاں ہیں نظر نہیں آ رہے ؟"

"سب یہی تھے ابھی باہر واک پر گئے ہیں میں تو نماز پڑھ کر سونے لگی تھی کہ شاہنواز کی کال آ گئی۔۔"

اسکے چہرے پر کھلے رنگوں پر انہوں نے دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری تھی۔

"وہاں تو بہت گرمی ہو گی نا دادی۔۔"

"گرمی تو ہے مگر اتنی پتا ہی نہیں چلتی۔۔لو آ گئی پاکیزہ بات کرو تم میں زرا کمر سیدھی کر لوں۔۔" پاکیزہ بیگم کو فون تھماتے انہوں نے اسے اشارہ کیا تھا اور ان کا اشارہ وہ اچھے سے سمجھتی تھی۔

"اسلام و علیکم امی کیسی ہیں آپ تو بھول ہی گئی ہیں ایک بار بھی مجھے یاد نہیں کیا۔" ان کے سامنے آتے ہی اس نے شکوہ کیا تھا۔

"امی وہاں عبادت کرنے گئی ہیں محترمہ آپ کو یاد کرنے نہیں۔۔" کمرے میں داخل ہوتے شاہنواز نے اسکی بات کا جواب دیا تو اس نے منہ بسورا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"آپ تو یاد کرتے نہیں ہیں اب امی بھی یاد نا کریں واہ۔۔" ناک سیکڑ کر کہتے وہ انہیں چھوٹی سی بلی لگی تھی۔

"بلی لگ رہی ہو پوری کی پوری۔۔۔" اپنی فائل اٹھاتے انہوں نے کہا تو اس نے ان کی بات پر آنکھیں گھمائی تھیں۔

اور اس کے یوں کرنے پر وہ بے اختیار ہنس پڑے تھے۔

فون کے دوسری طرف ان کی ہنسی کی آواز سن پاکیزہ بیگم کے دل میں جیسے ڈھیروں سکون اتر آیا تھا۔

"امی آپ آئیں گی نا تو میرے پاس بہت ساری شکایتیں ہیں ان کی۔۔" ان کا ہاتھ تھام انہیں برابر میں بٹھاتے اس نے کیمرہ سیٹ کیا تھا تاکہ وہ دونوں کو دیکھ سکیں اور ان دونوں کو یوں ساتھ دیکھ ان کے دل سے ماشاءاللہ نکلا تھا۔

"اچھا میں نے کیا کیا بھئی۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"امی آپ کو پتا ہے بائیک جان بوجھ کر وہاں چھوڑتے مجھے بس کا سفر کروایا بھلا ہو وقاص بھائی اور زبیر کا جنہوں نے ان کا بھانڈا پھوڑ دیا۔۔" تیکھے چتون سے انہیں گھورتے اس نے کہا تو وہ مسکراہٹ دباتے سر کھجا گئے تھے۔

پاکیزہ بیگم کے لئے یہ سب بہت نیا اور حسین تھا ان کا بیٹا خوش تھا اور یہ اسکے ہر انداز سے عیاں تھا۔ یہاں بھی کتنی دعائیں کی تھیں انہوں نے دونوں کی خوشیوں کی اور بالآخر ان کی دعائیں رنگ کے آئی تھیں۔۔

"بری بات ہے شاہ ایسے تنگ نہیں کرتے۔۔" ان کے تنبیہہ کرنے پر اس نے اترا کر انہیں دیکھا تھا۔

"یہ بھی برابر سے تنگ کرتی ہو گی میرے اکیلے داماد کو نا باتیں سنانا پاکیزہ۔۔" پیچھے سے آتی کلثوم بی کی آواز پر جہاں اسکا دل گردہ جلا تھا وہیں شاہنواز کا قہقہ سب سے بلند تھا۔

"کتنا اترا رہے ہیں نا۔۔" انہیں غصے سے گھورتے وہ بھرپور خود پر اور اپنی زبان پر کنٹرول کر رہی تھی۔

ورنہ یہاں زبان پھسلی اور وہاں بے عزتی پکی۔۔۔

ان سب سے بات کر وہ کال کاٹ کر باہر آئی تو سامنے گجرے دیکھ اسکا دل مچلا تھا۔

"یہ گجرے کہاں سے آئے؟" گجروں کو دیکھتے اس نے کچن کے پاس کھڑی ربعیہ سے پوچھا تھا

"بابا لائیں ہیں مما کے لئے۔۔"

"واہ بھئی کیا بات ہے۔" گجرے واپس رکھتے وہ شرارت سے بولی اور سامنے سے آتی حنا بھابھی کو آنکھ ماری تو وہ اسکے کندھے پر دھپ رسید کر گئیں۔

"افففف بھابھی آپ کیسے شرما رہی ہیں.." ان کی حالت ڈے حظ اٹھاتی وہ قہقہ لگا کر بولی تھی۔

"جب جب بابا مما کی تعریف کرتے مما ایسے ہی شرماتی ہیں۔۔" ربعیہ کی بے شرمی پر حنا بھابی نے اسے زور سے دھماکا جڑا تھا۔

"بے شرمی تو کوٹ کوٹ کر بھر گئی ہے نا۔۔ جاؤ بابا کو چائے دے کر آؤ کب سے انتظار کر رہے۔۔"

ان کی بات پر منہ بناتے وہ اندر گئی تو وہ حنا بھابی کے پاس آئی تھی۔

"بھائی اب بھی آپ کی تعریف کرتے ہیں؟" اسکے سوال پر وہ مسکرا اٹھیں ۔

"جب موڈ میں ہوتے ہیں تو کر دیتے ہیں ورنہ انہیں فرصت ہی کہاں میرے لئے۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ہمم" ان کی بات پر پر سوچ انداز میں اس نے سر ہلایا تھا اور جلدی سے اپنا کام سمیٹتی اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"آپ میری تعریفیں کیوں نہیں کرتے۔۔" کمرے میں آتے ہی وہ ان پر حملہ آور ہوئی تھی۔

"کیا مطلب؟" انہوں نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا اور غور کر کے اسکی بات کے پیچھے کا مطلب سمجھنا چاہا تھا۔

"ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے میں نے پتا نہیں کونسی زبان میں بات کی ہے۔۔" لڑاکا عورتوں کی طرح دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے وہ ان سے دو دو ہاتھ کرنے کو تیار تھی۔

"مجھے سچ میں سمجھ نہیں آرہا بس آتے ہی میزائل پھینکنا شروع کر دیئے بندی کچھ بولے تو۔۔"

اسکا ہاتھ تھام کر اسے ساتھ بیٹھاتے انہوں نے کہا تو اس نے گھور کر انہیں دیکھا تھا۔

"اتنا ٹائم ہو گیا ہے شادی کو مگر آپ نے کبھی میری تعریف نہیں کی۔۔" منہ بسورتے اس نے ناراضگی کے اظہار کے طور پر رخ موڑا تو وہ بے اختیار ہنس دیئے۔

"اب بندہ موقع دے تو میں تعریف کروں نا خود ہی بولتی خود ہی سنتی ہو ۔"

ان کی بات پر اس کا منہ حیرت سے کھلا تھا۔

"شاہ۔۔۔" اس نے صدمے سے پکارا تھا۔

"اب دیتی ہوں میں آپ کو موقع کریں میری تعریف۔۔۔" ان کے سامنے بیٹھتے اس نے ان کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا۔

"میری آنکھوں میں دیکھیں اور کریں میری تعریف۔۔" ان کی آنکھوں میں دیکھتے اس نے کہا تو انہوں نے نظر اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا.

آنکھوں کے رستے سے،

وہ دل میں اترنے کی صلاحیت رکھتے ہیں،

وہ باتوں کی چاشنی سے،

کانوں میں رس سا گھول دیتے ہیں،

ان سے پہلے جو گزاری ہم نے۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ فقط زندگی تھی۔

اب جو ان کی صحبت میں گزر رہی ہے۔۔

وہ مکمل حیات ہے میری۔۔

ان سنہری آنکھوں میں دیکھوں تو۔۔

فقط ڈوبنے کو دل کرتا ہے اور پھر۔۔

یہ دل ڈوب کر ابھرنا بھول جاتا ہے۔

تا عمر یہ قید مبارک مجھے گر ۔

ساتھ تیرا یوں ہی میسر رہے۔۔

تیرے ماتھے پر رکھوں محبت کی مہر۔

اور تو مجھے اپنے سارے مان بخش دے۔۔

"یہ آنکھیں دنیا کی حسین ترین آنکھیں ہیں یہ چہرہ حسین ہے کیونکہ یہ میرے دل کو حسین لگنے لگا ہے۔۔اس کے چہرے کو تھامے وہ ایک جذب سے بولے تھے۔

"کوئی اتنا پیارا تو ہو سکتا ہے مگر اسکا دل بھی اتنا پیارا ہو ایسا ضروری نہیں مگر میں خوش نصیب ہوں کو مجھے سیاہی کے بعد روشنی دیکھانے کو میری بے رنگ سیاہی سے بھری زندگی میں اپنے وجود سے روشنی بھرنے کو یہ محبت سے بھرا جگنو آیا جس نے مجھے بتایا کہ ضروری نہیں کہ ہر چیز مکمل اور پوری ملے کچھ چیزیں آدھی ادھوری مل جاتی ہیں اصل بات تو ان آدھی ادھوری چیزوں کو ہی حاصل کرا نہیں اپنے وجود سے مکمل کرنا ہے اور اگر آپ کو آدھا ادھورا انسان مل جائے تو یہ بات تو زیادہ تکلیف دو ہوتی ہے آپ کو اس دل کی زمین گزرے ہجر کی سیاہی کو اپنے حسین رنگوں سے سجانا پڑتا ہے اور میرے اس سیاہی بھرے دل میں اب صرف ایک رنگ ہے وہ وہ شہوار شاہنواز کا ہے۔۔۔۔"

اسکے نقوش کو ہولے سے چھوتے وہ اسے معتبر کر گئے تھے۔

"میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے نہیں میں ایسا نہیں کہہ سکتا کیونکہ میں محبت کرنا ہی نہیں چاہتا میں تم سے الفت کرنا چاہتا ہوں میں تمہارا عادی ہونا چاہتا ہوں میں تم سے جنون کی حد تک عشق کرنا چاہتا ہوں کیونکہ محبت تو گزرتے وقت کے ساتھ نہیں پیچھے رہ جاتی ہے ہمارے پاس رہ جاتی ہیں تو فقط زمہ داریاں۔ اور میں ہمارے رشتوں کو زمہ داریوں اور زمانے کی الجھنوں کی نظر نہیں کرنا

چاہتا۔۔میں بہت دل سے اس رشتے کی ابتدا کرنا چاہتا ہوں اس امید کے ساتھ ہمارا ساتھ ہر طرح کے جھوٹ اور کھوٹ سے پاک ہو گا۔۔۔"

اسکے ماتھے پر لب رکھتے انہوں نے ہولے سے اسکی آنکھوں کو چھوا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کئے بس ان کے لفظوں کو محسوس کیا تھا۔

"میں تم سے محبت کروں یا نا کرو مگر میں تمہاری عزت ہمیشہ کروں گا۔۔" اسکی ٹھوڑی چھوتے وہ اسکا دل بری طرح دھڑکا گئے تھے۔

اسے ان سے اور چاہیے بھی کیا تھا فقط عزت وہ ان کی نگاہوں میں معتبر رہنا چاہتی تھی۔

فقط برداشت صبر اور تھوڑا سا دل کو سمجھانا پڑتا ہے ایسا کرنے سے آگے جی زندگی حسین ترین ہو جاتی ہے۔

ہر چیز توڑ مڑوڑ کر سہی نہیں کی جاتی کئی جگہ انتظار کرنا پڑتا ہے سہی وقت کا سہی وقت ہر لگی ضرب آپ کا کام منٹوں میں کرتی ہے۔

ان کے حصار میں مقید وہ ایک نئے سفر کی طرف گامزن تھی ان سے محبت الفت کی اب ابتداء ہونے چلی تھی۔

اس شخص نے اسے مان دیا تھا اسے خود سے قریب کر کے اسے معتبر کیا تھا اپنی محبت اپنی چاہے اور اپنی قربت دے کر۔۔

اسکے لبوں کو نرمی سے چھوتے وہ اسے اپنے حصار میں قید کر گئے تھے۔

کتنا خوبصورت احساس تھا چاہے جانے کا آج اسے پتا چلا تھا اس نے شاہنواز کی گردن کے گرد بازو حائل کرتے خود کو ان کے سپرد کیا تھا۔۔

صبح روشن تھی اسکے دل کی طرح کہ دل کا موسم بھی اس حسین صبح کی طرح بہت حد دلکش ہو گیا تھا۔

شاہنواز کے بازوؤں کے حصار میں قید اس نے زرا سی آنکھیں کھول کر ان کا وجہہ چہرہ دیکھا تو اس کے دلکش چہرے پر حیا کے رنگ بکھرتے چلے گئے۔

رات جس طرح انہوں نے اسے اس محبت کی پاکیزگی کا احساس دلایا تھا اسے لگ رہا تھا وہ معتبر ہو گئی ہے اس کے پیر ہواؤں میں تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ان کی ٹھوڑی کو چھوتے اس نے سکون سے ان کے سینے پر سر رکھتے آنکھیں موندیں تو ان کے گرفت اسکے گرد سخت ہوئی تھی۔

"ایسے نیند سے جگا کر گستاخی کر گئی ہیں آپ محترمہ۔۔۔" ان کی نیند سے بوجھل آواز کر اس نے جلدی سے اپنا چہرہ چھپایا تھا۔

وہ جاگ رہے تھے اور اس نے۔۔۔

شرم سے اس سے سر اٹھایا ہی نہیں گیا تبھی اپنے ماتھے پر انکا لمس محسوس کرتے وہ ہولے سے مسکرائی تھی۔

"اب اٹھ جائیں جب جاگ ہی گئے ہیں۔۔" ان کے تیور سے گھبراتے وہ جلدی سے بولی تو نا میں سر ہلاتے اس کی ٹھوڑی کو چھوا تھا۔

"یہ جو چشم ہے نا ان کی خوبصورتی دیکھ میں یہ قلب ڈوبنے کو کرتا ہے۔۔" ان کے بدلے انداز پر اس نے گھبرا کر ان سے آزادی چاہی تھی۔۔

"شاہ یہ اتنی عجیب سی اردو کیوں بول رہے ہیں بس کریں نا۔۔"

"لو بھلا اب یہ عجیب سی اردو کون سی ہوتی ہے؟ میں تو بہت مہذب انداز میں آپ کی خوبصورت آنکھوں کو سراہا ہے۔۔"

"بس بھی کر دیں شاہ ورنہ میں بات نہیں کرونگی۔۔" ان کی شرارت بھری نگاہوں سے خائف ہوتے وہ چڑ کر بولی تو ان کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

کتنی حسین لگ رہی تھی اس وقت انہیں کوئی ان سے پوچھتا۔ سارے دکھ غم ملال جیسے کہیں اپنی موت آپ ہی مر گئے تھے۔

"بہت شکریہ شہوار ہر چیز کے لئے۔۔" اس کے بالوں پر لب رکھتے انہوں نے اسے اپنے حصار سے آزاد کیا تو اس نے اپنا چہرہ اٹھا کر انہیں دیکھا تھا۔

"آپ خوش ہیں شاہ؟"

"بہت زیادہ۔۔" ان کے جواب کر اس نے سکون سے ان کے چہرے کو دیکھا تھا۔

"میں نے کہا تھا نا شاہ ایک بار اپنے دکھ درد چھوڑ کر اپنوں کا سوچیں گے تو خوشیاں خود آپ تک آئیں گی۔۔"

"بلکل بس ایک یہی تو سمجھداری والی بات کی تھی اور تو کچھ آتا ہی نہیں ہے نا میرا دماغ کھانے کے علاوہ۔۔" اس کی ناک دباتے وہ بولے تو اسکا منہ حیرت سے کھلا تھا۔

"شاہ۔۔۔۔قسم سے موڈ اچھا نا ہوتا نا تو میں آپ کو بتاتی۔۔" غصے سے اٹھتے وہ بولی تو وہ ہنس دیئے۔۔

"میں بتا رہی ہوں اگر آپ نے مزید کوئی بات کی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔"

انہیں وارن کرتی وہ الماری کی جانب بڑھی تھی مگر ان کی نظریں خود پر مرکوز پاتے وہ سخت جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی۔

"شاہ میں بتا رہی ہوں مجھ پر رحم کھالیں۔۔"دونوں ہاتھ جوڑتے وہ انہیں قہقہ لگانے پر مجبور کر گئی تھی۔

"میں ایک لفظ بھی نہیں بولا رہا اور تم۔۔" اپنی جگہ سے اٹھتے انہوں نے بیڈ سے ٹیک لگائی تھی۔

"اٹھ کر فریش ہو جائیں اور اب آپ نے دیکھا یا بولا تو میں جان لے لونگی آپ کی۔۔" ان کے کپڑے بیڈ پر رکھتے وہ انہیں دھمکانہ نہیں بھولی تھی۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤ ❤

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"سنیں میں کیا سوچ رہی تھی امی لوگوں نے آنے میں کچھ دن ہی رہ گئے ہیں تو جب وہ لوگ واپس آئیں گی تو بڑی دعوت نا اہتمام کر لینگے اور میں ایک بات اور سوچ رہی تھی۔۔" سجاد صاحب کے آگے کھانا رکھتے حنا بھابھی نے کہا تو ان کی پہلی بات سے اتفاق کرتے انہوں نے ان کی دوسری بات پر چونک کر انہیں دیکھا تھا۔

"کون سی بات ؟؟"

"سجاد ماشاءاللہ سے شہوار نے ہمارے شاہ کو اور اس گھر کو اتنے اچھے سے سنبھالا ہے مجھے دیکھ کر بہت خوشی ہوتی تو میں سوچ رہی تھی کیوں نا شیزا کو اپنے وقاص کے لئے۔۔"

ان کی ادھوری بات پر سجاد صاحب لمحے کو سوچ کو سوچ میں پڑے تھے

"حنا مجھے تو کوئی اعتراض نہیں بچی تو میرے سامنے ہی ہے اور ماشاءاللہ سے شیزا ابھی گھر میں گھل مل گئی تو ایک بار وقاص اور اماں سے مشورہ لے لو پھر بات کرتے ہیں وسیم سے اچھا ہے نا جتنا جلدی اپنے بچوں کے فرض سے سبکدوش ہو جائیں اتنا ہی زیادہ اچھا ہے ہمارے لئے۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"بس پھر ٹھیک ہے ایک بار وقاص سے بات ہو جائے پھر میں اماں سے بات کرتی ہوں اور آپ کچھ پیسے دیں تاکہ میں دعوت کی تیاریاں شروع کروں۔۔"

"ہاں بس شاپنگ کرنے ہے یہ بولیں یہ کیوں بول رہی کہ دعوت کی تیاری کروں۔۔" سجاد صاحب کی بات پر انہوں نے گھور کر انہیں دیکھا تھا۔

"ایسے نہیں دیکھیں سب سمجھتا ہوں میں بیگم محترمہ۔۔"

"کیا ہے سجاد اب دعوت بڑی ہو گی تو شاپنگ بھی تو کرنی پڑے گی نا۔۔"

"ہاں تو میں نے کب روکا کریں شاپنگ۔۔" جیب سے پیسے نکال کر اُنہیں تھماتے وہ انہیں خوش کر گئے تھے۔

"اچھا حنا بچیوں کے ساتھ شہوار اور شیز اکا بھی سوٹ بنانا ہے گھر کی بچیاں ہیں تو ان کا خیال کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔۔" ان کے بولنے پر وہ سر ہلاتی کچھ پیسے ان کی طرف بڑھا گئی تھیں۔

"یہ پیسے آپ خود انہیں دینگے تو زیادہ خوشی ہو گی انہیں۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ہمم چلو ٹھیک ہے یہ رکھو اور اس نامعقول اور میرے کم عقل بھائی کو بھی سمجھا دینا کہ شہوار کو شاپنگ کے پیسے دے دے۔۔"

"اب آپ کے بھائی نامعقول اور کم عقل نہیں رہے ماشاءاللہ سے شہوار کے رنگ میں رنگ گئے ہیں۔۔۔" ان کی بات پر وہ ہنس کر بولی تو انہوں نے شکر ادا کیا تھا۔۔

"چلو آجاؤ اسی بات پر میں نکل رہا ہوں مجھے رخصت کرو۔۔"

"جی بلکل چلئے آپ کو رخصت کرتے ہیں۔۔" ان کو والٹ اور گاڑی کی چابی تھماتے وہ ان کے ہم قدم ہوئی تھیں۔۔

"اسلام و علیکم بھائی۔۔" سیڑھیاں اترتے شہوار نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیتے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

حنا بھابھی نے غور سے اسکے دمکتے سراپے کو دیکھ دل ہی دل میں ماشاءاللہ کہا تھا.

"شہوار امی کے آنے پر دعوت ہے گھر میں۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ہاں اور یہ شیز ااور تمہارے شاپنگ کے پیسے میری طرف سے۔۔"حنابھابھی کے بتانے ہر سجاد صاحب نے اسکی طرف پیسے بڑھائے جو اس نے لاکھ انکار کے باوجود وہ اسے زبردستی تھما گئے تھے۔۔

"شاہ۔۔" ان کے آگے ناشتہ رکھتے اس نے آہستہ سے انہیں پکارا تو انہوں نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"شاہ امی لوگ کل یا پرسوں تک آجائیں گے اور بھائی بتا رہے تھے کہ گھر میں دعوت ہے بڑی۔۔"

"تو.؟" اسکی بات پر انہوں نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

"دیکھیں اب آپ پہلے والے شاہنواز نہیں ہیں آپ جائیں بھائی کے پاس ان سے ڈسکس کریں کیا کرنا ہے کیسے کرنا ہے آپ مدد کریں ان کی تو انہیں بہت خوشی ہو گی۔ آپ کو پتا ہے انہوں نے شیز ااور مجھے پیسے بھی دیئے ہیں شاپنگ کے۔۔"

"شہوار ۔۔"

"ہاں ہاں مجھے پتا ہے آپ کا دل نہیں کرتا کام کرنے کا آپ مجھ سے بڑے کام چور ہیں مگر پلیز میرے لئے اتنا کر دیں میں آپ کو سب کے ساتھ واپس سے ویسا دیکھنا چاہتی ہوں جیسے آپ بہت پہلے تھے ۔۔"

اسکی بات پر انہوں نے ایک نظر اسے دیکھا تھا اور پھر زرا سا آگے ہوتے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔۔

یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ وہ لمحے کو سمجھ ہی نا سکی اور جب سمجھ آیا تو چہرے پر قوس و قزح کے کئی رنگ اسے شرمانے پر مجبور کر گئے تھے۔

"ارے کیا ہوا ابھی تو کسی کی بڑی زبان چل رہی تھی اب بولتی کیوں بند ہو گئی۔۔" شرارت سے اسکے جھکے سر پر ہاتھ رکھتے انہوں نے چھیڑا تو اسنے گھور کر ایک مکا ان کے بازو پر مارا تھا۔

"کچھ زیادہ ہی چھچھورے ہو گئے ہیں آپ اور کچھ نہیں اٹھیں اور جائیں جاب پر۔۔"منہ بسورتے وہ اپنی جگہ اٹھی مگر تبھی اسکی کلائی ان کی مضبوط۔ گرفت میں آئی تھی۔

"تمہیں چھوڑ کر جانے کا دل تو نہیں کر رہا سوچ رہا ہوں افس چھوڑ چھاڑ کوئی آنلائن کام ہی شروع کر دوں تا کہ تم ہر لمحہ میری نظروں کو سامنے رہو۔۔" ان کی کلائی میں پہنی چوڑیوں کو چھیڑتے وہ دلکشی سے مسکرا کر کہتے اس کے دل کی دنیا ہلا گئے تھے۔

"شاہ کیا کر رہے ہیں کوئی آجائے گا۔۔" ان کی بے باک شرارت پر اسنے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا تھا جس پر آنکھ ونک کرتے اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔

"آپ سے تو اب رات میں تفصیلی ملاقات ہو گی تب تک مجھے بہت سارا یاد کرنا۔۔" اسکے گالوں کو سہلاتے باہر کی جانب بڑھے تو اسنے اپنے قدم ان کے پیچھے بڑھائے تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"بھائی۔۔" وہ باہر آئے تو سجاد صاحب کو پڑوسی سے بات کرتے دیکھ انہوں نے ان کے فارغ ہونے کا انتظار کیا تھا اور ان کے فارغ ہوتے ہی انہوں پکارا تھا۔

"ہاں بچے بولو۔۔" اس کے مخاطب کرنے پر وہ شفقت سے ان کے سر پر ہاتھ رکھتے بولے تھے۔

انسان چاہے کتنا بڑا کیوں ہی نا ہو جائے مگر اپنے بڑوں کے لئے وہ چھوٹا ہی رہتا اب وہ چھوٹا کتنی بھی غلطیاں کرے وہ ہمیشہ اسے بھول کر بانہیں سا کرتے سینے سے لگاتے ہیں تا کہ وہ ساری باتیں بھول جائے۔

"بھائی شہوار بتا رہی تھی امی کے آنے پر دعوت ہے گھر میں تو مجھے بھی کام بتا دیں تا کہ میں اسے کر سکوں۔۔" ان کے پوچھنے پر وہ حیران ضرور ہوئے تھے مگر فوراً سے اپنے تاثرات چھپاتے انہوں نے سر ہلایا تھا۔

"ہاں کیوں نہیں رات میں آؤ گا میں تو دیکھنے تھے گھر میں تو جگہ نہیں ہو گی باہر ہی ارینجمنٹ کروانا پڑے گا اور لنگر کا اہتمام کرنا پڑے گا خوشی کا موقع ہے تو رات لسٹ بناتے ہیں مہمانوں کی شہوار سے بھی پوچھنا ہے اس کے رشتے داروں کا۔۔"

"جی آپ فکر نہیں کریں میں وہ پوچھ لونگا اور پھر میرا دوست ہے میں اسکو آپ کا نمبر دے دوں گا کھانا وغیرہ دیکھ لے گا وہ۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ہمم چل یہ مسئلہ ایسے ہی حل ہو گیا بس پھر اب نکلتے ہیں ہم پھر۔۔" ان کا کندھا تھپتھپاتے وہ آگے بڑھے تو شاہنواز نے ایک بار پھر انہیں پکارا تھا۔

"بھائی۔۔۔۔"

"ہاں۔" آگے بڑھتے وہ سجاد صاحب نے انہیں دیکھا تھا۔

"گاڑی میں کیوں نہیں جا رہے ہیں؟" انہیں پیدل جاتے دیکھ وہ پوچھ بیٹھے۔

"ابے یار ٹائر پنکچر ہے یہ کمینہ وقاص بتاتا نہیں ہے اب بس سے جاؤں گا"..

"کوئی ضرورت نہیں ہے بسوں میں دھکے کھانے کی میرے ساتھ چلیں اور واپسی پر میرا انتظار کیجئے گا میں آپ کو پک کر لوں گا.." بائیک ان کے پاس لاتے وہ اتنے حق سے بولے کے سجاد صاحب نے بے اختیار ان کا چہرہ تھپتھپایا تھا ۔۔

کتنے سالوں بعد انہیں ان کا پہلے والا بھائی دیکھا تھا ان میں۔۔

"چل ٹھیک ہے واپسی پر پھر اسلم میاں کے پاس سے آلو بخارے کا شربت پینے چلیں گے۔۔" ان کے فرمائشی انداز پر شاہنواز نے مسکرا کر سر ہلاتے گاڑی اسٹارٹ کی تھی۔

اب اندازہ ہو رہا تھا کہ اپنوں کو کتنا دکھ دے چکے ہیں ٹھیک کہتی تھی شہوار۔۔

شہوار کے لئے عزت شاہنواز کے دل میں ایک درجہ اور بڑھی تھی۔۔

واپسی پر وہ سجاد صاحب کو لینے گئے تو انہوں نے خوشی سے انہیں سب سے ملوایا تھا اور پھر وہ لوگ شربت والے کے پاس آئے تھے۔

"ارے سجاد میاں یہ اپنا شاہنواز ہے نا۔۔"

"ہاں سلیم چچا یہ اپنا شاہنواز ہے۔۔" شاہنواز کے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ آگے بڑھے تھے۔

"ارے نواز میاں بلکل ہی غائب ہو گئے تھے پتر تن نے کیا آنا بند کیا تو سجاد بھی یہاں کا راستہ بھول گیا۔"

اب بے فکر رہیں اب یہ آتے رہیں گے اور اگلی دفعہ فرحان بھائی کو بھی لائیں گے ہم۔۔" خوش دل سے کہتے وہ اپنے جگہ پر بیٹھے تھے ۔

شاہنواز نے غور سے اپنے بھائی کو دیکھا تھا کتنا دور ہو گئے تھے وہ لوگ ایک دوسرے سے۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"چل ایک کام کرتے ہیں سب کے لئے لے کر چلتے ہیں مزہ آئے گا سب کو۔۔" وہ خوش تھے بے تحاشہ خوش کہ اظہار کرنا مشکل ہو گیا تھا۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

"ارے بابا کیا بات ہے آج تو آلو بخارے کا شربت۔۔"

وقاص نے گلاس تھامتے انہیں کہا تو سجاد صاحب نے اسے ایک گھوری سے نوازہ تھا۔

"شربت کے بچے یہ بتا گاڑی پنکچر کر کے تیرا بات ٹھیک کرے گا؟" ان کے غصے سے کہنے پر وقاص نے سر کھجایا تھا۔

"ویسے کرنا تو باپ کو ہی چاہیے۔۔۔نانا مگر کروں گا میں۔۔", ان کی گھوری پر وہ فوراً سے لائی پر آیا تو سب کا قہقہ گونجا تھا۔

آج وقت جیسے کچھ سال پہلے جیسا ہو گیا تھا شہوار نے محبت پاش نظروں سے سب کے بیچ ہنستے مسکراتے اس خوبصورت دل رکھنے والے حسین انسان کو دیکھا تھا۔

"شہوار بچے آجاؤ دیکھو شیز امجھے آج ہرانے ہر تلی ہے۔۔" لڈو میں ہارنے کر سجاد صاحب نے بچوں کی طرح اس سے مدد طلب کی تھی۔

"یہ غلط ہے انکل آپ ہار رہے ہیں تو اسے بلا رہے۔۔" ان کی گوٹی پیٹتے وہ بولی تو ان کا منہ بنا تھا۔

"لڑکی تمہیں میں ہرا کر رہوں گا ایک بار موقع تو ملنے دو." شہوار کی مدد ملنے پر وہ ایک دم سے اترائے تھے۔

شاہنواز اسے اشارہ کرتے وہاں سے اٹھے تھے مگر وہ بیچاری ایسی پھنسی کے پورا گیم مکمل کر ہی اٹھی۔

وہ کمرے میں آئی تو انہیں کتاب میں گم دیکھا۔

"ایک تو ان کی یہ عادت۔۔" خود سے کہتے وہ ڈریسنگ روم میں گئی تھی اور چینج کرتے وہ ان کے پاس آکر بیٹھی تھی۔

نا جانے کیا سوچ اس نے اپنا سر ان کے شانے پر ٹکایا تھا۔۔

"شاہ۔۔۔" اس نے آہستہ سے انہیں پکارا۔

"ہوں۔۔" کتاب سے نظریں اٹھا کر انہوں نے اپنے ساتھ بیٹھی شہوار کو دیکھا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"آپ کو اب تو مجھ سے چڑ نہیں ہوتی نا۔؟.." اپنی چوڑیوں پر انگلی پھیرتے وہ ان سے پوچھ بیٹھی تھی۔

انہوں نے مسکراتے آہستہ سے اس کے چوڑیوں بھرے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔

ان کے لمس پر شہوار نے زرا سی نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا تھا مگر ان نگاہوں کی تپش سے گھبراتے اسکی پلکیں عارضوں پر سایہ افگن ہوئی تھیں۔

"وہ چڑ اب اس چڑیا کی چہچہاہٹ میں تبدیل ہو گئی ہے اور جس دن یہ چہچہاہٹ شاہ کے کانوں میں نا پڑے تو شاہ کا دل اداس ہو جاتا ہے۔۔" اسکے ماتھے پر مہر ثبت کرتے انہوں نے اسکا شرماتا روپ آنکھوں میں بسایا تھا۔

گھر میں رونق کا سا سماں تھا آدھے لوگ ائیر پورٹ گئے تھے تو آدھے ان لوگوں کے استقبال کی تیاریاں کر رہے تھے۔

"بھابی میں نے امی کا کمرہ اچھے سے صاف کر دیا ہے آپ دیکھئے گا کتنا خوش ہونگی وہ۔۔" خوشی سے کہتے اس نے ان کے ہاتھ سے ڈرائے فروٹس لئے تھے۔

"آپ جائیں تھوڑا ریسٹ کریں میں اور شیزا کر لیں گے یہ۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"شیز اکیلی کیوں افسانہ اور ربعیہ کو بھی ساتھ لگاؤ۔۔" ان کی بات پر وہ بے اختیار مسکرائی تھی۔

"کام چور سمجھنا چھوڑ دیں انہیں ربعیہ کپڑے پریس کر رہی ہے اور افسانہ کل کی دعوت کے لئے سامان دیکھ رہی ہے۔۔"

"اچھا اچھا قسم سے اگر میں اکیلی ہوتی تو کبھی نہیں کر پاتی شکریہ بچے۔۔" اس کے گال تھپھاتے وہ کچن سے نکلی تھیں۔

"شیز ایہ ڈرائے فروٹس کاٹ میں زرا شاہ کے کپڑے نکال دوں آتے ہی چینج کرنا ہو گا۔۔" مصروف سے انداز میں اسے سامان تھماتے وہ جلدی سے باہر بھاگی تھی۔

شیز انے مسکرا کر اسکا یہ روپ دیکھا تھا واقعی شادی ہے بعد انسان کو خود کو کتنا بدلنا پڑتا ہے وہ بھی کتنا بدل گئی تھی کل تک جو نالائق کام چور تھی آج کیسے اپنی زمہ داریاں پوری کر رہی تھی۔۔

"امی یار کچھ کھانے کو۔۔" اپنی دھن میں اندر آتے وقاص کی زبان کو بریک اسے دیکھ کر لگے تھے ۔۔

"تم۔۔مجھے کھا لگا امی ہیں۔۔"

"آنٹی ابھی ابھی گئی ہیں اپنے روم میں آپ بتائیں کچھ چاہیے تھا۔۔" اسکی خفت مٹانے کو وہ خود ہی پوچھ بیٹھی تھی۔

"ہاں وہ بھوک لگ رہی تو۔۔" پتا نہیں کیوں اپنے ہی گھر میں اپنے ہی کچن میں کھڑے ہو کر وہ شرمندہ سا ہوا تھا یا شاید ان دونوں کے درمیان جو ہوا تھا اسے لے کر وہ محتاط تھا.

"یہ آنٹی نے کھیر بنائی ہے بول رہی تھی آپ آئیں تو آپ کو دے دوں۔۔" اسنے کہتے ساتھ کھیر کی پیالی اسے تھمائی۔

"تھینکس۔۔ " اس سے کھیر لیتا وہ باہر کی جانب بڑھا تھا جب اس نے اپنے عقب سی اسکی آواز سنی تھی۔

"وقاص۔۔۔"

"آج پھر کچھ غلط کر دیا کیا میں نے؟" اسکے یوں کہنے پر شیزا کا دل کیا ڈوب مرے۔۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں۔." وہ اس سے ٹھیک سے معذرت کرنا چاہتی تھی مگر اس شخص کی انکھیں۔۔

وقاص نے نہایت دلچسپی سے اسکا جھکا سر دیکھا تھا دونوں ہاتھوں کو مسلتے وہ سخت جھنجھلاہٹ کا شکار تھی۔

"ریلکس آپ بولیں میں سن رہا ہوں۔۔" جب سے حنا بھابھی نے اس سے شیزا کے متعلق بات کی تھی وہ مزید اسے اچھی لگنے لگی تھی شادی تھوڑی شرارتی جذباتی۔۔۔

"اس دن میں پتا نہیں کیوں بس وہ سب آپ کو بول گئی میری کوئی ایسی انٹینشن نہیں تھی بس مجھے غصہ آگیا۔۔میں۔۔"

"اٹس اوکے پریشان نہیں ہو ریلکس کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے مجھے برا نہیں لگا۔۔۔" اسکی گھبراہٹ دیکھتے وقاص نے اسے ریلکس کرنا چاہا تھا۔

"نہیں جب میں نے اتنا کچھ بولنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی تو مجھے سوری بولنے میں بھی نہیں گھبرانا چاہیے غلطی کی ہے تو اسے قبول بھی کرنا چاہیے آئی ایم سوری میں نے اس دن کو بکواس کی۔۔"

"ارے اٹس اوکے مجھے برا نہیں لگا کوئی ایسا ایشو نہیں ہے پریشان نہیں ہوں اوکے۔۔"وہ اتنے نرم لہجے میں بولا کہ شیزا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وائٹ کرتے پاجامے میں وہ اتنا ہینڈسم لگ رہا تھا اوپر سے اس پر جمی وہ نگاہیں اس نے گھبراتے رخ پھیرا تھا دل کی دھڑکن ایک دم بڑھی تھی.

"وقاص بھائی آپ یہاں ہیں بھائی لوگ نکل گئے ہیں آپ پھول لائے ہیں کہ نہیں۔۔" کچن میں داخل ہوتے وہ نان اسٹاپ بولتے ایک دم سے رکی تھی پھر وقاص اور شیزا کو دیکھا تھا۔

"ہاں میں بس جارہا ہوں۔۔۔" جلدی سے کھیر کھاتے وہ باہر کی جانب بڑھا تو شہوار کے چہرے پر شرارے بھری مسکراہٹ آئی تھی۔

"اوہو۔۔۔ خیریت؟؟ اڑی اڑی رنگت اور یہ لرزتا وجود۔۔۔" آنکھ ونک کرتے اس نے شیزا کو ٹھوکا مارا تو شیزا نے ایک دم اسے نوچا تھا

"بکواس نہیں کیا کرو میں سوری بول رہی تھی اس دن کی وجہ سے اور کچھ نہیں۔۔ اور زیادہ کام چوری نہیں کرو مرو اپنا کام کرو۔۔"

بھری پٹختے وہ واک آؤٹ کر گئی تو اسکا قہقہہ گونجا تھا۔

حنا بھابی نے سب سے پہلے اس سے ہی تو پوچھا تھا وہ جتنا وہ خوش تھی کوئی کیسے ہو سکتا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"قسم سے آپ سب کو اتنا مس کیا میں نے۔۔" وہ چاروں پاکیزہ بیگم اور کلثوم بی کے ارد گرد بیٹھی تھیں.

"اچھا واقعی شہوار۔۔" شاہنواز کے شرارت سے پوچھنے پر اس نے انہیں گھور کر دیکھا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی وہ کس بات کو لے کر بول رہے ہیں۔۔

"امی آپ کی بہو مجھے گھور کر دیکھ رہی ہے اور چھوٹی امی آپ کو پتا اس نے کہا کہ دادی بہت پابندی۔۔۔۔"

"شاہ۔۔۔ آپ کو کوئی کام تھا نا سجاد بھائی نے بولا تھا جائیں نا آپ وہ کریں۔" انکی چلتی زبان کو بریک لگاتے وہ جلدی سے بولی تو سب جہان ہنسے تھے وہیں اس نے انہیں اشارہ کیا تھا کہ اب بچ کر دیکھاؤ۔

پاکیزہ بیگم کے لئے یہ حیران کن ہی تو تھا کیا کبھی ایسا سوچا تھا انہوں نے؟

"امی انعم آپی کو بھی لے آتیں ان سے بھی مل لیتے۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"بیٹا آنا تو چاہ رہی تھی وہ مگر اپنا گھر بھی دیکھنا تھا اسے۔۔" شہوار کی بات پر جواب دیتے وہ پھر سب کے ساتھ باتوں میں مصروف ہوئی تھیں۔

گھر کی رونق واپس آگئی تھی۔

کل دعوت تھی تو اس کی تیاریاں الگ عروج پر تھیں۔

سب انہیں آرام کرنے کا بول کر اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوئے تو حنا بھابی ان کے پاس آئی تھیں۔

"امی آپ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔" ان کے پاس بیٹھتے وہ بولی تو پاکیزہ بیگم نے حیرت سے انہیں دیکھا تھا۔

"ہاں بولو حنا ایسی کیا بات کرنی ہے۔.؟" ان کے سنجیدہ انداز پر وہ اٹھ کر بیٹھی تھیں۔

"بات تو ضروری ہے امی ماشاءاللہ سے شہوار نے گھر کو کتنے اچھے سے سنبھالا ہے نا اب تو شاہنواز بھی زیادہ نا سہی مگر واپس پہلے جیسا ہو رہا ہے۔۔"

"ہاں ماشاءاللہ سے دونوں کو یوں خوش و آباد دیکھ میرا دل بہت خوش ہے۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"امی میں سوچ رہی تھی کیوں نا ہم وقاص کے لئے شیز اکا ہاتھ مانگ لیں ماشاءاللہ سے میں نے دیکھا ہے بچی کو اور وقاص کو بھی اعتراض نہیں کوئی۔۔" ان کی بات پر پاکیزہ بیگم لمحے کو سوچ میں پڑی تھیں۔

"خیال برا نہیں ہے بلکہ یہ تو اچھی بات ہے مگر حنا میں نے سوچا تھا ربعیہ اور زبیر اور وقاص افسانہ۔۔"

"امی وقاص اور افسانہ ایسا کیسے ممکن ہے امی وقاص تو بلکل چھوٹی بہن کی طرح ٹریٹ کرتا ہے اسے وہ کبھی راضی نہیں ہو گا۔۔"

"چلو ابھی وقت ہے دیکھتے ہیں جو تم لوگوں کو مناسب لگے۔۔"

"امی میں چاہ رہی تھی ان لوگوں کے میر پور جانے سے پہلے ہی بات کر لوں تاکہ وقت ضائع نا ہو ہمارا۔۔"

"اچھا میں پہلے بات کرتی ہوں سجاد سے ابھی جا کر آرام کرو۔۔" انکا ہاتھ تھپھاتے تسلی دیتے وہ بیڈ کر دراز ہوئی تو حنا بھابی پریشان سی باہر آ گئیں پاکیزہ بیگم کا رویہ ان کی سمجھ سے باہر تھا۔

انہوں نے پہلے کبھی کسی بات کو لے کر اس طرح بات نہیں کی تبھی انکا رویہ انہیں زیادہ کھٹک رہا تھا.

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کیا ہوا ہو گئی امی سے بات؟" ان کے کمرے میں آنے پر سجاد صاحب نے ان سے پوچھا تو وہ بس سر ہلا گئیں۔

"خیریت ہے حنا اتنی خاموشی۔۔"

"پتا نہیں سجاد بس امی کا رویہ بہت عجیب سا لگا مجھے شاید انہیں یہ میری یہ بات پسند نہیں آئی۔"

"او نہوں ایسا نہیں ہے ضرور امی تھکی ہوئی ہو نگی پریشان نہیں ہو کل میں خود بات کرو نگا۔۔" ان کے دلاسہ دینے پر وہ محض سر ہلا کر رہ گئیں۔

"پریشان نہیں ہوں کل دعوت ہے سب آئیں گے تو ریلکس کریں۔۔" انہیں دوبارہ باور کرواتے وہ چینج کرنے گئے مگر وہ چاہ کر بھی اپنی پریشانی ختم نہیں کر سکیں۔۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤ ❤

وہ کمرے میں آئی تو کمرے میں سناٹا چھایا ہوا تھا شاہنواز نا جانے کہاں تھے اس نے ٹائم دیکھا تو رات کے بارہ بج رہے تھے۔

دانتوں تلے لب دباتے وہ ڈبے قدموں اندر آئی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ڈریسنگ روم بھی خالی تھا۔

"یہ کہاں چلے گئے؟ حیرت سے چاروں طرف دیکھتے وہ واپس باہر آئی تو چھت کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ آہستہ سے قدم بڑھاتے وہ چھت پر آئی تو انہیں منڈیر سے ٹیک لگائے سیگریٹ پینے میں مصروف تھے۔

ان کے ہاتھ میں سیگریٹ دیکھ اسکے ماتھے پر بل آئے تھے۔

"شاہ آپ یہاں ہیں اور اس زہر کو پھونک رہے ہیں کتنی بری بات ہے۔۔۔" ماتھے پر بل ڈالے وہ ان کے پاس آئی اور ان سے سیگریٹ لینی چاہی مگر وہ ہاتھ بلند کر گئے۔

"ہونہہ آپ کون ہیں میڈم؟" ان کے رخ موڑنے پر اسکا منہ کھلا تھا۔

"شاہ۔۔۔۔۔"

"کیا شاہ ہاں جاؤ جاؤ سب کو ٹائم دو میرے علاوہ۔۔۔" ناراضگی کا اظہار کرتے وہ اسکے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گئے۔

اس نے ارد گرد دیکھتے آہستہ سے ان کے گرد ہاتھ باندھ کر پیچھے سے انہیں حصار میں لیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"شاہ آپ تو اتنے لمبے ہیں میں آپ کے کندھے تک بھی نہیں آرہی۔۔" چہرہ نکال کر انہیں دیکھتے وہ منہ بسور کر بولی تو ان کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ نے بسیرا کیا تھا۔

"میں لمبا نہیں ہوں تم بونی ہو بونی عورت۔۔۔"

"شاہ میں نہیں ہوں بونی آپ خود ہونگے بونے۔۔۔" خفا خفا سے وہ ان سے الگ ہو کر نیچے بڑھی تو انہوں نے دانتوں تلے لب دبایا تھا اور آہستہ سے چلتے اس کے پیچھے آئے تھے۔

"بونی سے اتنی خفا کس بات پر ہو رہی ہو؟" اس کو پیچھے سے اپنے حصار میں قید کرتے انہوں نے اسکی کنپٹی پر اپنے لب رکھے تھے۔

"شاہ میں بونی نہیں ہوں۔۔۔" ان کے حصار میں مچلتی وہ تڑخ کر بولی تھی۔

"میری بھی نہیں ہو؟" انہوں نے جھک کر اس سے سوال کیا تو وہ منہ بسور گئی۔

"آپکی تو ہوں ۔۔"

"کتنی میری ہو؟" اسکے گالوں پر لب رکھتے وہ مسکرائے تھے۔

"جتنے آپ میری ہیں۔۔" ان کی طرف رخ کرتے اسنے ان کی کمر کے گرد ہاتھ باندھے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"سن کر اچھا لگ رہا ہے بونی۔۔"

"آپ کیوں سیگریٹ پی رہے تھے۔۔" نظریں اٹھا کر انہیں دیکھتے اس نے سوال کیا تھا۔

"ایسے ہی۔۔" اس پلکوں کو نرمی سے چھوتے وہ ہولے سے مسکرائے تھے۔

"شاہ میں اتنا تو جان گئی ہوں آپ کو تو جھوٹ نہیں بولیں بتائیں مجھے کیوں پریشان ہیں کیا بات ہے جو آپ کو یوں مضطرب کر رہی ہے مجھ سے شئیر کریں یوں اس زہر کو اپنے اندر مت اتاریں پلیز۔۔۔"

ان کا چہرہ اپنی طرف کرتے وہ سنجیدگی سے بولی تو ہولے سے مسکرائے تھے۔

"جس کے پاس اتنی پیاری بیوی ہو اسے کیا ضرورت پریشان ہونے کی؟"

"شاہ بات نہیں گھمائیں مجھے پتا ہے آپ کو کوئی نا کوئی ایسا مسئلہ ہے جو آپ مجھ سے چھپا رہے ہیں شاہ دیکھیں ناخود تک رکھ کر اس بات کو پریشان مت رہیں میں آپ کی شریک حیات ہوں آپ کا لباس ہوں مجھے بتائیں نا۔۔" وہ اب بھی باضد تھی۔

"ارے جانا کچھ نہیں ہوا ادھر دیکھو میں اب اکیلا نہیں ہوں مجھے پتا ہے تم میرے ساتھ ہو تو میں اب کچھ بھی خود تک محدود نہیں رکھ سکتا چاہ کر بھی نہیں کیونکہ یہ جو میری جان ہے یہ میری آنکھیں پڑھ

لیتی ہے تو میری جان میری چند امیں بس تھوڑا سا جاب کی وجہ سے ڈسٹرب تھا اور کچھ نہیں پریشان نہیں کرتے خود کو ایسے سمجھیں نا۔۔" اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ اسے اپنے مضبوط حصار میں قید کر گئے تو اس نے ان کے گرد اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔

اس شخص کو یوں دیکھنا ہی سوہان روح تھا۔۔

"کل سب مہمان آئیں گے تو اگر کوئی بکواس کرے تو مجھے بتایئے گا میں منہ توڑ دونگی اسکا۔۔" اسکی بات پر وہ بے اختیار ہنسے تھے۔

"کیا کچھ سوچتی رہتی ہو بیوقوف بونی۔۔" اسکے گالوں کو سختی سے نوچتے وہ قہقہہ لگا اٹھے تھے۔

ان کی ہنسی دیکھ اسکے دل کو سکون ملا تھا

اس شخص کی ہنسی اسکا چہرہ اسے عشق تھا اسکی ہر چیز سے۔۔

"شاہ میں دادی کے ساتھ جاؤ گی میرپور جب سے شادی ہوئی ہے بلکل بھی میں نے اپنے گھر والوں کو وقت نہیں دیا۔۔" ان کے سینے پر سر رکھے لیٹی وہ اچانک بولی تو شاہنواز نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے جانے کی اور یہاں پہلے سے سب موجود ہیں تو یہاں جتنا ٹائم دینا ہے دو اتنی دور نہیں جانے دونگا میں۔۔" صاف صاف انکار کرتے انہوں نے اسکے بال سنوارے تھے۔

"ایسا نہیں کریں اتنی مشکل سے تو دن گزرے ہیں مجھے گھر یاد آرہا ہے نا۔۔" ان کے سینے سے سر اٹھا کر اس نے کہا تو وہ فوراً سے نا میں سر ہلا گئے۔

"اونہوں اگر تم گئیں تو میں کیا کرونگا۔۔"

"آپ بھی چھٹی لے کر آجانا ویسے بھی شادی کے بعد ہم کہیں بھی گھومنے نہیں گئے نا۔۔"

"جو بھی ہو تم نہیں جارہی ضرورت کیا ہے اتنی دور جانے کی پانچ گھنٹے کا سفر کر کے جاؤ گی پھر وہاں دو دن رہ کر واپس آنا۔۔" ان کی بات پر اسکی آنکھیں حیرت سے کھلی تھیں۔۔

"شاہ۔۔۔ کیا کچھ بھی بول رہے ہیں پندرہ دن تو رہوں گی میں کم از کم دو دن تو آنے جانے میں لگ جائیں گے تو میں وہاں رہوں گی کب۔۔"

"وہی تو میں بول رہا ہوں نا جانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کہاں تو آپ مجھے بھیجنا چاہتے تھے اب جب نانا ہے تو جانے بھی نہیں دے رہے کروں تو کیا کروں میں۔۔" شاہنواز کی بات پر وہ ٹھیک ٹھاک چڑ گئی تھی۔

"ابھی ضروری ہے یہ جانے کی بات کرنا بس مجھ سے دور جانے کے بہانے چاہیے محترمہ کو۔۔" اسے بولتے وہ چنے کاکے کی طرح منہ پھلا کر بولے تو اسے ان پر بے تحاشہ پیار آیا تھا مگر پیار ظاہر کرنا مطلب اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنا۔۔

"اب میں کچھ نہیں بول رہی آپ تو بس پتا نہیں کیسے ہو گئے ہیں لوگ تو خوشی خوشی اپنی بیویوں کو میکے بھیجتے ہیں اور ایک آپ ہیں۔۔"

"ارے تو وہ بیزار ہونگے نا اپنی بیویوں سے میری تو ایک عدد ہی بیوی ہے میں بھلا کیوں اسے بھیجنے لگا۔۔" جواب تو جیسے ان کی زبان کی نوک پر ٹکے تھے۔

شاہنواز کو دیکھ اسے پہلے دن والے شاہنواز یاد آئے تو بے اختیار اس کے لبوں پر مسکراہٹ مچلی جو وہ بڑی مہارت سے چھپا گئی ورنہ انہیں نے پھیل جانا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"بہت میسنی ہو گئی ہو تم جاؤ تم میں بھی یہاں لڑکیوں سے باتیں کرونگا آرہی ہیں نا کل مہمان لڑکیاں دعوت میں۔۔" کروٹ لیتے انہوں نے آخری پتا پھینکا جو نشانے پر لگا کہ ان کی بات پر اس نے تڑپ کر انہیں دیکھا جواب کروٹ دوسری طرف کئے اسے غصہ دلا گئے جبھی ان کا رخ ایک جھٹکے سے اپنی طرف کرتے اس نے انہیں غصے سے گھورا تھا۔

"بات سنیں شہوار کے ہیں آپ خبردار جو کسی کو زرا سا بھی دیکھا آپ کو تو کچھ نہیں کہوں گی لیکن اس کی شامت آجائے گی۔۔۔" ان کو وارن کرتی وہ سیدھا شاہنواز کے دل میں اتری جبھی اسے کمر سے تھام اپنے قریب کرتے انہوں نے شرارت کی تو وہ ایک دم بوکھلائی۔

ان کی چالاکی سمجھ آئی بھی تو کب۔۔۔

"قسم سے اتنے ٹھرکی ہو گئے ہیں اللہ بچائے۔۔۔" ان کے سینے میں چہرہ چھپاتے ان سے انہیں کی شکایت کرتے وہ انہیں ہنسنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

"دیکھو خود ہی پاس آتی ہو اور جب میں قریب آؤں تو تمکیں اعتراض ہوتا ہے ۔۔"

"اللہ اللہ شاہ آج کیا کھایا ہے آپ نے مجال ہے جو ایک سیکنڈ بھی آپ کا ٹھرکی پن کم ہوا ہو۔۔"

ان کی بے باک نگاہوں کا محور بنتے وہ سخت گھبرا گئی تھی کیونکہ جائے فرار بھی تو اس شخص کی پناہیں ہی تھیں۔

"بھئی میں تو سب کی دعاؤں کو پورا کرنے کی کوشش میں ہوں اور تم ہو کہ ٹھرکی ہی بول رہی ہو اپنے مجازی خدا کو۔۔" ان کی دعا والی بات پر اس نے ٹھٹک کر ان کا چہرہ دیکھا تھا مگر آنکھوں میں چھپی شرارت سمجھنے سے وہ اب بھی قاصر تھی۔

"کون سی دعا۔؟" پریشانی سے انہیں دیکھتے اس نے ذہن پر زور ڈال دعا کو یاد کرنا چاہا تھا۔

"ارے وہی نا کہ ہمارے چھوٹے چھوٹے سے بچے ہوں اور میں بابا تم ماما تو کوئی دادی تایا بڑے پاپا اور نانی بنیں۔۔۔"

"ہیں۔۔۔شاہ۔۔۔۔۔" ان کی بات سمجھتے وہ ایک دم چلائی تو انہوں نے کھینچ کر اسے خود سے قریب کرتے خود میں چھپایا تھا۔

اسکی آنکھیں معصومیت شاہنواز کا دل کیا اسے کہیں چھپالیں۔۔

"پھر کیا خیال ہے کچھ سوچا جائے۔۔" اسکے چہرے پر کھلتے حیا کے رنگوں کو دیکھ ان کا دل مچلا تھا۔

"شاہ۔۔۔" اس نے وار ننگ دینے والے انداز میں انہیں پکارا تھا مگر وہ سن ہی کب رہے تھے۔

"اب ایک دعوت میں بھی دو نگاناسب کو اپنے بابا بننے کی۔۔" اسکے چہرے پر جھکتے وہ سرگوشی میں بولے تو اس کا سارا خون کیسے سمٹ کر چہرے کو گلنار کر گیا تھا۔

اس شخص کی بے رخی اتنی جان لیوا نہیں تھی جتنی اس شخص کی قربت جان لیوا تھی۔

ان کی محبت کے رنگت اوڑھتے اس نے خود کو دنیا کی خوش قسمت لڑکی تصور کیا تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤
❤❤❤❤❤

"شیزا..! "وہ جو کسی کام سے چھت پر آئی تھی اپنے نام کی پکار ہے ٹھٹک کر رکی تھی مگر سامنے وقاص کو دیکھ اسے حیرت ہوئی تھی بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ یہ شخص اسے مخاطب کرے۔۔

"جی۔۔"

"آپ کا وقت مل سکتا ہے کچھ ضروری بات کرنی تھی آپ سے۔"

"جی کہیے۔۔" اسکے انداز پر شیزا کا دل دھڑکا تھا جتنا وہ سنجیدہ دیکھائی دے رہا تھا اسے کہیں نا کہیں گڑبڑ کا احساس ہو رہا تھا مگر اب یہ گڑبڑ تبھی پتا لگتی تھی جب وہ کچھ بولتا۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میں آپ کو ایسے کبھی نہیں روکتا مگر بات کرنا ضروری تھا تو۔۔"

"سنیں آپ ڈائریکٹ بولیں نا اتنی تمہید کیوں باندھ رہے ہیں کچھ ہوا ہے گھر میں شہوار کو کچھ ہوا ہے امی دادی پاکیزہ دادی کوئی مسئلہ ہوا ہے۔۔" اس کا دل خوف کی لپیٹ میں آیا جبکہ اسکی چلتی زبان اور تاثرات دیکھ وہ ایک دم ہنسا تھا۔

"میں نے کوئی مذاق تو نہیں کیا جو آپ یوں ہنس رہے ہیں۔۔" اتنی ٹینشن دے کر اسکا ہنسنا وہ سخت برا مان گئی تو اس نے اپنی ہنسی کو بریک لگایا تھا۔

"میں تو کچھ بولا ہی نہیں اور آپ غصہ کر رہی ہیں بات دراصل ہمارے متعلق ہے تو میں چاہ رہا تھا آپ کی رائے لے لوں۔"

"ہمارے متعلق؟.." اس نے حیرت سے وقاص کو دیکھا۔۔

"امی نے مجھ سے آپ کے رشتے کی بات کی ہے بہو کے طور پر پسند آگئی ہیں آپ انہیں تو کیا وہ آپ کو ساس کے طور پر قبول ہیں۔۔؟"

وقاص کی بات پر اسے لگا جیسے اس سے سننے میں غلطی ہوئی ہو ایسا بھلا کیسے ہو سکتا تھا۔

"شیزا۔۔" اسے سوچوں میں گم دیکھ وقاص نے پکارا تو وہ جیسے ہوش میں آتی بنا کچھ سوچے سمجھے اسکے پہلو سے نکل کر بھاگی تھی اور اسکی اسپیڈ پر پریشانی سے اسکے چہرے کے تاثرات پڑھنے کی کوشش کرتا وقاص بے ساختہ مسکرا کر آگے بڑھا تھا۔

سیٹی بجاتے وہ اپنی دھن میں مگن تیزی سے سیڑھیاں اتر رہا تھا جب سامنے سے آتی افسانہ اس سے بری طرح ٹکراتے بچی تھی۔۔

"افففف وقاص بھائی دیکھتا نہیں ہے کیا آپ کو ابھی زخمی ہو جاتی میں۔۔" دل پر ہاتھ رکھتے اس نے وقاص کو کہا تو اس نے ایک بہت افسانہ کے سر پر لگائی تھی۔

گائے کی اسپیڈ سے خود بھاگتی ہوئی آ رہی ہو محترمہ اور سارا الزام مجھ پر۔۔"

اور آپ کس جانور کی اسپیڈ سے آ رہے تھے۔۔" خود کو گائے کہا جانا اسے زرا پسند نہیں آیا تھا تبھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"افسانہ یہ کون سا طریقہ ہے بڑوں سے بات کرنے کا تمیز نہیں ہے۔" عدینہ بیگم کی آواز پر اسکی چلتی زبان کو بریک لگا تھا۔

"امی انہوں نے پہلے مجھے گائے کہا۔۔۔" منمنا کر کہتے اس نے وقاص کو گھورا۔

"تو مطلب کوئی بڑا تمہیں کچھ بھی کہے گا تو اسے تڑ سے جواب دو گی؟ کوئی عقل ہی نہیں ہے جاؤ نیچے کچن میں کام کرو جا کر۔۔"

ان کے بری طرح جھڑکنے پر وہ آنسو پیتی وہاں سے بھاگی تھی۔

"چچی چھوٹی ہے ایسے نہیں ڈانٹا کریں اسے۔۔" وقاص کو نا جانے کیوں عدینہ بیگم کا اسے یوں ڈانٹنا زرا اچھا نہیں لگا تھا۔

"بچی نہیں ہے یہ اب یہی حرکتیں رہیں تو کوئی رشتہ نہیں دے گا اسے۔۔" غصے سے بڑبڑاتے وہ آگے بڑھیں تو وقاص کو ان کے اتنی سی بات پر غصہ کرنا سمجھ نہیں آیا۔

نیچے مہمان آنے والے تھے تو فوراً سے نیچے کی جانب بڑھا کہ تیاریاں ابھی باقی تھیں۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤ ❤

سب تیاریاں مکمل تھیں مہمان آ چکے تھے سب آئی خواتین اندر تھیں جبکہ مرد حضرات کے لئے باہر انتظام کیا گیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

شاہنواز کے دلائے اسٹائلش فراک میں وہ لائٹ سا میک اپ کئے بے حد حسین لگ رہی تھی کہ شاہنواز کی چاہ کر بھی اس سے نظر نہیں ہٹ رہی تھی۔

"چاچو یار آپ کی ہی ہیں بس کر دیں کیوں ایسے گھور رہے۔۔" وقاص اور زبیر کے ٹوکنے پر بجائے غصہ کرنے کے وہ شرارت سے آنکھ ونک کر گئے تو ان دونوں کے منہ حیرت سے کھلے تھے۔

"یار وقاص یہ اپنے چاچو تو ہیں ہی نہیں۔۔"

"تم لوگ زیادہ زبانیں نا چلاؤ شاباش کام کرو جا کر۔۔" ان دونوں کو ہاتھ سے پکڑ کر باہر کی جانب کرتے وہ ان دونوں کو غوطہ حیرت میں ڈال گئے۔

"یار یہ شہوار نے تو بلکل اپنے جیسا ہی بنا لیا ہے چاچو کو کہاں تو۔"

"نکلو دونوں۔۔" ان کی فل افشانی سننے سے پہلے ہی شاہ نے ان دونوں کو کی گردن جو دبوچہ تو ان کے قہقہے گونجے تھے اور پھر ان کی بات پر سوچ کر وہ خود بھی بے ساختہ ہنسی دیئے۔

اس نے واقعی شاہنواز کو اپنے رنگ میں رنگ دیا تھا اس میں کوئی شک نہیں تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"مجھے بدنام کرنا چھوڑ دو آپ دونوں یہ پہلے سے ہی ایسے ہیں لیکن کھل کر اب سامنے آرہے ہیں۔۔"

ان تینوں کی حرکت پر اس نے پیچھے سے ہانک لگائی تو ان کی ہنسی کو بریک لگا۔

"یار چچی یہ چاچو یہاں کھڑے آنے والی لڑکیوں کو گھور رہے تھے ہم نے بولا کہ چاچو شہوار بھی یہی ہے دیکھے گی تو کیا سوچے گی تو بولتے کیا سوچے گی یہی سوچے گی کہ میں کتنا ہینڈسم ہوں۔۔" زبیر کی بات پر جہاں شاہنواز کو صدمہ ہوا تھا وہیں اس نے گھور کر زبیر کو دیکھا۔

"زبیر بھائی میں ابھی جا کر امی کو بتاؤ کیا کرتوت ہیں آپ کے۔۔؟" اسے نا جانے کس بات پر دھمکے دیتے اس نے زبیر کو اشارہ کیا تو وہ بیچارہ ایک دم سٹپٹایا تھا۔

"شہوار۔۔۔" صدمے سے شہوار کو دیکھتے اس نے گردن کو نفی میں ہلایا تو کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"کیا کیا۔۔۔ کیا چل رہا ہے دونوں کے بیچ۔۔" ان دونوں کی اشارے بازی پر وقاص کے کان آنکھ ناک سب ہی کھڑے ہوئے تھے۔

"اٹس سیکرٹ راز وقاص بھائی۔۔۔ جائیں اب آپ دونوں بڑے بھائی بلا رہے۔۔"

"تورک پہلے بتا کیا چل رہا ہے تم لوگوں کے بیچ۔۔"زبیر کو بھاگتے دیکھ وقاص فوراً سے اسکے پیچھے لپکا تھا۔

"اور آپ۔۔" ان دونوں کے جاتے ہی وہ ان کی طرف پلٹی جو پر شوق نگاہوں سے اسکے چہرے کو تکنے میں مصروف تھے۔

"جی میری جان میں۔۔"

"شاہ۔۔۔ہم روم میں نہیں ہیں کچھ تو شرم کرلیں۔۔۔" وہ جو ان کو ڈانٹنے کا عادی کر کے بیٹھی تھی ان کے جان کہنے پر ہی اسکا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔

"لو بھلا میں نے کب کچھ کہا جو تم مجھے اب بے شرم بول رہیں میں نے تو تمہیں اپنی جان بولا ہے نا۔" شرارتی لہجہ بولتی نظریں یہ شخص اسے پاگل کر کے چھوڑے گا۔

"شاہ میں بتا رہی ہوں اگر اب آپ نے ٹھرکیوں کی طرح مجھے گھورا تو میں۔۔۔" دانت پیستے اس نے انگلی اٹھا کر انہیں وارن کرنا چاہا مگر جائے رے قسمت کے وہ انگلی شاہ کی گرفت میں آئی تھی.

"تو کیا؟؟؟۔۔" اسکے چہرے پر نظروں میں بھرے انہوں نے سوال تو ان کی حرکت پر اس نے گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھا

"تو کچھ نہیں میں معافی مانگ لوں گی اب جانے دیں ورنہ سب کیا سوچیں گے۔۔"

"اچھا جاؤ جانے دیا کیا یاد رکھو گی۔۔" اسکی روتی شکل پر ترس کھاتے انہوں نے اسکی انگلی کو آزاد کیا تو جھٹ سے ان سے دور ہوئی تھی۔

"ٹھر کی کہیں کے۔۔" شرارت سے کہتے وہ جلدی سے بھاگی تھی اور اسکے چالاکی پر وہ اسکے پیچھے آئے تھے۔

وہ جو تیزی سے سیڑھیاں اترتی نیچے آئی تھی سامنے کھڑے وجود کو دیکھ اس کے قدم تھمے تھے۔

"در۔۔۔ کیا ہوا۔۔" اسے یوں اچانک رکتے دیکھ وہ جو اسکے پیچھے آئے تھے سامنے کھڑے وجود کو دیکھ ان کے پیروں نے جیسے آگے بڑھنے سے انکار کیا تھا۔

کمرے سے باہر آتی پاکیزہ بیگم نے اس وجود کو دیکھ ان ک وجود سناٹوں کی زد میں آیا تھا۔۔

"امی۔۔۔ امی۔۔۔" پھولتی سانسوں کے ساتھ انہیں پکارتے ہانپتی کانپتی ربعیہ کمرے میں آئی تو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

برس ڈریسنگ پر رکھ کر انہوں نے حیرت سے اس تیز گام کو دیکھا۔

"خیریت ہے کیا کتا پیچھے لگا ہوا ہے ؟"

"کتے کا تو پتا نہیں مگر ابھی نیچے تماشا ضرور ہونے والا ہے۔۔"

اس کے انداز پر اب کی بار حنا بھابی چونکیں۔

"کیا مطلب کیسا تماشہ ؟".

"امی چاچو کی سابقہ منگیتر نیچے بمعہ سامان سمیت موجود ہیں اور ان کے استقبال کے لئے شہوار۔۔۔ مطلب شہوار چچی موجود ہیں۔۔"

"یا اللہ۔۔" ربعیہ کی بات پر انہیں دھچکا لگا ابھی تو سب ٹھیک ہوا تھا اور اب اس کی آمد۔۔

"ربعیہ اس بات کا ذکر نا کرنا کہ وہ شاہنواز کی منگیتر ہے اور کون سا شہوار اسے پہچانتی ہے تو چپ رہنا اور باقی سب کو بھی بول دینا کہ اپنی زبان بند کر لیں میں انعم کو فون کرتی ہوں ایسے موقعے پر ہمیشہ دیر ہی کرنی ہوتی ہے اسے۔۔" جلدی سے فون اٹھاتے انہوں نے انعم کا نمبر ملایا تھا۔

"انعم کہاں ہو جلدی پہنچو۔۔۔"

"بھابھی ہوا کیا ہے کچھ بتائیں گی بھی۔" گھر کو تالا لگاتی انعم بیچارہ گھبرا گئیں ۔

"ابھی تک تو کچھ نہیں ہوا مگر مجھے لگ رہا کچھ ہونا جائے وہ واپس آگئی ہے اور نیچے کھڑی ہے چڑیل۔۔"

ان کے انداز میں اسکے لئے صرف ناگواری تھی اور اس خبر نے انعم آپا پر جیسے آسمان گرایا۔

"شہوار کہاہے اور شاہنواز؟؟" ان کو سب سے پہلے ان دونوں کی فکر ہوئی تو فوراً سے پوچھا

"ربعیہ نے بولا ہے شہوار نیچے ہے میں جاتی ہوں تم آؤ جلدی۔۔" ان کو بولتی وہ کھٹاک سے فون بند کرتیں نیچے بڑھی تھیں۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

"جی آپ کون؟.." ایک انجان چہرے کو کھڑے دیکھ اس نے سوال کیا تو وہ ایک ادا سے مسکرائی اور ایک نظر وہاں کھڑے سبھی لوگوں کے ہونق ہوئے چہروں پر ڈال اس کی نگاہیں شاہنواز کے چہرے پر آکر رکی تھیں۔

اسکی نگاہوں کا تعاقب کرتی وہ لمحے کو ٹھٹکی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"یہاں موجود ہر شخص مجھے جانتا ہے سوائے تمہارے اور یہاں موجود ہر شخص کو میں بھی جانتی ہوں مگر تمہیں نہیں جانتی تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہی ہو۔۔" اسے شاہنواز کے برابر کھڑا دیکھ سوال پوچھتے آخر میں اسکا لہجہ سخت ہوا تھا۔

اس کے سوال پر شہوار نے ایک نظر سب کو دیکھا اور پھر سامنے کھڑی اس میڈم کو اور پھر اسکے چہرے پر خوبصورت سے مسکراہٹ آئی تھی۔

"آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہاں موجود ہر شخص مجھے جانتا ہے سوائے آپ کے اور یہاں موجود ہر شخص کو میں جانتی ہوں سوائے آپ کے۔۔" کھل کر مسکراتے اس نے اسی انداز میں جواب دیا۔۔

"خیر جیسا کہ آپ نے ابھی بولا کہ آپ مجھے نہیں جانتی تو میں تعارف کی محتاج نہیں ہوں لیکن پھر بھی اگر آپ کو جاننا ہے تو میں آپ کو بتا دیتی ہوں میں ہوں مسز شاہنواز۔۔۔ان کی بیوی ان کے بیٹر ہاف در شہوار شاہنواز" شاہنواز کی طرف دیکھتے اس نے اپنا تعارف کروایا تو وہاں موجود سب کے چہروں پر مسکان آئی تھی جبکہ سامنے کھڑی غرور میں ڈوبی طوبی کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"امی آپ کی مہمان آئی ہیں بھابھی میں زرا اوپر جارہی شاہ آپ چلیں چینج کرلیں یہ کلر بلکل بھی سوٹ نہیں کررہا۔۔ آپ آج میرے فیورٹ کلر میں سے کوئی ایک کلر پہنیں۔۔" استحقاق سے شاہنواز کا ہاتھ تھامے وہ اوپر بڑھی تھی

اور اتنے عجیب سے انداز پر طوبی کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

"آجاؤ طوبی اب یہاں تک آہی گئی ہو تو اندر بھی آجاؤ۔۔" حنا بھابھی کے انداز پر وہ چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجاتی اندر آتے پاکیزہ بیگم کی طرف بڑھی تھی مگر اس کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی وہ اپنے کمرے میں جاکر دروازہ لاک کر گئیں۔۔

"آجاؤ طوبی تیار ہو جاؤ مہمان آنے والے ہیں۔۔" اسے ساتھ لئے عدینہ بھابھی اپنے کمرے میں آئی تھیں۔

"آپ بھی ناراض ہیں مجھ سے؟" ان کو مصروف انداز میں دیکھ وہ پوچھے بنا نا رہ سکی تو تیزی سے چلتے عدینہ بھابھی کے ہاتھ تھمے تھے۔۔

"کیا تم نے ایسا کچھ کیا تھا طوبی جو تمہیں لگ رہا میں ناراض ہو نگی؟" جواب کے بجائے سوال پر وہ لمحے کو چپ ہوئی تھی۔

"میں نے کچھ غلط بھی نہیں کیا تھا۔" بہت دیر بعد اس سے جواب دیا تو وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئیں۔

"تم خوش قسمت ہو جو ایسے وقت پر آئی ہو جب تمہیں کوئی اس گھر سے نکال کر باہر نہیں پھینک رہا تو اس نرمی کا فائدہ مت اٹھانا آرام کرو میں کچھ کھانے کو بھیجتی ہوں۔" اسے ٹکا سا جواب دیتی عدینہ بھابھی کمرے سے نکل گئیں تو اس نے نخوت سے سر کو جھٹکا تھا۔

"ہوں مجھے میری ہی جگہ آنے سے کوئی نہیں روک سکتا اور ویسے بھی صبح کا بھولا رات کو گھر آئے تو اسے معاف کر ہی دیا جاتا ہے اور مجھے یقین ہے تم بھی مجھے معاف کر دو گے شاہنواز۔۔"

آئینے میں اپنے سجے سنورے روپ کو دیکھ وہ بھرپور انداز میں مسکرائی تھی اسکی آنکھوں مین زرا سا افسوس اور پچھتاوا نہیں تھا کہ وہ کیا کر چکی ہے۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤ ❤

"آپ بتائیں کون ساڈریس پہنیں گے یہ ڈارک بلو یہ آف وائٹ یہ گرے بلیک یا یہ براؤن۔۔" ایک ایک کر ان کے کپڑے بیڈ پر پھیلاتے وہ اب انکے سامنے کھڑی سوال پوچھ رہی تھی جو خاموشی سے بس اسے دیکھنے میں مصروف تھے۔۔

"شاہ مجھے یوں مت دیکھیں بلکہ بتائیں مجھے کونسا پہننا ہے مہمان آنا شروع ہو چکے ہیں پھر میں بزی ہو جاؤ گی۔۔" انہیں بولتی وہ ڈریسنگ کی جانب بڑھی تھی جب اسکی کلائی اچانک شاہنواز کی گرفت میں آئی شہوار نے چونک کر انہیں دیکھا جو اپنی جگہ سے اٹھ کر اسے اپنے قریب کر گئے تھے۔

"کیا ہوا شاہ؟" مسکرا کر پوچھتے اس نے اپنا ہاتھ ان کے چہرے پر رکھا تو وہ آہستہ سے اسکی ہتھیلی پر اپنے لب رکھ گئے۔

"تم جانتی ہو جو عورت ابھی نیچے آئی وہ کون ہے۔۔" نہایت سنجیدگی طاری کئے انہوں نے سوال کیا تو شہوار نے ہاں میں سر ہلایا تھا

"میں جانتی ہوں اسے آپ کی کزن جس نے کسی اور سے شادی کر لی تھی۔" اس نے انہیں سابقہ منگیتر جیسا کچھ نہیں کہا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"شہوار میں نہیں جانتا وہ یہاں کیوں۔۔"

"شششش۔۔۔" انہیں یوں صفائی دیتے دیکھ وہ ایک دم سے ان کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ گئی تھی۔

"یہ کیا بول رہے ہیں شاہ ایسے کیوں بول رہے ہیں؟" ان کا یوں صفائی دینا اسکا دل دکھا گیا تھا۔

"در۔۔" وہ بے بسی سے اسے پکار بیٹھے تو اسکا دل دکھا تھا۔

"ادھر دیکھیں میری طرف کیا وہ اتنی ضروری ہے کہ اس کے لئے ہم آج کا دن اور آنے والے برباد کریں۔۔" ان کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے وہ پوچھ بیٹھی تو انہوں نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"تمہیں برا نہیں لگا اس کا آنا میرا ذکر کرنا تمہیں ڈر نہیں لگ رہا؟" وہ نا جانے اس سے کیا سننا چاہتے تھے۔

"دیکھیں برا مجھے تب لگتا جب آپ اسکے پاس جاتے مگر آپ نہیں گئے اور ڈر مجھے تب لگتا جب مجھے آپ پر بھروسہ نہیں ہوتا یا آپ کو مجھ سے محبت نا ہوتی۔۔مجھے آپ پر بھروسہ ہے اور خود سے کئی زیادہ ہے اور میں بھی جانتی ہوں ہمارے درمیان جو محبت اور اعتماد کی ڈور ہے نا وہ بہت مضبوط ہے جو کوئی بھی نہیں توڑ سکتا تو اس ہینڈسم سے چہرے پر پیاری سے اسمائل لائیں اور اچھے سے ریڈی ہو جائیں

کیونکہ میرے لئے آج مقابلہ سخت ہو گیا ہے۔۔شرارت سے کہتے وہ انہیں بھی ہنسا گئی تھی جبھی شاہنواز نے زرا سا جھک کر اسکی مسکراہٹ کو چرایا تھا۔

یہ اتنا اچانک تھا کہ وہ لمحے کو گھبرائی اور پھر گھور کر شاہنواز کو دیکھا۔

اپنے پیروں پر خود ہی کلہاڑی مارتی ہوں میں۔۔" ان کے بازو پر مکا مارتے اس نے جلدی سے انہیں چینج کرنے کے لئے بھیجا تھا اور خود شیشے کے سامنے آکر کھڑی ہوئی تھی۔

اپنا عکس آئینے میں دیکھ چہرے پر چھائی مسکراہٹ کہیں غائب ہوئی تھی اور اسکی جگہ کئی پر سوچ لکیریں اسکے ماتھے پر ابھری تھیں۔

اپنی تیاری مکمل کرتے اس نے شاہنواز کی دلائی چوڑیاں اپنی کلائی میں ڈالی تھیں۔

ڈریسنگ روم کے دروازے پر نا جانے کب سے کھڑے شاہنواز نے اسکا کھویا کھویا انداز بیگ شدت سے محسوس کیا تھا وہ اتنی مدہوش تھی اپنی سوچوں میں کہ اسے ان کی آمد کی خبر تک نہیں ہوئی تھی اور یہ بات ہی ان کا دل دکھا گئی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"در۔۔در۔۔۔۔" اسے پکارتے وہ اس کی پشت پر آکر کھڑے ہوئے تب بھی اسکے سوچوں کا محور نہیں ٹوٹا تھا اب کی بار انہوں نے آہستگی سے اسے کندھوں سے تھام کر ہلایا تو وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔

"جی۔۔۔جی۔۔" ایک دم سے چونکتے اس نے انہیں دیکھا جو چہرے پر سنجیدگی طاری کئے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"کچھ نہیں چلو آجاؤ سب انتظار کر رہے ہیں۔۔" اسکا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں قید کرتے وہ اسے ساتھ لئے نیچے آئے تھے جہاں سب پہلے سے ہی موجود تھے..

"آجاؤ شہوار چلو دیکھو سب تمہارا ہی پوچھ رہے ہیں اور تم ہو کہ بزی۔۔" انعم آپی اس سے ملتی مسکرا کر بولی تو وہ ان کے ہمراہ آگے بڑھی تھی

"ارے ماشاءاللہ ماشاءاللہ یہ اپنے شاہنواز کی دولہن ہے۔۔" پاکیزہ بیگم اور کلثوم بی کے پاس بیٹھی عورت یقیناً ان دونوں کی مشترکہ دوست تھیں جبھی اسے دیکھ وہ چہکی تھیں۔

"ہاں زلیخا یہ میرے شاہ کی دولہن ہے۔۔"

پاکیزہ بیگم نے اسکا ہاتھ تھامتے اپنے پاس بیٹھایا تو وہ مسکرا کر ان کے پاس بیٹھ گئی تبھی وہاں طوبی داخل ہوئی تھی جسے دیکھ وہاں ایک دم سے سناٹا چھایا تھا کسی کو یہ امید ہر گز نہیں تھی کہ وہ یوں اچانک آ جائے اور ڈھیٹ بن کر سب کے سامنے بیٹھے گی۔

"امی دادو انہیں نکال کیوں نہیں رہی ہیں۔۔۔"

ربعیہ کو اس کے رویے پر سخت غصہ آرہا تھا۔

"پاگل ہو اتنے مہمانوں کی موجودگی میں دادی اسے نکالیں گی تو سب دادی کو ہی برا بولیں گے۔۔" حنا بھابی کی جگہ افسانہ نے جواب دیا تو وہ منہ بنا گئی

"شہوار کا منہ کیسے اتر گیا ہے نا بیچاری کتنا خوش تھی اور اب یہ آ گئی اور یہ اب چاچو کو اپنی طرف کر لے گی۔۔" اس بیچاری کو شہوار کی فکر ستائے جا رہی تھی

"کیا فضول بکواس کر رہی ہو ربعیہ عقل کا استعمال کرنا نہیں آتا جاؤ باہر بابا کو بولو کھانا کھلوائیں اس نے آ کر ساری خوشی خاک کر دی۔۔" حنا بھابھی اسے جھڑکتے خود ہی باہر بڑھ گئیں

شہوار نے گردن موڑ کر انہیں باہر جاتے دیکھا تو اسکے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"خیریت ہے طوبی تو یہاں کیا کر رہی ہے؟" زلیخا بی اچانک ہی اس سے مخاطب ہوئیں تو ہر کوئی ان کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

لوگ چاہے جیسے بھی ہوں مگر ایسے موقعے پر مزہ لینا ہر گز نہیں بھولتے تھے۔

"کیا مطلب اس بات کا میں یہاں کیا کر رہی ہوں میری ماموں کا گھر میں جب چاہے یہاں آسکتی ہوں." سخت لہجے میں جواب دیتے اس نے سر جھٹکا تھا۔

اسکی ادا کر کندھے پر آتے بال بکھرے تھے شہوار نے پہلی بار اسے غور سے دیکھا وہ بے تحاشہ حسین تھی اتنی کہ اسے اندازہ ہوا کہ کیوں وہ شاہنواز کی محبت تھی۔

"شہوار۔۔۔" وہ اپنی سوچوں کے گرداب میں الجھی ہوئی تھی کہ انعم آپا کی آواز پر چونکی تھی۔

"آہ۔اہاں۔۔ہاں۔۔۔" کچھ نا سمجھتے وہ ایک دم بوکھلائی تو انہوں نے اسکا ساتھ تھاما تھا۔

"کیا ہوا کن سوچوں میں گم ہو ؟"

"نہیں تو کچھ نہیں میں کیا سوچوں گی۔۔" چہرے پر مسکراہٹ لاتی وہ اپنے دل کی حالت ان سے چھپا گئی۔

"کچھ بھی ایسا ویسا سوچنے سے پہلے شاہنواز سے لازمی بات کرنا شہوار مجھے یقین ہے میرا بھائی ساری الجھ سلجھا دے گا۔۔"

"میں کچھ بھی سوچ رہی آپی پریشان نہیں ہوں آپ میں زرا مہمانوں کو دیکھ لوں۔۔" انہیں تسلی دیتی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کچن میں آئی تھی۔

"لو آگئی شہوار میں ابھی تمہارے پاس ہی آنے والی تھی۔" حنا بھابی نے خوشدلی سے اسکا ہاتھ تھاما تو اسنے چونکتے ہوئے انہیں دیکھا۔

"کیا ہوا خیریت ۔؟"

"بلکل خیریت بلکہ خوشی کی خبر ہے۔۔" خوشی سے چہکتے انہوں نے کہا تو ان کا انداز ہی اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

اور جو بات انہوں نے بتائی وہ اسکی ساری بیزاری ہوا کر گئی۔

"سچ میں بھابی یار کتنا مزہ آئے گا ارے ایسا ہوا تو۔۔" وہ توقع کے عین مطابق خوشی سے پاگل ہوئی تو انہوں نے سکون کا سانس لیا ورنہ اسے یوں چپ دیکھ ان کا دل بھی اداس ہو گیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کھانے کا سلسلہ شروع ہوا تو مصروفیت میں وہ ہر چیز بھول گئی پھر سب کی محفل لگی تو پاکیزہ بیگم نے سب کو اکٹھا کیا۔

"عدینہ آجاؤ بھئی۔۔" ان کی پکار پر عدینہ بھابی مسکراتی آگے آئیں اور حنا بھابی کو دیکھا۔

"بھابی آج میں اپنے زبیر کے لئے آپ سے ربعیہ کا رشتہ مانگنے آئی ہوں۔۔ "

ان کی بات پر حنا بھابی کو حیرت نہیں ہوئی کیونکہ اس بات سے وہ پہلے ہی اگاہ تھیں جبھی خوشدلی سے ہاں کہی تھی۔

ربعیہ بیچاری تو اس چانک افتاد پر بوکھلاتے اندر بھاگی تھی جبکہ افسانہ کی تو بتیسی ہی اندر نہیں جارہی تھی۔

"اب چونکہ خوشی کا موقع ہے تو فوزیہ کلثوم خالہ میں اپنے وقاص کے لئے شیز اکا ہاتھ مانگتی ہوں مجھے امید ہے آپ مجھے خالی ہاتھ نہیں رکھیں گی۔۔" اتنی اس سے مانگا گیا رشتہ بھلا کیسے منع کرتے وہ جبھی اس طرف بھی ہاں ہوئی تو چاروں طرف خوشیاں بکھر گئیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"ویسے اصولاً تو افسانہ کو وقاص کے لئے لینا چاہیے تھا مگر انہوں نے تو ہمیشہ ہی آپ کو پیچھے رکھا ہے۔۔" عدینہ بھابی کے کام میں سرگوشی کرتی طوبی نے نخوت سے سامنے سب کو دیکھا تھا۔ جب کہ اس کی بات پر عدینہ بھابی کے چہرے پر ایک دم سختی آئی تھی۔

"بھئی حنا بھابھی میٹھائی کھلائیں سب کو۔۔" فرحان صاحب خوشی سے بولے تو وہ مسکراتی اپنی جگہ سے اٹھی تھیں۔

"ضرور مٹھائی تو بنتی ہے ایسے خوشی کے موقع پر۔۔" خوشی ان کے ہر انداز سے عیاں تھی۔ سب کو مٹھائی کھلائی گئی۔

"ارے عدینہ وہاں کیوں چپ بیٹھی ہو بہو والی ہونے والی ہو زرا خوشی کا اظہار تو کرو.." شاہنواز کی خالہ زاد کی بات پر وہ ہولے سے مسکرائی تھیں اور اپنی جگہ سے اٹھی تھیں۔

"میں آتی ہوں آپ سب باتیں کریں۔۔" ان کے چہرے پر چھائی سنجیدگی سب نے محسوس تو کی مگر اس وقت ظاہر کرنا مناسب نہیں لگا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ایک ایک کر کے سارے مہمانوں نے پاکیزہ بیگم سے رخصت لی تو وہ سب کو گیٹ تک چھوڑنے آئیں۔۔

"یہ عدینہ کہاں ہے کیا ہم سے نہیں ملے گی۔۔" زلیخا آپا کے بولنے پر انعم نے اندر کی جانب دیکھا۔

"وہ بھابی کے سر میں زرا درد ہے آرام کر رہی ہیں۔۔" بہانہ بناتے وہ ہولے سے مسکرا کر حنا بھابی کے پاس آ کر کھڑی ہوئی تو انہوں نے اشارے سے پوچھا کہ کیا ہوا ہے؟

"طوبی کو کمرے میں لے کر بیٹھی ہوئی ہیں کیا یہ جانتی نہیں ہیں کہ کیا کچھ کیا ہے اس نے اگر ہم اسے برداشت کر رہے ہیں تو صرف مہمانوں کی وجہ سے اور وہ اسکی خاطر داری میں لگی ہوئی ہیں۔۔"

"فلحال اسے چھوڑو کیونکہ اسکا معاملہ ہم حل نہیں کر سکتے وہ تو اپنے ماموں کے گھر آئی ہے ہم کچھ بھی کر کے اسے اس گھر سے نہیں نکال سکتے مجھے ٹینشن ہے تو صرف شہوار کی۔۔

وہ ایسے ہی یہاں نہیں ضرور اس چالاک عورت کے دماغ میں پھر کچھ ایسا چل رہا ہے اور میں امی کی طرف سے بھی پریشان ہوں اتنی مشکل سے سب اچھا ہوا ہے اب پھر کوئی نیا فساد نا کھڑا ہو جائے گھر میں۔۔" ان کے لہجے میں پریشانی جھلک رہی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"بھابھی یہی تو میں بھی پریشان ہوں شہوار چاہے خود کو کتنا بھی مضبوط کہے اسکا چہرہ دیکھیں کتنا سا ہو گیا ہے ساری خوشی ختم ہو گئی ہے بس شاہنواز کوئی بیوقوفی نا کرے میرا بھائی اتنی مشکلوں سے خوشیوں کی دہلیز پر آیا ہے۔۔"

"اچھا اداس نہیں ہو یہ لوگ جائیں تو بات کرتے ہیں سب ابھی تو تمہارے بھائی کو پتا بھی نہیں ہے کہ وہ آئی ہے وہ بیچارے کب سے کام میں لگے ہوئے ہیں اس لئے میں نے منع کر دیا تھا کہ فرحان اور انہیں نا بتائے ورنہ خواہ مخواہ تماشہ لگ جانا تھا۔"

"بلکل ٹھیک کیا آپ نے بس اب کچھ ایسا ویسا نا ہو میں شہوار کو دیکھتی ہوں دیکھیں کتنی اداس لگ رہی ہے۔۔"

حنا بھابھی کو بولتیں وہ اسکے پاس آئیں جو ایک کونے میں کھڑی سب کو جاتے دیکھ رہی تھی۔

"شہوار یہاں اکیلے کیوں کھڑی وہ؟" اس کے پاس آکر اسے مخاطب کرتے انہوں نے شہوار کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ بے اختیار چونکی۔۔

"جی آپی کچھ کہا۔؟"..

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کن سوچوں میں گم ہو چندا میں کب سے دیکھ رہی ہوں کوئی پریشانی ہے تو اسے شئیر کرو یوں چپ نہیں رہو ایسے کر کے اپنی ہی طبعیت خراب کرو گی۔۔"

ان کی فکر پر وہ آہستہ سے مسکرائی تھی۔

"کچھ نہیں سوچ رہی آپی سب صبح سے طبعیت میں عجیب سا بوجھل پن آگیا ہے دل گھبرا رہا ہے اور یقین کریں یہ اسکے آنے کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ ایسا صبح سے ہی ہو رہا ہے۔۔" اس نے اپنی طرف سے انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی اور یہ سچ بھی تھا کہ صبح سے بوجھل پن کچھ زیادہ ہی ہو گیا تھا۔۔

"اچھا چلو کوئی نہیں صبح سے کام کر رہی ہو نا کبھی تھکن ہو رہی ہے جا کر آرام کرو اب باقی میں دیکھ لوں گی بھابھی کو بھی بول دیتی ہوں تھوڑا سکون دین پیروں کو۔۔" اسے زبردستی کمرے میں بھیجتی وہ خود پاکیزہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھی تھیں کیونکہ اب ان سے اس موضوع پر فائنل بات کرنی تھی۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤ ❤

شاہنواز کمرے میں آئے تو وہ آنکھوں پر ہاتھ دھرے بیڈ پر سو رہی تھی وہ آہستہ سے چلتے اس کے پاس آکر سرہانے پر بیٹھے تھے۔

"در۔۔۔"۔ آہستہ سے پکارتے انہوں نے اسکا ہاتھ آنکھوں پر سے ہٹایا تو اس نے زرا سی آنکھیں کھول کر خود ہر جھکے شاہنواز کو دیکھا جو پریشانی سے اسکے چہرے کا طواف کر رہے تھے۔

"کیا ہوا طبعیت ٹھیک ہے ایسے کیوں لیٹی ہو۔۔" ان کے لہجے میں چھلکتی پریشانی محسوس کر وہ آہستہ سے اپنی جگہ سے اٹھی تو انہوں نے اسے سہارا دیا۔

"کچھ نہیں ہوا شاہ بس زرا سی طبعیت عجیب لگ رہی تھی تو آپی نے بھیج دیا کہ کچھ دیر آرام کر لوں۔۔"

"اور میں نے نیند خراب کر دی نا اپنی جان کی۔۔" اسکے چہرے پر آئے بالوں کو سنوارتے وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے بولے تو ان کے لمس سے اس کے دل میں سکون سا اتر گیا۔۔

"اب ٹھیک ہوں میں۔۔۔" ان کے کشادہ سینے پر سر رکھتے اس نے ان کے گرد گرفت مضبوط کی جیسے ان کے دور جانے کا خدشہ ہو۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اسکے دل کا حال وہ اچھے سے سمجھتے تھے جبھی اس کے گرد اپنی گرفت مضبوط کر اسکے بالوں پر اپنے لب رکھے ۔

مجھے تم سنو جاناں۔۔

یوں اداس اچھی نہیں لگتیں،

کہ جچتا ہے فقط تم پر۔۔

ہنسنا، کھکھلانا اور۔۔۔

ہر درد کو چٹکیوں میں اڑانا،

اب جو تم یوں اداس ہو تو سنو۔۔۔

میرے دل کی دھڑکنیں منتشر سی ہو گئی ہیں ،

مجھے تم پر یہ اداسی کا رنگ اچھا نہیں لگتا،

تم میرے رنگوں میں رنگی،

کھلتے گلاب سی، قوس و قزح کے رنگوں سے سجیں۔۔۔

کہ تم پر یہ خزاں کا رنگ اب جچتا نہیں ہے۔۔

سنو جاناں میرے دل کی سنو تو ،

مجھے تم یوں اداس سی۔۔

اچھی نہیں لگتیں کہ۔۔

جچتا ہے تم فقط خوشی کا رنگ ہے۔۔

)فریحہ اسلام(

اسکے کانوں میں سرگوشی کرتے وہ اسکی آنکھوں کو نم کر گئے اس شخص کی بے اعتنائی جتنی جان لیوا تھی اس شخص کی قربت اتنی ہی دلکش تھی کہ اس سحر سے نکلنے کا دل ہی نہیں کرتا تھا۔

نم آنکھوں کے ساتھ ان کی قمیض کو سختی سے دبوچے وہ بس آنکھیں موندے ان کے سینے سے لگی رہی تو انہوں نے اپنی گرفت اسکے گرد مضبوط کر اسے اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا۔

"شاہ مجھے پتا نہیں کیا ہو گیا ہے مجھے رونا آرہا ہے سب بر الگ رہا ہے۔" نمی سمٹا لہجہ شاہنواز نے آہستہ سے اسکے بالوں کو سہلایا کر اسے پر سکون کرنا چاہا۔۔

"ڈاکٹر کے چلنا ہے؟" اسکے ہوں نڈھال دیکھ انہوں نے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلاتی ان سے الگ ہوتے تکیے پر سر رکھتے آنکھیں موند گئی تو انہوں نے زرا سا جھک کر اسکا ماتھا چیک کیا۔

"امی سے کہتا ہوں نظر اتاریں اپنی بہو کی آج تو سب کو پیچھے چھوڑ ہیروئن لگ رہی تھیں کہ میری نظریں کہیں اور جا ہی نہیں رہی تھیں۔۔" اسکی بند آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑتے وہ گھمبیرتا سے بولے تو اس کے چہرے پر پہلی بار مسکان آئی تھی۔

"کچھ بھی مت بولا کریں آپ سونے دین تھوڑی دیر۔۔" ان کی گود میں سر رکھتے وہ ہولے سے بولی انہوں نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی۔

فلحال وہ کسی بری چیز کو نہیں سوچنا چاہتے تھے وہ اسکے دل میں آئے خدشوں کو مزید مضبوط نہیں ہونے دے سکتے تھے ان کی یہ لڑکی اسکی وجہ سے اپنی زندگی کے ایک برے وقت کو بھولے تھے وہ اور اب وہ اپنی وجہ سے تو قطعی اسکا دل دکھا نہیں سکتے تھے۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤ ❤

"آپ ایسے چپ کیوں بیٹھی ہیں بھابھی آپ جا کر ممانی سے بات کیوں نہیں کرتی ہیں یہ تو آپ کی بیٹی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے نا اپنے بیٹے کے لئے حنا بھابھی کو ایک بار بھی آپ کی افسانہ کا خیال نہیں آیا حیرت سے ایسا دوغلا پن۔۔۔"

ان کے پاس بیٹھتے وہ مسلسل بول رہی تھی عدینہ بھابھی نے خاموشی سے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر واپس سے آنکھیں موند لیں۔

"امی سب مہمان جا رہے ہیں آپ نہیں آ رہیں باہر؟" افسانہ کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے طوبیٰ کو بیٹھا دیکھ کر بھی اس نے بھرپور طریقے سے اسے نظر انداز کیا تھا۔

"تمہاری ماں نوکر تھوڑی ہے بیٹا آرام کرنے کا حق اسے بھی ہے مہمانوں کو الوداع کہنے کے لئے اتنے لوگ ہیں تو وہاں۔۔" عدینہ بھابھی کی جگہ جواب طوبیٰ نے دیا تو افسانہ کا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔

"آنٹی میں اپنی امی سے بات کر رہی ہو تو انہیں ہی جواب دینے دیں نا اور آپ بھی تو بن بلائی مہمان ہیں آپ کب جائیں گی اپنے گھر۔۔" وہ بھلا کب کسی کا لحاظ کرتی تھی اسکے جواب پر جہاں طوبیٰ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوا تھا وہیں عدینہ بھابھی نے گھور کر افسانہ کو دیکھا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"افسانہ یہ کیا طریقہ ہے بڑوں سے بات کرنے کا جاؤ بول دو میرے سر میں درد ہے۔۔" اسے غصے سے جھڑکتے انہوں نے طوبی کو دیکھا اور اسکے تاثرات دیکھ وہ بس گہرا سانس بھر کر رہ گئیں۔

"معاف کرنا طوبی بچی ہے اسے اتنی عقل نہیں ہے کہ کس کے آگے کیا بولنا ہے۔۔" وہ شرمندہ ہوئی تھیں اپنی بیٹی کی وجہ سے۔

"کوئی بات نہیں بھابھی اس نے وہی بولا ہے جو اسے سیکھایا گیا ہے میں تو اپنے ماموں کے گھر آئی تھی یہاں آکر پتا چلا کہ ممانی نے دعوت کا اہتمام کیا ہے خیر اتنی بھی کیا غیر ہو گئی میں ایک شادی سے کیا انکار کیا سب ہی نے ہمیں الگ کر دیا امی کا تو بڑا دل دکھتا ہے اسی لئے میں یہاں آئی ہوں تاکہ ٹوٹے رشتے ایک بار پھر جڑ جائیں۔۔" آخری بات پر اسکی آنکھوں کی چمک اور لہجے کی آنچ انہیں ایک دم چونکا گئی تو انہوں نے سر اٹھا کر طوبی کو دیکھا۔

"ہمم اور بتاؤ شوہر کیسا ہے تمہارا بچے وغیرہ سب ٹھیک ہیں؟" انہوں نے موضوع گفتگو تبدیل کرتے ہوئے پوچھا تو طوبی نے ایک تلخ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائی

"طلاق لے لی ہے میں نے بچے فلحال تو اسی کے پاس ہیں۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"طلاق.." اسکی طلاق کا سن کر انہیں ٹھیک ٹھاک جھٹکا لگا تھا اور وہ ایسے بتا رہی تھی جیسے کوئی بڑی بات نا ہو۔

"طلاق کب ہوئی تمہاری ہمیں تو کچھ ایسا سننے کو نہیں ملا۔۔" عدینہ بھابھی کے لہجے میں حیرت ہی حیرت تھی۔

"ابھی ہفتہ ہی ہوا ہے اتنا حیران نہیں ہوں ایسی بھی کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔" ان کی حیرت پر وہ زور سے ہنسی تو عدینہ بھابھی نے اسے عجیب سے انداز میں دیکھا۔

کیسی عورت تھی جو علیحدگی ہونے کے باوجود اتنی پر سکون تھی۔

""چچی ان کو دادی بلا رہی ہیں۔۔" ربعیہ نے کمرے میں داخل ہوتے بنا اسکا نام لئے کہا تو وہ مسکرا اٹھی جیسے اسی بلاوے کی منتظر ہو۔

"چلو میں آتی ہوں میں زرا ممانی سے تفصیلی بات چیت ہو جائے۔۔" اپنی جگہ سے اٹھتے اس نے ایک ادا سے اپنے بالوں کو جھٹکا دیا تو عدینہ بھابھی نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"عدت نہیں کر رہیں تو کم از کم کچھ لحاظ کر لو باہر سب ہیں تو دوپٹہ لے لو سر پر۔۔" وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسے ٹوکے بنا نا رہ سکیں۔

"مجھے اچھے سے پتا ہے بھابھی مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں آپ مجھے مت بتائیں کیونکہ یہاں کوئی آپ کی نہیں سنتی تو میں کیوں سنوں گی آپکی؟" سوالیہ انداز میں انہیں پوچھتے وہ بنا جواب کا انتظار کئے کمرے سے نکل گئی تو انہوں نے غصے سے مٹھیاں بھینچیں۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"اسلام وعلیکم ممانی جان کیسی ہیں آپ سے تو بات تک نہیں ہوئی۔۔" ان کے کمرے میں داخل ہوتے وہ مزے سے ان کے سامنے صوفے کر براجمان ہوئی تو پاکیزہ بیگم نے ایک نظر اسے غور سے دیکھا جس کے چہرے پر گزرے وقت کا شائبہ تک نہیں تھا۔

"میں ٹھیک ہوں اور تم سے تو خیریت پوچھنے کی ضرورت نہیں مجھے کیوں کہ تم تو ماشاءاللہ سے خوش لگ رہی ہو۔۔" وہ کسی کو برا نہیں کہتی تھیں مگر اپنے بیٹے کی یہ حالت کرنے والی لڑکی کو وہ کیسے معاف کر سکتی تھیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"اگر گزرے وقت کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہیں تو بیکار ہے نا میں نے اپنا بھلا دیکھا ایسا کچھ غلط بھی نہیں کیا تھا میں نے۔۔"

"میں نے تو تم سے پوچھا بھی نہیں ہے کہ تم نے وہ سب کیوں کیا اور نا مجھے جاننا ہے کیونکہ میں تو کم از کم ماضی میں رہنے کو بلکل ترجیح نہیں دیتی۔۔"

"ہاں لیکن آپ کا بیٹا تو دیتا ہے نا یقین کریں جب جب امی کے پاس آتی تھی شاہنواز کے متعلق کوئی نا کوئی بات ضرور سب کی زبان پر ہوتی تھی لڑکا ہو کر اتنی جذباتیت مجھے ہنسی آتی تھی اس پر۔۔" وہ دلکشی سے قہقہ لگاتی پاکیزہ بیگم کو خود سے نفرت کی ایک اور وجہ دے گئی تھی۔

"اپنے یہاں آنے کا مقصد بتاؤ گی مجھے." وہ اسے کوئی جواب دیئے بغیر سیدھا سوال کر گئیں تو وہ ایک ادا سے مسکرائی۔

"شاہنواز کی تڑپ دیکھ کر ترس آگیا ہے تو اس کے لئے واپس آئی ہوں میں اور کیونکہ یہ گھر میرے ماموں کا ہے تو آپ بھی مجھے یہاں سے نہیں نکال سکتیں طلاق لے لی ہے میں نے شاہنواز کے لئے اب آپ دل بڑا کر کے مجھے قبول کیجئے گا ممانی جان۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"تم۔۔۔" انہیں سمجھ نہیں آیا اس ڈھیٹ عورت کو کیا بولیں۔

"تم چلی جاؤ میرے گھر سے طوبی ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔" وہ اپنا ضبط کھونے لگی تھیں مگر وہ یہ جانتی تھیں کہ وہ چاہ کر بھی اسے نہیں نکال سکتی تھیں ان کے اس ایک عمل سے خاندان میں طوفان آجانا ہے کوئی اسے کچھ نہیں کہتا مگر سارا بل ان پر پھٹتا۔۔

"رہنے دیں امی اسے یہاں ہم بھی دیکھتے آخر یہ کب تک ہماری زندگیوں کے ساتھ کھیلتی ہے۔" انعم کی آواز پر وہ دونوں چونکی تھیں جو دروازے پر استادہ طوبی کو دیکھ رہی تھی۔

"تم نے جو کرنا تھا کر لیا مگر ایک بات یاد رکھنا اب میر ابھائی کبھی تمہاری طرف راغب نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے پاس اس دنیا کی بہترین لڑکی ہے اور تم تو چاہ کر بھی اسکے برابر نہیں آسکتیں۔۔" انعم نے بول کر پاکیزہ بیگم کو اشارہ کیا تھا۔

مگر ان کے اٹھنے سے پہلے ہی طوبی اپنی جگہ سے اٹھ کر باہر بڑھی تھی

"دھکے دے کر کیوں نہیں نکال رہیں ہیں اسے۔۔ "

"صبر کرو انعم۔۔" ان کے دماغ میں نا جانے کیا چل رہا تھا جو وہ کسی سے کہہ بھی نہیں رہی تھیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہیں دوسری طرف پیچ و تاب کھاتی وہ پاکیزہ بیگم کے کمرے سے نکلی تو سامنے سیڑھیاں اترتے شاہنواز کو دیکھ اسکی آنکھوں میں چمک آئی تھی۔

"شاہنواز میری بات سنو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔"

اس کی بات نظر انداز کرتے شاہنواز نے اسکی سائیڈ سے نکلنا چاہا مگر تبھی ان کا ہاتھ طوبی کی گرفت میں آیا تھا۔

بھاری ہوتے سر کے ساتھ وہ اپنی جگہ سے اٹھی تو ایسا لگا جیسے پورا کمرہ اس کے اوپر نا گر جائے۔۔

بخار کی حدت محسوس کر اس نے گہرا سانس لیا تھا مسلسل تیاریوں میں وہ اپنا خیال بھی نہیں رکھ سکی تھی اب بیمار ہونا تو تھا ہی۔

خود سنبھالتے اس نے خود کو کمپوز کیا اور فریش ہوئی دل نہیں تھا مگر اب ایسے کمرے میں بند بھی نہیں ہو سکتی تھی تو حلیہ درست کرتے وہ باہر آئی اور نیچے صحن میں دیکھا مگر سامنے کا منظر دیکھ اسے لگا جیسے ایک دم سے ماحول میں گھٹن سی بھر گئی ہو نکھوں مین نمکین پانی نے اپنی جگہ بنائی تو اس نے گہرا سانس بھر کر خود پر سکون کیا اور اپنے کمرے میں واپس آتی وہ بے بسی سے بیڈ پر بیٹھ گئی دل کا حال ہی عجیب

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

تھا جتنا وہ شاہنواز سے محبت کرتی تھی ان پر شک نہیں کر سکتی تھی کبھی بھی نہیں لیکن طوبی اور پہلی محبت کی طاقت۔۔

پہلی محبت کتنی جان لیوا ہوتی ہے یہ اس سے بہتر کون جان سکتا تھا۔

جو بات کوئی نہیں جانتا تھا اس بات کو سالوں سے اپنے دل میں چھپائے بیٹھی تھی وہ ایک راز تھا جو وہ کھول کر تماشہ نہیں بنوانا چاہتی تھی کیا یہ مکافات عمل تھا؟ اس نے خود سے سوال کیا۔

اسکی ماں بھی تو نہیں بھول سکی تھی اپنی پہلی محبت جبھی تو شوہر کے مرتے دوسری شادی ۔۔

سب کو جو لگتا تھا ویسا تھا ہی نہیں گواہ تو وہ تھی نا۔

اسکی ماں خود اسکے باپ کو کہتی تھی کہ وہ یہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی مگر ڈھونگ بھی تو رچانا ہوتا تھا نا آنکھیں موندے اس نے کئی آنسو اپنے اندر اتارے تھا آخر اس کے ساتھ ایسا کیوں ہوتا تھا کیوں وہ جس سے محبت کرتی تھی وہ شخص اس سے دور ہونے لگتا تھا

اسکے بابا اس کی ماں اور اب طوبی کی واپسی۔

"شاہ مجھے چھوڑیے گا مت ورنہ میں مر جاؤ گی۔۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

خود سے کہتے وہ بری طرح اپنی آنکھیں مسل گئی تھی ۔

اسے یاد تھا کہ کس طرح ان کے محلے میں ایک آدمی اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ دوسری شادی کر کے بیٹھ گیا تھا اور اس کے بچے رل گئے تھے۔

رل تو وہ بھی جاتی اگر کلثوم بی اور وسیم صاحب اس کے پاس نا ہوتے۔

سوچ سوچ کر اسکا دم گھٹنے لگا تھا اس پر متضاد اپنے اندر ہونے والی تبدیلی وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

"تو کیا میری اولاد میں رل جائے گی اگر شاہ چلے گئے تو۔۔" وہ جتنا برا سوچ سکتی تھی سوچ رہی تھی۔

وہ جو پریشانیوں کو چٹکی میں اڑا دیتی تھی آج چاہ کر بھی مضبوط نہیں بن پا رہی تھی اور بعض اوقات مضبوط بننا ضروری ہوتا بھی نہیں ہے آنسوؤں کو بہنے دینا چاہیے تاکہ دل کا غبار نکل جائے اور دل سکون میں آجائے۔۔

"اللہ پاک میں ان پر شک نہیں کر رہی مگر مجھے کسی بڑی آزمائش میں مت ڈالنا یارب آپ جانتے ہیں میں نے کتنا سب اپنے دل میں دفن کر کے رکھا ہے اب مزید مجھ میں کچھ سہنے کی ہمت نہیں ہے۔۔"

اپنے آنسو صاف کرتے اس نے خود کو مضبوط کیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

خود کو سنبھالتے دل کو مضبوط کرتے وہ ایک بار پھر سے ہمت جمع کرتے اٹھی تھی وہ کسی بھی عورت کو اپنے شوہر کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی تھی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اسکی گرفت اپنے ہاتھ پر دیکھ انہوں نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت میں آزاد کروایا تھا۔

"اپنی اوقات میں رہو۔۔۔" اسکا بڑھتا ہاتھ جھٹکتے وہ غرائے تھے۔

"جانتی ہوں میں بہت ناراض ہو دل دکھایا تھا تمہارا احساس ہے مجھے پر شاہنواز میں دل سے شرمندہ ہوں معافی مانگنے آئی ہوں جب سے سنا ہے تم نے اس انٹرپاس گاؤں کی گنوار سے شادی کرلی ہے تو میرا دل بند ہو گیا اتنا لائق فائق انسان کیسے ایک جاہل کے ساتھ گزارا کر سکتا ہے۔۔"

"اپنی زبان بند کرو اگر یہاں ہو تو عزت کے ساتھ رہو مجھے مجبور نا کرو کہ میں تمہیں یہاں سے دھکے دے کر نکالوں.." اس کو بولتے وہ سائیڈ سے نکلنے لگے تو وہ ایک بار پھر ان کے راستے میں آئی تھی۔

"میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے شاہنواز مجھے صفائی کا موقع دو میں سب ٹھیک کر دوں گی دیکھو میں سب چھوڑ کر۔۔"

"در۔۔۔" اسکی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب شاہنواز کی چیخ پر وہ ایک دم مڑی تھی جہاں سیڑھیوں سے اترتی شہوار چکر آنے کی وجہ سے بری طرح لڑکھڑائی تھی اگر شاہنواز نا دیکھتے تو وہ بہت برے طریقے سے گرتی۔

انہوں نے بھاگ کر اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

"ٹھیک ہو کہیں لگی تو میں نہیں ادھر دیکھاؤ۔۔" اسکے ہاتھ ٹٹولتے وہ سخت گھبرا گئے تھے۔

"کوئی کام تھا تو آواز دیتیں مجھے یوں آنے کی کیا ضرورت تھی ابھی کچھ ہو جاتا لگ جاتی تو۔۔"۔ان کے اتنے فکر مند انداز پر اس کے دل میں سکون سا اترا وہیں دوسری طرف طوبی کا دل جل کر خاک ہوا تھا۔

"بچے لگی تو نہیں ناشاہنواز بچی کو لے کر میرے کمرے میں جاؤ طبعیت خراب ہے اسکی اور مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔۔"طوبی کو یکسر نظر انداز کرتے پاکیزہ بیگم شاہنواز سے مخاطب ہوئی تو وہ اسے تھامتے ان کے کمرے کی طرف بڑھے جبکہ ان کے یوں اسکی پرواہ کرنے پر اسکے چہرے پر نفرت بھرے تاثرات چھائے تھے۔۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"آرام سے کیا ضرورت تھی یوں آنے کی پتا بھی ہے طبعیت ٹھیک نہیں لیکن نہیں میڈم کو تو سکون ہی نہیں ہے نا۔۔" اسکے ہاتھوں پر پڑی خراش کو دیکھ وہ سخت غصہ ہوئے تو اسکے پھیکے پڑتے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی تھی۔

"اپنی غلطی ہے کیوں اسے چھوڑ کر نیچے آئے اور اس بچی کو ڈانٹ رہے ہو دیکھو زرا کیسے رنگ زرد ہو گیا ہے ابھی کہ ابھی اسے ڈاکٹر کے لے کر جاؤ شاباش۔۔" پاکیزہ بیگم کی ڈانٹ پر شاہنواز نے خفا انداز میں اسے گھورا تو وہ سر جھکا گئی۔

"امی ان کی غلطی نہیں ہے۔۔"وہ زرا سا منمنائی تو وہ ہنس دیئے۔

اور ان کی چالاکی سمجھ شہوار اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"میں دیکھتا ہوں بھائی ہیں یا نہیں چابی ان کے پاس ہے آپ دونوں عبایا وغیرہ پہن لیں۔" انہیں بولتے وہ باہر کی جانب بڑھے تو پاکیزہ بیگم نے ایک نظر اسے دیکھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"جانتی ہوں اسکے آنے کی وجہ سے پریشان ہو مگر یوں ہمت ہارو گی تو کیسے چلے گا وہ بہت شاطر ہے میں کوئی چھوٹی تسلی نہیں دونگی اپنا رشتہ تمہیں خود بچانا ہے شہوار دیکھو ابھی تمہاری دادی اور چچی گئی ہیں وہ لوگ آئیں گی تو کیا سوچیں گی۔"

رشتے داروں میں اچانک انتقال کی وجہ سے ان لوگوں کو جانا پڑا تھا اور واپسی شام تک ہی تھی۔

"امی میری نہیں سمجھ آرہا میں کیا کروں میں ان پر یقین کرتی ہوں مگر اس عورت کو دیکھ۔۔"

اس نے دانستہ بات ادھوری چھوڑی تو پاکیزہ بیگم نے سر ہلایا۔

"میں یہ بلکل نہیں کہوں گی کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں پریشانی کی بات ہے اور وہ اسی ارادے سے یہاں آئی ہے اور اگر میں نے اسے گھر سے نکالا تو جو طوفان اتنے وقت سے دبا ہے وہ ایک بار پھر سر اٹھالے گا مجھے معاف کرو شہوار میں خود غرض ہوں بہت لوگوں کے ڈر سے میں نے اسے اپنے گھر میں رکنے دیا۔۔" وہ بے حد شرمندہ تھیں ان کو روتا دیکھ اسکا دل دکھا تھا۔

"ایسا مت کہیں جانتی ہوں رشتوں کو جوڑ کر رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے اور انہیں توڑنا بے حد آسان آپ پریشان نہیں ہوں دیکھئے گا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔" ان کا ہاتھ تھامتے وہ انہیں تسلی دے گئی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"چلو تیار ہو جاؤ ابھی شاہنواز آ جائے گا ڈاکٹر کے چلتے ہیں اتنی کمزور لگ رہی دیکھو زرا۔۔ ابھی انعم کو بول کر نظر اتارتی ہوں میں۔"

اسے کہتے وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی تھیں تو ان کے انداز پر ہولے سے مسکرا دی کیا قصور تھا ان کا کیوں ہر بار ان کے حصے میں تکلیف آ رہی تھی پہلے اپنے بیٹے کی تکلیف اور اب ایک بار پھر وہ آ گئی تھی انکی خوشیاں ختم کرنے اسے اس لمحے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی طوبی سے۔

"تمہیں تو میں آ کر ٹھیک کرتی ہوں اس گھر سے نا بھگایا تو میں بھی شہوار نہیں۔۔" وہ ایک بار پھر اپنے اپنوں کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور یہی تو اسکی خاصیت تھی کہ اپنوں کو دیکھ وہ اپنی تکلیف بھول جاتی تھی۔۔

"چلو تیار نہیں ہوئیں تم" روم میں آتے شاہنواز نے اسے یوں ہی بیٹھے دیکھا تو اسکے پاس آتے بولے۔

"جی ہو رہی ہوں۔" دھیمے سے انداز میں کہتی وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی جب اسکا ہاتھ شاہ کی گرفت میں آیا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کچھ بھی فضول سوچنے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا تھا ہوں اور رہوں گا کسی کے آنے سے میری محبت ناکم ہو گی نا ختم تو اگر اسے دیکھ دیکھ کر اپنا دل جلا کر طبعیت خراب کر رہی ہو تو بہت پٹو گی مجھ سے۔"

"آپ ماریں گے مجھے شاہ۔۔؟" اس کے لہجے میں بے یقینی تھی۔

"ماروں گا اور اگر خود کو کوئی تکلیف دی یا ان آنکھوں کو تو الٹا لٹکا دوں گا چھت سے ویسے بھی بہت شوق ہے نا تمہیں اوپر چڑھنے کا۔۔" اسکے گال نوچتے انہوں نے کہا۔

"گناہ ملے گا معصوم کے ساتھ ظلم کرنے پر۔" اپنا گال سہلاتے وہ نروٹھے انداز میں کہتی سیدھا ان کے دل میں اتر گئی۔

"کوئی گناہ نہیں ملے گا اب جلدی تیار ہو جاؤ اچھے سے چیک اپ کرواؤ تا کہ اس چڑیل کا خاتمہ کر سکو۔۔" ان کے شرارتی انداز پر وہ ایک دم کھلکھلا کر ہنس دی۔

"چلیں چلیں کرتے ہیں کچھ اس چڑیل کا۔۔" انکا ہاتھ مضبوطی سے تھامے وہ اپنی سے جگہ سے اٹھی تھی ان کی زرا سی بات نے دل کا موسم خزاں سے بہار جو کر دیا تھا۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤
❤ ❤ ❤ ❤

"وہ جلے پیر کی بلی کی طرف کبھی ادھر تو کبھی ادھر گھوم رہی تھی شہوار کو شاہنواز کے ساتھ جاتے دیکھ جو آگ لگی تھی وہ مزید بھڑک اٹھی تھی۔

اوپر سے اس گھر کا کوئی فرد سیدھے منہ بات کرنے کو تیار تک نہیں تھا۔۔

"فائدہ کیا ہوا آنے کا سوچا تھا میری آمد پر ایک ہنگامہ ہو جائے گا مگر یہ لوگ اتنے پر سکون اور وہ عدینہ بھابھی میرے بھڑکانے پر بس منہ میں دہی جما کر بیٹھ گئیں ہیں۔۔" سخت مضطرب سے وہ کبھی ایک طرف جاتی تو دوسری طرف جب بس سے باہر ہوا تو وہ باہر آئی نیچے صحن میں سب بیٹھے تھے موقع اچھا دیکھ وہ مسکراتی ہوئی نیچے بڑھی تھی۔

"اوہو محفل لگی ہوئی ہے کیا بات ہے۔۔"خوش اخلاقی کی انتہا کرتے وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھی تو سب کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔

"حنا بھابھی بہت مبارک ہو بھئی بہو آنے کی مگر یہ تو زیادتی کر دی نا آپ نے عدینہ بھابھی کے ساتھ۔۔" کچن سے آتے عدینہ بھابھی کو دیکھ اس نے اپنا پتا پھینکا تو حنا بھابھی نے الجھ کر اسے دیکھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کیا مطلب ہے کیا کہنا چاہتی ہو تم۔۔" اسکی بات پر جہاں حنا بھابھی الجھی تھیں وہیں عدینہ بھابھی کے قدم بھی رکے تھے۔

"ارے امی ماموں آ گئے۔" ارحم کی آواز پر وہاں ہی چونکے تھے۔

"بھئی انعم حنا عدینہ عہدہ بڑھنے والا ہے۔۔" اندر آتے ہی پاکیزہ بیگم نے اعلان کیا تو شاہنواز نے مسکرا کر اپنی ماں کے خوشی سے بھرپور انداز کو دیکھا اور سختی سے شہوار کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا کہ اس بیچاری سے تو سر اٹھانا ہی محال تھا۔

اور جیسے ہی سب کو سمجھ آیا مانو خوشی کی ایک لہر نے پورے گھر کو اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔

"بھئی بہت مبارک ہو شاہنواز۔۔" انعم آپا نے شہوار کو گلے لگا کر بہت سارا پیار کیا تو وہ مسکرا دی اور پھر یہ بات پورے گھر میں پھیل گئی۔

اسے سب ہوں نظر انداز کر رہے تھے جیسے اسکا وجود کوئی معنی نہیں رکھتی ہو.

"امی یہاں حاسد بہت ہیں صدقہ دے دیں شہوار کا اور کلثوم خالہ کو جلدی سے کال کریں کہ آ جائیں اب۔۔"

طوبی کو سخت نظروں سے دیکھتے انہوں نے پاکیزہ بیگم کو کہا تو ان کی بات پر وہ بری طرح تلملا اٹھی۔

"ہونہہ حاسد کسے بول رہی ہیں اور اس سے کون جلے گا ایک گنوار انٹر پاس اور یہ کر بھی کیا کر سکتی ہے بچے ہی پیدا کرے گی ۔"

اس نے زہر کے تیر چلائے تو وہاں ایک دم سے سناٹا ہوا تھا۔

"اور حنا بھابھی اتنا مت اترائیں کیونکہ آپ کی چالاکی سے بہت اچھے سے واقف ہوں میں کس طرح اپنی بیٹی کے لئے زبیر جیسے ہونہار لڑکا دیکھ لیا اور اپنے بیٹے کی باری پر آپ کو بیچارہ افسانہ یاد ہی نہیں آئی ارے گھر کی بات تھی لیکن آپ تو شروع سے چاہتی تھیں کہ عدینہ بھابھی آپ کے آگے ناک رگڑیں اور آپ کو انہیں نیچا دیکھانے کا موقع مل ہی گیا۔۔۔"

"کیا بکواس کر رہی ہو ہوش میں تو ہو۔" حنا بھابی کی جگہ سجاد بھائی کی دھاڑ نے اسکی بولتی بند کی تھی مگر یہ جلن کے پہلے جس گھر میں اسکے نام کا ڈنکا بجتا تھا وہاں اب ہر کوئی شہوار شہوار کر رہا تھا تو وہ یہ سب کیسے برداشت کرتی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میری بات اپ کو بکواس لگ رہی ہے بھائی جب کے آپ کہتے تھے میں شاہنواز سے زیادہ سمجھدار ہوں۔۔" ان کے آگے نرمی سے کہتے وہ اپنی آنکھوں میں آنسو لائی تو انہیں نے ایک تلخی بھری نظر اسے دیکھا تھا.

"غلط تھا میں۔۔"

"بھائی اس دو کوڑی کی لڑکی کے لئے سب مجھے الزام دے رہے ہیں ہاں مانتی ہوں میں نے شاہنواز کو چھوڑا اس وقت مجھے لگا کہ شاہنواز کے اوپر بہت بوجھ ہے اپنی طرف سے بری بن کر میں نے اپنا بوجھ کم کرنا چاہا تھا اور اب دیکھیں میں آگئی ہوں اس کے پاس واپس۔۔"

اس کی آخری بات پر شاہنواز نے شہوار کا ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد کیا تو وہ ایک دم چونکی۔

"کیا کہا میرے لئے واپس آئی ہو؟" اسکے روبرو آتے انہوں نے بہت نرمی سے سوال کیا وہ جیسے اس نرم لہجے پر پاگل ہو گئی۔

"ہاں شاہنواز میں سب چھوڑ آئی ہوں تمہارے لئے مجھے اپنا لو خدا کے لئے۔۔ء" وہ ایک قدم آگے ہوئی تو شاہنواز نے ایک دم اپنے قدم پیچھے کئے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"خبر دار کو ایک قدم بھی آگے بڑھایا تم کیا سمجھتے ہو تم یہ سب بکواس کرو گی اور میں سنتا رہوں گا اور پھر تمہاری باتوں میں آجاؤ گا؟ سب کچھ جانتا ہوں میں طوبی بی بی اور سچ میں بتاتا ہوں سب کو اپنی شادی کی ناکامی برداشت نہیں ہو رہی ہے اس لئے میری خوشیوں کو آگ لگانے آگئیں یہی ہے سچ تم نے اس وقت مجھے چھوڑا کیونکہ میرے پاس آسائشیں نہیں تھیں کہ تم عیش کر سکوں میری پریشان دیکھ کے بھاگ گئی تھیں تم اور اب بھی یہاں مجھے برباد کرنے آئی ہو میں تو تمہارے لالچ اور اصل روپ سے بہت پہلے واقف ہو گیا تھا اور تمہاری وجہ سے عورت ذات سے اعتبار اٹھ گیا تھا مگر اللہ نے اسے بھیجا میری زندگی میں۔۔" شہوار کا ہاتھ تھام انہوں نے اسے اپنے پاس کیا۔

"میری زندگی میں خوشیاں لائی ہے یہ مجھے اعتبار کرنا سیکھایا ہے میری ہنسی کی وجہ ہے یہ میں خوش ہوں بہت کہ تم نے مجھے چھوڑا بہت شکریہ اگر تب تم نا چھوڑتیں تو آج میں ایک ذہنی مریض بن چکا ہوتا جیسی تم ہو جسے سوائے اپنے کچھ نظر نہیں آتا اللہ تم جیسی عورت سے بچائے ہمیں۔۔" اسے نفرت سے دیکھتے وہ آگے بڑھے تھے۔

"اسے اتنی اہمیت دینے کی ضرورت نہیں ہے نکالیں اسے ہمارے گھر سے۔۔" سب کو بولتے وہ اوپر کی جانب بڑھے تو عدینہ بھابھی اسکے پاس آئیں۔

"کہنے کو بہت کچھ ہے مگر صرف اتنا سنو ہم لوگوں کی محبت کوئی کم نہیں کر سکتا تم جب وہ سب باتیں بول رہیں تھیں تو میں چپ تھی اس لئے کیونکہ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آخر کتنا گر سکتی ہو مجھے بہت اچھے سے پتا ہے میری بیٹی کی خوشی کس میں ہے تو اتنی مہربانی اور سوچنے کا شکریہ" بھرپور دلی کو جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے وہ حنا بھابھی کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھی پھر جیسے کچھ یاد آنے پر ان کے قدم رکے تھے۔

"شہوار گڑیا اگر تمہیں کچھ کہنا ہے تو کہہ دو تاکہ یہ اپنے گھر کی راہ لیں اتنی بے عزتی کے بعد رکنا تو بنتا ہی نہیں ہے انکا۔۔"

"نہیں بھابھی ان کے لئے وہی سب کافی ہے کو میرے شاہ نے کہا ہے اور میرے دل میں ان کی عزت اور بڑھ گئی ہے کہ انہوں نے صرف زبان استعمال کی کیونکہ اگر ان کی جگہ میں ہوتی تو یہ بولنے کے

قابل نہیں رہتیں۔۔" ایک نظر اسکے سرخ ہوتے چہرے پر ڈال وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور اب وہ تھی ذلت میں ڈوبی ہوئی۔۔

❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤ ❤

"شاہ۔۔"وہ کمرے میں آئی تو انہیں کھڑکی کے سامنے کھڑا پایا۔۔

"شاہ۔۔" آہستہ سے چلتے ان کی پشت پر آتے اس نے اپنا سر ان کی پشت پر ٹکاتے ان کے گرد حصار باندھا تو اپنی سوچوں سے باہر نکلے۔

"جانتی ہوں جو ہوا اچھا نہیں ہوا مگر آپ اب بھول جائیں نا جو ہوا غصہ نہیں ہوں نا۔"

"آئی ایم سوری شہوار میں ہماری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ویسے نہیں منا سکا جیسے مجھے منانا چاہیے تھی۔" ان کے ٹوٹے لہجے پر وہ تڑپ اٹھی اور فوراً سے ان کے سامنے آتے ان کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا۔

"ایسا بلکل بھی مت سوچیں میرے لئے یہ سب سے بڑی خوشی ہے کہ آپ میرے ساتھ ہیں آپ نے میری دل مین چھپے ایک ڈر کو جڑ سے نکال کر پھینک دیا ہے اور مجھے آپ پر فخر ہے شاہ میں آپ سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

بہت محبت کرتی ہوں تو کبھی خود کو اکیلا مت سمجھئے گا شہوار آپ سے بہت پیار کرتی ہے۔۔" ان کے سینے پر سر رکھتے وہ آسودگی سے آنکھیں موند گئیں تو شاہنواز نے اسکے گرد اپنا حصار مضبوط کیا تھا۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"شہوار مزید کتنا وقت سب نیچے انتظار کر رہے ہیں آ بھی جاؤ۔۔" کمرے میں داخل ہوتے شاہنواز کے قدم ٹھٹھکے تھے

سلور کامدار قیمض کے ساتھ غرارے پہنے ہاتھوں میں شاہنواز کے لائے گجرے سجائے وہ ان کو مبہوت سا کر گئی کہ ان کی نگاہوں نے پلٹنے سے انکار کر دیا۔۔

ان کی محویت نوٹ کر اس نے بری طرح پہلو بدلا تھا کہ اس شخص کی نظریں اسے پاگل کر دیتیں تھیں۔

"یہ جو ظلم ڈھا رہے ہیں سرکار اپنے لئے ہی غلط کر رہیں ہیں۔۔" اسکے قریب آتے وہ گھمبیر لہجے میں کہتے اسے نظریں جھکانے پر مجبور کر گئے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"شاہ سب انتظار..." اس نے کچھ بولنا چاہا مگر انہوں نے فوراً سے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ سے چپ کروادیا۔

"شششش۔۔دیکھنے دو اس پری صورت کو جس نے مجھ جیسے جن کو اپنے قابو میں کیا ہوا ہے۔" ان کے شرارتی انداز پر وہ بے ساختہ مسکرائی تھی

شاہنواز نے آگے بڑھ کر اسے اپنے حصار میں قید کیا تھا اور جتنا سکون تھا اس حصار میں۔

طوبیٰ تو اسی دن چلے گئی تھی اور پھر میر پور جانے سے پہلے شیزا اور وقاص کا نکاح رکھا گیا تھا جب کے زبیر اور ربعیہ کی منگنی کیونکہ بات گھر کی تھی تو بعد میں مسئلہ نا ہو۔۔

صحیح کہتے ہیں کہ شادی کے بعد زندگی جہنم بھی ہو سکتی تھی اور جنت بھی۔

اور یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اپنے اپنی زندگی کو بلاوجہ کی انا میں آکر جہنم بناتے ہیں یا رشتوں اور ان کی مجبوریوں کو سمجھ کر جنت۔۔

"میری زندگی کو حسین بنانے کا شکریہ میرا وعدہ ہے جب تک زندہ ہوں کبھی ایک انچ تم پر نہیں آنے دونگا" اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ اسکا مان بڑھا گئے تھے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میرے وجود کا وہ حصہ ہو تم جو اگر مجھ سے دور ہو اتو شاید یہ دل دھڑکنا بھول جائے گا میری محبت میری محرم میری زندگی ہو تم اس کاسہ دل کو محبت سے بھرنے کا بہت شکریہ شہوار ۔۔۔"

تم سے عشق انتہا کا ہے

تم سے الفت کا کوئی ناپ نہیں

تم میری زندگی کا وہ حصہ ہو

جس کے بغیر شاہنواز نہیں۔۔۔

اسکے کان میں سرگوشی کرتے وہ اسکی کنپٹی پر اپنے سلگتے لب رکھ اسکا ہاتھ تھامے باہر کی جانب بڑھے جہاں ڈھیروں خوشیاں ان کی منتظر تھیں۔

ختم شد

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

اگر آپ بھی لکھنے کا ہنر جانتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کی تحریر کو پلیٹ فارم ملے تو کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن آپ کو یہ موقع فراہم کر رہا ہے۔

آپ اپنی لکھی تحریر ہمیں اس ایڈریس پر میل کرسکتے ہیں

ClassicNovels04@Gmail.Com

اور اگر آپ بہت سارے ناولز پڑھنے کے شوقین ہیں تو کلاسک اردو میٹریل ویب سائٹ پر آپ کو ہر کیٹیگری کے بےشمار ناولز اعلی کوالٹی پی ڈی ایف میں ملیں گے جنہیں آپ بنا کسی فضول ایڈ کے بہت آسان طریقے سے آرام سے ڈاؤن لوڈ کرکے پڑھ سکتے ہیں۔یہ رہا ہماری ویب سائٹ کا لنک

/https://classicurdumaterial.com

اس کے علاوہ اگر آپ کہانیاں پڑھنے سے زیادہ سننے کے شوقین ہیں یا آپ کے فرینڈز اور فیملی میں کوئی ایسا ہے جسے اردو پڑھنے میں دقت ہوتی ہے مگر وہ ناولز کے شوقین ہیں تو ان کیلئے بھی کلاسک اردو میٹریل کے پاس ہے بہت زبردست پیشکش۔آپ ہمارے یوٹیوب چینل "Classic Entertainment" کو سبسکرائب کرکے وہاں موجود ہر کیٹیگری کے لاتعداد اردو ناولز آڈیو بک کی صورت سن سکتے ہیں۔یہ رہا ہمارے یوٹیوب چینل کا لنک

https://youtube.com/channel/UCtawu1YjgdBbKh-so2FwQtA

کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن